قال اللہ تعالیٰ

اذا نودی للصلوٰۃ من یوم الجمعۃ فاسعوا الی ذکر اللہ

الخطب المأثورة

مع رسالہ

تحقیق الخطبہ

تالیف حضرت العلامہ مولانا الحاج شبیر احمد صاحب عثمانی دیوبندی عم فیضہ (شارح صحیح مسلم شریف)

شیخ الحدیث جامعہ اسلامیہ ڈابھیل ضلع سورت

ومع رسالہ

الاعجوبۃ فی خطبۃ غیر العربیۃ

تالیف جناب مستطاب مولانا مفتی محمد شفیع صاحب دیوبندی مفتی دار العلوم دیوبند عم فیضہ

شائع کردہ دار الکتب جامعہ اسلامیہ ڈابھیل

(سنہ ۱۳۵۵ھ) مدینہ پریس بجنور (سنہ ۱۹۳۶ء)

تحیۃ الاسلام فی حیاۃ عیسیٰ علیہ السلام

حضرت شیخ الاسلام حضرت علامہ مولانا محمد انور شاہ صاحب قدس سرہ نے عرصہ ہوا ایک کتاب "عقیدۃ الاسلام فی حیاۃ عیسیٰ علیہ السلام" تالیف فرمائی تھی جس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات، نزول اور بعد نزول کے حالات متون قرآن مجید، احادیث صحیحہ، آثار صحابہ، تابعین اور علماء سلف وخلف کے اقوال کی روشنی میں بہت ہی کافی ووافی بسط وتفصیل سے تحریر فرمائے تھے اور اس جلیل القدر اور اولوالعزم پیغمبر کے امتیازی حالات وسوانح ایسی عمدگی سے یکجا کردیئے تھے کہ اس بارہ میں اسلام کا تمام تر لٹریچر سامنے آجائے۔

پھر یہ کہ ان مباحث میں محض نقول اور انکی تشریحات ہی پر اکتفا نہیں کیا گیا بلکہ ہر چیز عقلی پیرایہ میں بھی نہایت دلنشین طرز میں ادا کی گئی ہے اور یہ ایک حقیقت ہے کہ اگر اسلام کے تمام اصولی مسائل مہمہ کو ایسی جامعیت وتحقیق کے ساتھ مدون کردیا جائے تو اسلامی مسائل پر آئے دن جو منکرین ومعاندین کے اعتراضات وشبہات قائم ہوتے رہتے ہیں ان کا سلسلہ قطعاً موقوف ہوجائے اور کسی منصف مزاج شخص کو اسلام اور اسکے مقدس وبرتر اصول سے انکار وانحراف کی گنجائش باقی نہ رہے۔

حضرت شاہ صاحب قدس سرہ نے اس کتاب کو عربی زبان میں لکھا تھا اور اسکی عربیت اسقدر شیریں اور فصیح وبلیغ ہے کہ عربی ادب کا ذوق رکھنے والے اسکو بار بار پڑھتے اور ہر مرتبہ پہلے سے زیادہ لطف اندوز ہوتے ہیں۔ حضرت شاہ صاحب کی عادت تھی کہ جب کسی مسئلہ پر قلم اٹھاتے تھے تو اسکو تحقیق وتدقیق اور جامعیت عقل ونقل کے اعتبار سے انتہائی مدارج پر پہونچا دیا کرتے تھے اور اسکے ضمن میں بہت سے دوسرے مسائل مہمہ پر بھی شرح وبسط سے کلام فرماتے تھے چنانچہ یہ کتاب بھی اس کلیہ سے خالی نہیں ہے۔

قرآن مجید واحادیث رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بے شمار حقایق ونکات ایسی خوبی سے بیان فرمائے ہیں کہ ناظرین کے دل میں اترتے چلے جاتے ہیں اور کلام الٰہی کے اعجاز وارشادات نبویہ کی حقانیت وصداقت کا اعتراف کئے بغیر چارہ نہیں رہتا۔

ہم نے جو کچھ اوپر لکھا ہے وہ کتاب کی بے شمار خوبیوں کو ادا کرنے میں قطعاً قاصر ہے اور یہاں مقصود انکا احصاء ہے بھی نہیں کیونکہ کتاب مذکور مقبولیت تامہ حاصل کرچکی ہے اور نہ صرف ہندوستان کے اہل علم بلکہ مصر وشام کے علماء نے بھی اسکو حد درجہ پسند کیا ہے اور اپنے حلقہ اثر میں اسکی اشاعت کی ہے یہ کتاب مرزائیوں کے دونوں فرقوں (قادیانی ولاہوری) کے دجل وزندقہ کے مقابلہ میں بھی کامیاب ترین حربہ ہے اور سالہا سال کی مساعی ناکام کے باوجود بھی وہ اسکے دلائل وبراہین کا جواب نہیں پیش کرسکے۔

نیز ہم اپنے علم وتجربہ کے مطابق کہہ سکتے ہیں کہ جن علماء نے حضرت شاہ صاحب کی اس کتاب کا مطالعہ کیا ہے وہ مرزائیوں کے مقابلہ میں ہمیشہ کامیاب رہے ہیں۔ اور انکو احقاق حق وابطال باطل میں کوئی دقت ودشواری پیش نہیں آئی۔

حضرت شاہ صاحب قدس سرہ نے اپنی اسی مشہور ومعروف کتاب پر شائع ہونے کے بعد سے مزید افادات کا اضافہ فرمایا تھا اور کئی سال تک اس پر مفید وضروری حواشی اور تعلیقات تحریر فرماتے رہے۔ مجلس علمی نے ان فیوض وافادات کو بھی اہل علم کی خدمت میں پیش کرنے کے لئے علیحدہ رسالہ کی صورت میں "تحیۃ الاسلام" کے نام سے طبع کرادیا ہے۔ جن حضرات کے پاس "عقیدۃ الاسلام" موجود ہے انکو چاہئے کہ "تحیۃ الاسلام" منگاکر عقیدہ کو مکمل کرلیں اور ان افادات جدیدہ سے بھی مستفید ہوکر محظوظ ہوں۔ جن حضرات کے پاس عقیدہ بھی نہیں پہونچا ہے ان کو دونوں کتابیں ساتھ طلب کرنی چاہئیں۔

حضرت شاہ صاحب نے "تحیۃ الاسلام" کے آخر میں متعدد آیات قرآنی متعلقہ حیات کی مکمل ومفصل تفسیر بھی تحریر فرمائی ہے اور اسکے ساتھ حضرت علامہ کا قلمی رسالہ "ایناس بماجاء بانیان الیاس" بھی منضم کردیا گیا ہے۔

عقیدۃ الاسلام کی ضخامت ۲۱۴ صفحات ہے اور قیمت عہ۔ تحیۃ الاسلام کی ضخامت ۱۵۰ صفحات ہے اور قیمت ۱۲ر

(نوٹ) ہر دو کتابیں بہت عمدہ کاغذ ودیدہ زیب طباعت کے ساتھ آراستہ ہیں یکجا دونوں کو طلب کرنے پر مناسب رعایت بھی کی جائے گی۔

فہرست مجموعۃ الخطب المأثورہ

عرضداشت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامدًا و مصلیًا و مسلمًا۔ اما بعد، اگرچہ "مجموعۂ خطب" کے نام سے اس وقت تک بہت سے خطبے طبع ہو چکے ہیں لیکن ضرورت تھی کہ ایک ایسا مجموعہ مرتب کیا جائے جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام خطبات ماثورہ یکجا ہوں اور خلفائے اربعہ، نیز بعد کے دیگر اجلائے اُمت کے بھی منتخب خطبے جمع کر دیے جائیں۔ پھر چونکہ اس زمانہ میں بعض جدت نواز طبائع کا رجحان اس طرف بھی پایا جاتا ہے کہ "خطبۂ جمعہ" عربی زبان میں ہونا ضروری نہیں۔ بلکہ ہر زبان میں درست ہے، حالانکہ ایسا خیال ملت حنیفیہ بیضاء کے منشاء کے سراسر خلاف ہے۔ اس لیے ضرورت تھی کہ اس موضوع پر بھی ایک سیر حاصل بحث کو شروع میں درج کر دیا جائے چنانچہ اس مقصد کو پورا کرنے کے لیے "دو نہایت بلند پایہ و محققانہ مضامین درج کیے جاتے ہیں۔

پہلا مضمون لسان العصر حضرت العلامہ مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی مدظلہ العالی کا ہے جو "تحقیق الخطبۃ" کے نام سے کئی بار طبع ہو کر مقبولیت خاصہ و عامہ حاصل کر چکا ہے، اور جس کا غایت درجہ میں مفید و اہم ہونا محتاج بیان نہیں ہے۔

دوسرا مضمون مخدوم و محترم جناب مولانا مفتی محمد شفیع صاحب مدظلہٗ مدرس و مفتی دار العلوم دیوبند کا ہے، جو حال ہی میں "الاجوبۃ" کے نام سے علیحدہ بھی طبع ہو کر بہت ہی مفید و بصیرت افروز ثابت ہوا ہے مولانا موصوف نے اس مضمون کی اجازت اشاعت مرحمت فرما کر نہ صرف ہم کو بلکہ کل مستفیدین اُمت کو ممنون فرمایا ہے۔

و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔ والصلوٰۃ والسلام علی خیر خلقہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین۔

الافقر الاحقر

خادم الملۃ الاحقر سید محمد احمد رضا عفا اللہ عنہ و عن والدیہ
ناظم مجلس علمی و ناظم طلبہ جامعہ اسلامیہ ڈابھیل (سورت)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تحقیق خطبہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل میں۔

(۱) زید کہتا ہے کہ خطبۃ الجمعۃ والعیدین بزبان عربی مسنون ہے۔ زبان اردو یا دیگر غیر عربی زبانوں میں خطبہ پڑھنا سنت رسول اللہ صلعم اور صحابہ تابعین، تبع تابعین، مجتہدین، محدثین، فقہائے امت کے طرز عمل کے خلاف ہے۔

(۲) عمرو کا دعویٰ ہے کہ خطبہ مذکور سامعین کی زبان میں ہونا چاہیے خواہ زبان اردو ہو یا فارسی، عربی ہو یا ترکی، جاپانی ہو یا انگریزی۔ اور خطبہ کو سامعین کی زبان میں پڑھنا ہی عین ادائے سنت ہے کیونکہ خطبہ کی غرض وعظ و تذکیر اور احکام کا سنانا ہے اور یہ غرض زبان مروجہ میں خطبہ پڑھنے سے حاصل ہو سکتی ہے۔

عمرو یہ سوال بھی پیش کرتا ہے کہ عیدین کی نماز کے بعد جو خطبہ بزبان عربی پڑھا جاتا ہے اس کے پڑھتے وقت خطیب کے مخاطب آیا وہ انسان ہوتے ہیں جن کی طرف منہ کر کے وہ کھڑا ہوتا ہے یا اور کوئی مخلوق اور یہ کہ عیدین کے متعلق جو مسائل و احکام بیان کرتا ہے اس سے غرض یہ ہوتی ہے کہ لوگوں کو مسائل و احکام سے آگاہی ہو یا اس کے سوا کچھ اور۔

عمرو اپنے دعوے پر حسب ذیل کتب لغت، احادیث، فتاویٰ سے استدلال کرتا ہے اور کہتا ہے کہ مصباح المنیر میں ہے فیقال فی المواعظ خطب القوم۔ غیاث اللغات میں ہے خطبہ آنچہ الحمد و نعت خطاب و نصیحت و وعظ بخلق اللہ باشد۔ کتاب ترغیب و ترہیب میں ابن ماجہ سے بسند حسن منقول ہے کہ عن ابی بن کعب رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرء یوم الجمعۃ تبارک وھو قائم یذکر بایام اللہ۔ فتاویٰ عالمگیری میں خطبہ کی سنتوں میں وعظ کرنا اور سمجھانا تحریر کیا ہے۔ چنانچہ صاحب

يسمى خطبة

ضروری ہے جس کو خطبہ کہہ سکیں۔

فتح القدیر میں ذکر طویل کی شرح میں لکھا ہے۔

قيل اقله عندهما قدر التشهد

کہا گیا ہے کہ ذکر طویل کا کمتر درجہ صاحبین کے نزدیک یہ ہے کہ تشہد کی قدر ہو

اور علامہ ابن عابدین نے رد المحتار میں اسی قول کے تحت میں لکھا ہے۔

في العناية وهو مقدار ثلث آيات عند الكرخي وقيل مقدار التشهد

عنایہ میں ہے کہ ذکر طویل کی مقدار کرخی کے نزدیک تین آیتوں کی قدر ہے بعض نے کہا کہ تشہد کے قدر۔

اور علامہ سید مرتضیٰ زبیدی حنفی احیاء العلوم کی شرح میں تحریر فرماتے ہیں۔

وعن ابي حنيفة يصح الاقتصار في الخطبة على ذكر خالص لله تعالى نحو تسبيحة او تهليلة او تكبيرة مع الكراهة وهي التي يعتد بها ويجزئ هذا الذكر عن خطبتين ولا يحتاج الى تسبيحتين وعن مالك روايتان كالمذهبين وقال ابو يوسف ومحمد لا بد من ذكر طويل يسمى خطبة قيل واقله قدر التشهد الى قوله عبده ورسوله حمد وصلوٰة و دعاء للمسلمين الخ

شرح احیاء العلوم مطبوعہ مصر جلد ثالث ص۲۲۶

امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ خطبہ میں خالص ذکر پر اکتفا کرنا جائز ہے مثل ایک دفعہ تسبیح یعنی سبحان اللہ کہنے یا تہلیل یعنی لا الٰہ الا اللہ کہنے اور تکبیر یعنی اللہ اکبر کہنے کے مگر کراہت کے ساتھ اور یہی مقدار وہ ہے جس کا خطبہ میں اعتبار ہو اور اس قدر ذکر دونوں خطبوں کا قائم مقام ہو سکتا ہے۔ اس کی ضرورت نہیں کہ دو خطبوں کے لیے دو دفعہ تسبیح کرے۔ امام مالک سے دونوں مذہبوں کے موافق دو روایتیں ہیں امام ابو یوسف اور امام محمد فرماتے ہیں کہ ذکر طویل ہونا چاہیے جو خطبہ کہا جا سکے بعض نے کہا کہ ذکر طویل کی مقدار تشہد کی قدر ہے "عبدہ و رسولہ" تک کہ اس میں حمد و صلوٰۃ بھی ہو۔ اور مسلمانوں کے لیے دعا بھی۔

اس طرح کی سیکڑوں عبارتیں کتب فقہ میں موجود ہیں جن کا استقصا بے فائدہ ہے لیکن اب بعض ایسے اقوال نقل کرتا ہوں جن سے یہ ثابت ہوگا کہ خطبہ کی اصل حقیقت شرعًا و لغۃً مطلق ذکر سے زیادہ نہیں ہے بلکہ لغۃً تو ذکر اللہ کی بھی تخصیص نہیں مطلق کلام کو خطبہ کہتے ہیں۔ اگرچہ عرف عام میں بعض دوسرے امور کلی جو کہ سنت کے درجہ میں ہیں اسکی ماہیت میں شامل کر لیے گئے ہوں۔ مجمع البحار میں ہے۔

خطب خطبة بالکسر والاسم ایضا بالکسر فاما بالضم فمن القول والکلام انتهی۔

خطب خطبۃ بکسر الخاء یعنی مصدر خطب کا خاء کے کسرہ کے ساتھ ہے اور اُس کا اسم بھی خطبہ کی خاء کے کسرہ کے ساتھ ہے اور خطبہ کو خاء کے ضمہ کے ساتھ پڑھیں تو اس کے معنی گفتگو اور کلام کے ہونگے۔

ذرا اور آگے چل کر لکھتے ہیں :-

وفیہ وانا خطیبھم اذا انصتوا ای انا المتکلم من الناس حین سکتوا عن الاعتذار فاعتذر بھم ولم یؤذن لغیری فی التکلم۔ انتھی۔

اور میں اُنکا خطیب ہوں جبکہ وہ سکوت اختیار کریں یعنی تمام لوگوں میں کلام کرنیوالا میں ہی ہوں گا۔ جبکہ وہ اپنا عذر پیش کرنے سے ساکت ہونگے میں اُنکی طرف سے عذر پیش کرونگا سوا میرے کسی کو بولنے کی اجازت نہوگی۔

شمس الائمہ سرخسی فرماتے ہیں۔

ولان المنصوص علیہ الذکر قال اللہ تعالی فاسعوا الی ذکر اللہ وقد بینا ان الذکر بھا ای بالخطبۃ ثبت بالنص والذکر یحصل بقول الحمد للہ فما زاد علیہ شرط الکمال لا شرط الجواز وھو نظیر ما قال ابوحنیفۃ ان فرض القرأۃ یتادی بآیۃ واحدۃ انتھی۔ (مبسوط جلد ثانی صلا مصری)

اس لیے کہ نص سے ذکر ہی ثابت ہے۔ اللہ تعالی فرماتا ہے خدا کے ذکر کی طرف دوڑو۔ اور یہ ہم بیان کر چکے ہیں کہ خطبہ کے ساتھ ذکر نص سے ثابت ہے اور ذکر الحمد للہ سے بھی حاصل ہو جاتا ہے۔ اس سے زائد کمال کی شرط ہے نہ کہ جواز کی۔ اور یہ نظیر ہے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے اس قول کی کہ فرض قرأۃ یعنی نماز میں ایک آیت سے ادا ہو جاتا ہے۔

اور علامہ سید مرتضی زبیدی حنفی صاحب تاج العروس فی شرح القاموس تحریر فرماتے ہیں۔

ودلیل ابی حنیفۃ قولہ تعالی فاسعوا الی ذکر اللہ فلم یفصل بین کونہ ذکرا طویلا اولا فکان الشرط الذکر التام بالدلیل القاطع غیر ان الماثور عنہ صلی اللہ علیہ وسلم اختیار اطول الذکرین انتھی

امام ابوحنیفہ کی دلیل ارشاد خداوندی فاسعوا الی ذکر اللہ ہے۔ اس میں آپ کی تفصیل نہیں کہ ذکر طویل ہو یا نہ ہو تو اب شرط ہوا کہ ذکر تام ہوگا اس قطعی دلیل سے مگر ہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ آپ ذکر طویل اختیار فرماتے [illegible]

الذكر المسمى بالخطبة والمواظبة عليه
فكان ذلك واجبًا او سنة لا انه الشرط
الذى لا يجزى غيره اذ لا يكون بيانًا لان
الدليل وهو لفظ الذكر المامور بالسعى
اليه ليس مجملا ليفتقر فعله صلى الله عليه
وسلم بيانًا للمجمل فلم يكن فرضًا لتنزيلا
للمشروعات على حسب ادلتها ويؤيده
ما رواه قاسم ابن ثابت السرقسطى فى
غريب الحديث عن عثمان رضى الله
عنه انه صعد المنبر فقال الحمد لله
فارتج عليه فقال ان اول كل مركب
صعب وان ابا بكر وعمر كانا يعدان لهذا
المقام مقالا وانتم الى امام فعال احوج
منكم الى امام قوال وان اعش تأتكم
الخطبة على وجهها ان شاء الله تعالى و
استغفر الله لى ولكم ونزل وصلى ولم ينكر
عليه احد منهم فكان اجماعًا منهم على
عدم اشتراطها وعلى ان الحمد لله يسمى
خطبة لغةً وان لم يسم به عرفا
والله اعلم۔ انتهى۔

(شرح الاحیاء مصری جلد ثالث صفحہ ۲۲۶)

میں سے ایک فرد کو اختیار فرماتے یعنی ذکر طویل کو جس کو
خطبہ اور موعظت کہتے ہیں اور اسی پر مداومت بھی آنحضرتؐ
ہی تو یہ ذکر طویل واجب ہوگا یا سنت۔ یہ نہ ہوگا کہ سوائے ذکر
طویل کے اور کوئی کافی نہ ہو۔ اور یہ آپ کا دائمی عمل بیان
نہ ہوگا کیونکہ دلیل یعنی لفظ ذکر جس کا خطبہ میں حکم ہے مجمل نہیں ہے
کہ آپکا فعل اُسکے لیے بیان ٹھہرے۔ پس ذکر طویل فرض
نہ ہوگا۔ یہ فرق ہم نے اس لیے کیا ہے کہ تمام احکام کو ادلہ
کے موافق اپنے اپنے درجہ میں رکھا جائے اور اُسکی تائید
اُس روایت سے ہوتی ہے جو قاسم بن ثابت سرقسطی نے
غریب الحدیث میں حضرت عثمان سے روایت کی ہے
کہ آپ منبر پر تشریف لے گئے اور الحمدللہ کہنے پائے
تھے کہ آگے نہ چل سکے۔ تب آپ نے فرمایا کہ اول
ہر سواری سخت ہوتی ہے۔ ابوبکر و عمر اس موقع کیلیے
کلام تیار کر کے لاتے تھی۔ اور تم بہ نسبت گویا اور لسان
خطیب کے ایسے امام کے زیادہ محتاج ہو جو کام کرنیوالا ہو
اور اگر میں زندہ رہا تو انشاء اللہ تعالیٰ تم خطبے بھی اسی
طریقہ سے سنو گے۔ میں خدا تعالیٰ سے تمہارے اور اپنے
لیے استغفار کرتا ہوں۔ یہ فرما کر ممبر سے نیچے اُتر آئے
اور نماز پڑھائی۔ صحابہ میں سے کسی نے اس پر انکار
نہیں کیا۔ تو اب یہ اجماع ہو گیا اس پر کہ ذکر طویل خطبہ
کیلیے شرط نہیں ہے اور اس بات پر کہ الحمدللہ بھی لغت
کے اعتبار سے خطبہ ہے اگرچہ عرف میں اس کو خطبہ نہ
کہتے ہوں۔ واللہ اعلم۔

اسی کے قریب ابن ہمام فتح القدیر میں لکھتے ہیں۔

فکان اجماعاً منہم اما علی عدم اشتراطہا واما علی کون الحمد للہ و نحوہا تسمی خطبۃ لغۃً وان لم تسم بہ عرفاً۔

پس یہ اجماع ہو گیا صحابہ کا یا تو اس بات پر کہ ذکر طول کے شرط نہیں ہے یا اس بات پر کہ الحمد للہ اور اس کے مثل لغت کے اعتبار سے خطبہ ہیں۔ اگرچہ عرف کے اعتبار سے اس کا نام خطبہ نہ ہو۔

چند سطور کے بعد فرماتے ہیں:-

والخطاب القرآنی انما تعلق باعتبار المفہوم اللغوی لان الخطاب مع اہل تلک اللغۃ بلغتہم یقتضی ذلک ولان ہذا العرف انما یعتبر فی محاورات الناس بعضہم بعض للدلالۃ علی غرضہم فاما فی امر بین العبد وربہ تعالے فیعتبر فیہ حقیقۃ اللفظ لغۃ۔

اور خطاب قرآنی کا تعلق مفہوم لغوی کے اعتبار سے ہوتا ہے۔ اس لیے کہ کسی قوم کی زبان میں خطاب کرنا اسی امر کو مقتضی ہے اور اس لیے کہ عرف کا اعتبار لوگوں کے باہمی محاورات میں ہوتا ہے جو اُن کی غرض پر دلالت کرے لیکن جو امر کہ بندے اور خدا تعالے کے درمیان ہو اُس میں حقیقت لفظ کا باعتبار لغت کے اعتبار ہوتا ہے۔

پس جبکہ ان تمام اقوال مذکورۂ بالا سے یہ بات ثابت ہو گئی کہ اصل خطبہ مطلق ذکر ہے۔ اور خطبہ سے مقصود حقیقی اور بالذات ذکر کے سوا اور کچھ نہیں۔ تو عمرو کا یہ دعوی کہ خطبہ کی غرض وعظ و تذکیر اور احکام کا سُنانا ہے، اور یہ غرض زبان مروجہ ہی میں خطبہ پڑھنے سے حاصل ہو سکتی ہے بالکل صحیح نہیں ہے اور جو شواہد اُس نے کتب فقہ و لغت سے پیش کیے ہیں وہ عبارات مذکورہ بالا سُننے کے بعد کسی فہیم کے نزدیک مثبت مدعا نہیں۔ کیونکہ ہم ہر طرح سے بتلا چکے ہیں کہ خطبہ اصل لغت و شرع میں محض ذکر کا نام ہے لیکن عرف عام اور رواج متعارف کی وجہ سے گاہ بگاہ اس کا اطلاق تجوزاً محض موعظت و تذکیر پر بھی کر دیا جاتا ہے۔ اور یہ ایسا ہے جیسا کہ ہمارے محاورات کے موافق اگر کوئی شخص قرآن شریف کی ایک دو آیتوں کا ترجمہ چند سامعین کے روبرو کر دے یا دو ایک دو مسئلہ فقہی بیان کر کے چلا جائے تو کوئی اُس کو یہ نہیں کہتا کہ اُس نے وعظ کہا کیونکہ عرف عام میں اب وعظ کے لیے چند خصوصیات ٹھہر گئی ہیں کہ اُن کے بغیر عوام ہر ایک پند و نصیحت کو وعظ نہیں سمجھتے۔

پس جب خطبہ اصل میں محض ذکر کا نام ہوا تو اس کی ضرورت نہیں رہی کہ خطیب بعض سامعین کی رعایت سے قرآن اور رسول ؐ اور اہل جنت کی زبان کو چھوڑ کر انگریزی اور جاپانی میں خطبہ پڑھے۔ اور اگر یہ بھی فرض کر لیا جائے کہ خطبہ سے اصل مقصود وعظ و تذکیر ہے۔ تو جبکہ قرآن شریف جو کہ امیین اور آخرین منھم لما یلحقوا بھم کیلیے اتارا گیا ہے اور جس کے اتارنے والے نے اسکے حق میں صاف کہہ دیا ہے لیکون للعالمین نذیرا اور جس سے مقصود سوائے تبلیغ عام اور احکام عامہ سنانے کے اور کچھ نہیں ہے۔ وہ اس لیے عربی زبان میں اترا کہ وما ارسلنا من رسول الا بلسان قومہ اور تمام عجمیوں کے ذمہ یہ فرض ہوا کہ وہ جس طرح ممکن ہو اس کو پڑھیں اور سیکھیں، تو اگر فقہائے کرام خطبہ کی نسبت بھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رضی اللہ عنہم کے بلکہ تمام سلف و خلف کے عمر بھر کے تعامل کو دیکھ کر یہ حکم لگا دیں کہ وہ مسلمانوں کی سرکاری زبان میں ہی ہونا چاہیے تو کیا بعید ہے مسلمانوں کا فرض منصبی ہوگا کہ اگر وہ اس وعظ و پند سے متمتع ہونا چاہتے ہیں تو اس سرکاری زبان (عربی) کو سیکھیں۔ یا جاننے والوں سے دریافت کر لیں یا کم از کم خطبہ کا ترجمہ ہی یاد رکھیں۔ غالباً یہی وجہ ہے کہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم فارس میں تشریف لاکر خطبہ فارسی زبان میں نہیں بلکہ عربی زبان میں پڑھتے تھے۔ جیسا کہ حضرت شاہ ولی اللہ قدس سرہ نے موطا کی شرح میں تحریر فرمایا ہے۔ اور شاید اسی لیے امام رافعی نے جو کہ اعیان شوافع میں سے ہیں کہا ہے کہ۔ وھل یشترط کون الخطبۃ کلھا بالعربیۃ وجھان الصحیح اشتراطہ فان لم یکن فیھم من یحسن العربیۃ خطب لغیرھا و یجب علیھم التعلم والا عصوا ولا جمعۃ لھم (منقول عن شرح الاحیاء للسید مرتضی الزبیدی جلد ثالث ص۲۲۳) اور یہی وجہ ہے کہ صاحبین رحمۃ اللہ علیہما قادر علی العربیہ کی نسبت فرماتے ہیں کہ اگر وہ کسی دوسری زبان میں خطبہ پڑھے تو صحیح نہیں۔ امام صاحب اگرچہ صحیح کہتے ہیں لیکن پسندیدہ انکے نزدیک بھی یہی ہے کہ عربی میں پڑھا جائے۔

درمختار میں شروع فی الصلوٰۃ کے متعلق یہی خلاف نقل کر کے لکھا ہے وعلی ھذا الخلاف الخطبۃ وجمیع اذکار الصلوٰۃ۔

یہ امر بھی قابل غور ہے کہ جب کوئی مضمون کسی عبارت میں ادا کیا جائے تو مضمون کے ساتھ الفاظ اور انکی ترکیب بھی شریعت اور عقل و عرف کے اعتبار سے ایک بڑی حد تک قابل رعایت ہوتی ہے۔ قرآن شریف تو کلام الٰہی ہے اس کے مضامین کی موافقت کے ساتھ اس کے کسی ایک لفظ اور کلمہ تو ...

کو کوئی بڑے سے بڑا نبی اور فرشتہ بھی تبدیل نہیں کر سکتا۔ اور اگر اس کی تھوڑی سی بھی اجازت ہوتی تو یقیناً اس ترمیم و تغیر کا سلسلہ نا لائقوں کے ہاتھوں سے اس حد پر جا کر منتہی ہوتا جہاں آج کتب عہد عتیق اپنے شارحین اور ترجموں پر قناعت کرنے والے پیروؤں کی مسلسل مساعی کی بدولت نظر آ رہی ہیں۔

اس لیے ائمہ اسلام نے تو قرآن شریف سے بھی گذر کر رسول اکرم (فداہ ابی و امی) کے کلام میں بھی اس درجہ احتیاط کو کام فرمایا ہے کہ وہ تا امکان حدیث کی روایت باللفظ ہی کو محفوظ رکھنے کی کوشش کرتے ہیں اور جہاں کہیں ایسا نہ کر سکیں تو بسا اوقات او کما قال کہہ کر فارغ الذمہ ہو جاتے ہیں۔

صحیح مسلم میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ یہ روایت کی کہ بنی الاسلام علی خمسۃ ان یوحد اللہ و اقام الصلوٰۃ و ایتاء الزکوٰۃ و صیام رمضان و الحج مجلس میں ایک شخص نے اس کو یوں ادا کیا والحج و صیام رمضان تو ابن عمر نے فرمایا کہ نہیں و صیام رمضان والحج ھکذا سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی کو ایک دعا تلقین فرمائی اس میں و نبیک الذی ارسلت یہ الفاظ بھی تھے اس نے اس کے بجائے و رسولک الذی ارسلت پڑھا تو جیسا کہ صحیح بخاری میں ہے آپ نے اس پر انکار فرمایا اور و نبیک الذی ارسلت کو پھر دوہرا دیا۔ ایک خطیب نے آپ کے عہد مبارک میں ومن یعصہما فقد غوی بجائے ومن یعص اللہ و رسولہ کے کہا تو آپ کی جناب سے اس کو بئس الخطیب کا خطاب ملا۔

ان چند نظائر سے جو نمونہ کے طور پر پیش کی گئی ہیں یہ خوب واضح ہوتا ہے کہ شریعت نے مضمون کے ساتھ ساتھ الفاظ و عبارات کی بھی انتہا درجہ تک نگہداشت کی ہے اور ان کو محض لغو اور بیکار چیز نہیں تصور کیا ہے۔ اس لیے نہایت ضرور ہے کہ ہماری نمازوں اور ہمارے خطبوں وغیرہ میں بھی الفاظ و عبارات منقولہ کی علی حسب تفاوت الدرجات کامل نگرانی کیجائے خصوصاً خطبۃ الجمعہ میں جس کو محققین نے بعض حیثیات سے دو رکعت ظہر کا قائم مقام قرار دیدیا ہے۔ چنانچہ قدمائے مشائخ حنفیہ میں سے بھی بعض حضرات کا یہ قول مبسوط سرخسی میں منقول ہے۔ قال بعض مشائخنا الخطبۃ تقوم مقام رکعتین ولھذا لا تجوز الا بعد دخول الوقت۔

اگرچہ خود امام سرخسی کے نزدیک یہ قول اسح ہے یہ زیادہ صحیح نہیں کہ خطبہ میں استقبال قبلہ نہیں ہوتا اور دوران خطبہ میں کلام کرنا اس کے لیے قاطع نہیں۔ اور نہ اس کے لیے وضو شرط ہے۔

لیکن میں کہتا ہوں کہ اگر نائب مذہب میں ایسی بجمیع الوجوہ مشاکلت شرط ہو تو شاید تیمم بھی وضو اور غسل کا خلیفہ نہ بن سکے اور نہ جنازہ کی چار تکبیریں چار رکعتوں کی قائم مقام ہو سکیں حالانکہ خود امام ممدوح نے اس کا اعتراف فرمایا ہے۔ بہرحال محققین نے اسی کو اپنے موقع میں مرجح سمجھا ہے کہ خطبہ قائم دو رکعت ظہر کے قائم ہے اس اعتبار سے اس میں عربی زبان کی رعایت اور بھی اہم ہوئی جاتی ہے

ادھر عقلی حیثیت سے بھی یہی راجح معلوم ہوتا ہے کہ خطبہ جو کہ بہت بڑا شعار اسلام ہے عربی ہی میں پڑھا جاوے کیونکہ یہ قاعدہ ہے کہ اقوام عالم میں سے کسی قوم کو جب خدا تعالیٰ دنیا میں ترقی عنایت فرماتا ہے تو اس کے تمدن کے سامنے تمام دوسری اقوام کی گردنیں طوعاً و کرہاً جھک جاتی ہیں اور اس کے آثار قاہرہ کا تسلط خود بخود ہی نوع انسان کی حالتوں پر قائم ہوتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ قوم چلی جاتی ہے لیکن اس کے آثار نہیں جاتے اور وہ مٹ جاتی ہے مگر اس کی یادگاریں نہیں مٹتیں پس جبکہ مسلمان بحیثیت مسلمان ہونے کے عرب سے نکل کر چاردانگ عالم میں اپنے مذہب کی منادی کرنے کے لیے بڑھے تو انکا عظیم الشان تمدن بھی ان کے ساتھ ساتھ چلا۔ اور جہاں جہاں ان کے مبارک قدم پہنچ گیے تو ان کی حکومت کے ساتھ ان کا مذہب اور انکا تمدن بھی اپنے قدم جماتا گیا۔ اکثر بڑی بڑی اقلیموں کے تمدنوں کو مٹا کر اسلامی تمدن نے ان کی جگہ لے لی۔ زبان چونکہ ریاست تمدن کے ماہرین کے نزدیک انسانی تمدن کا ایک جزو اعظم ہے اس کی بہت اثر کو کسی قوم کی ترقی و تنزل کو جانچنے میں بہت زیادہ دخل ہے اور مسلمانوں کی مذہبی زبان عربی ہے (جس کو ہم اس وجہ سے کہ انکا مذہب ہی انکی قومیت ہے انکی قومی زبان بھی کہہ سکتے ہیں) قدرتی طور پر کچھ قبولیت عامہ حاصل کرنے کی استعداد بہت زیادہ تھی چنانچہ جب عربوں کا گذر کسی ملک پر ہوا تو یہ نہایت حیرت سے دیکھا جاتا ہے کہ انکی قومی اور مذہبی زبان عربی وہاں ایسی مقیم ہوئی کہ ان کے رخصت ہونے کے بعد بھی اس نے اپنی حکومت وہاں سے نہیں اٹھائی۔

ڈاکٹر گستاولی بان کہتا ہے کہ زبان عربی کی نسبت ہم کو وہی کہنا ہے جو ہم نے مذہب عرب کی نسبت کہا ہے یعنی جہاں پہلے ملک گیر اپنی زبان کو مفتوحہ ممالک میں جاری نہ کر سکے تھے عربوں نے اس میں کامیابی حاصل کی اور مفتوحہ اقوام نے ان کی زبان کو بھی اختیار کر لیا۔ یہ زبان ممالک اسلامی میں اس درجہ پھیل گئی کہ اس نے یہاں کی قدیم زبانوں یعنی سریانی، قبطی، یونانی، بربری وغیرہ کی جگہ لے لی۔ ایران میں بھی ایک مدت

تک عربی زبان قائم رہی اور اگرچہ اس کے بعد زبان فارسی کی تجدید ہوئی لیکن اس وقت تک علما کی تحریریں اسی زبان میں ہوتی تھیں۔ ایران کے کل علوم و مذہب کی کتابیں عربی ہی میں لکھی گئی ہیں۔ ایشیا کے اس خطہ میں زبان عربی کی وہی حالت ہے جو ازمنہ متوسطہ میں زبان لاطینی کی حالت یورپ میں تھی۔ ترکوں نے بھی جنھوں نے عربوں کے ملک فتح کیے انہی کی طرز تحریر اختیار کر لی اور اس وقت تک ترکوں کے ملک میں کم استعداد لوگ بھی قرآن کریم کو بخوبی سمجھ لیتے ہیں۔

یورپ کی لاطینی اقوام کی البتہ ایک مثال ہے جہاں عربی زبان نے انکی قدیم السنہ کی جگہ نہیں لی۔ لیکن یہاں بھی انہوں نے اپنے تسلط کے بیّن آثار چھوڑے ہیں۔ موسیو ڈوزی اور موسیو انگلمن نے ملکر زبان اندلس اور پرتگال کے ان الفاظ کی جو عربی سے مشتق ہیں ایک لغت تیار کر لی ہے۔ فرانس میں بھی عربی زبان نے بڑا اثر چھوڑا ہے۔ موسیو سدی یو نہایت درست لکھتے ہیں کہ اودرن اور شوذین کی زبانیں بھی عربی الفاظ سے زیادہ معمور ہو گئی ہیں اور انکے ناموں کی صورت بھی بالکل عربی ہے۔ فرانسیسی زبان کے ایک لغت نویس جنھوں نے الفاظ کا اشتقاق دیا ہے لکھتے ہیں کہ جنوبی فرانس میں عربوں کے قیام کا کوئی اثر نہ محاورات پر رہا ہے نہ زبان پر۔ جو فہرست اوپر لکھی جا چکی ہے اُس سے معلوم ہوگا کہ اس رائے کی کس قدر وقعت ہے۔ نہایت تعجب کی بات ہے کہ اب بھی ایسے تعلیم یافتہ لوگ موجود ہیں جو اس قسم کے مہمل اقوال کا اعادہ کرتے ہیں، انتہی۔ خیال کرو کہ اگر اگلے زمانہ کے مسلمان بھی ہماری طرح یہی رائے رکھتے ہوتے کہ خطبہ جس زبان میں چاہو پڑھوا اور نماز جس لغت میں مناسب سمجھو ادا کرو اور قرآن و حدیث وغیرہ کے پڑھنے اور ترک الفاظ سے قطع نظر کر کے محض اُس کے مضامین و احکام سے سروکار رکھو تو کیا واقعی مسلمانوں کے عروج و فروغ کی یہ عبرت انگیز کہانی جس کے بیان میں ایک نصرانی مورخ اس قدر رطب اللسان ہے۔ دنیا میں آج باقی رہتی اور اسلام کی نہیں بلکہ اُسکی اصلی ہیئت کی اس آن بان کو جو اس وقت بھی ویران کھنڈروں میں اپنی پرانی شان دکھا رہی ہے کسی مسلم یا کافر کی آنکھیں دیکھ سکتیں۔ سچ یہ ہے کہ ہم نے قرآن شریف یا حدیث یا خطبہ وغیرہ عربی زبان میں پڑھ لینے کو آج تک کلمۃ الاسلام کے اتحاد میں کچھ بھی موثر نہیں سمجھا حالانکہ اس ذرا سی بات کی قدر و قیمت فرانس کے اس عیسائی مورخ سے پوچھو جو اپنے سیدھا دینے والے لہجہ میں کہتا ہے کہ ان مختلف اقوام عالم میں جو اسلامی قانون کے پابند ہیں دو چیزوں نے باہم اتفاق پیدا کر رکھا ہے اولاً زبان عربی اور ثانیاً حج بیت اللہ جہاں تمام عالم کے مسلمانوں کو یکجا ہونا پڑتا ہے۔ ہر ایک مسلمان کو گو وہ کسی فرقہ کا کیوں نہو حضر

ہو کر قرآن مجید کو عربی میں پڑھ سکے۔ اور اسی وجہ سے کہا جا سکتا ہے کہ زبان عربی تمام عالم میں مروج ہے۔ اگرچہ پیروان اسلام اس وقت بہت ہی مختلف اقوام و اجیال کے اشخاص ہیں لیکن ان سب میں ایک قسم کا اندرونی تعلق ہے جس نے ان کو دینی اخوت کے رشتہ میں بالکل جکڑ بند کر رکھا ہے۔ اشاعت قرآن اور دین اسلام کی حیرت انگیز سرعت نے مخالف مورخین کو نہایت تعجب میں ڈالا ہے"۔ ایک اور مقام پر لکھتا ہے کہ عربوں کی ملک گیری میں ایک خاص بات ہے کہ جو انکے بعد کے ملک گیروں میں ہرگز نہیں پائی جاتی۔ اور اقوام نے بھی مثل بربریوں اور ترکوں کے ملک گیری کی ہے لیکن انہوں نے کوئی تمدن قائم نہیں کیا اور انکی ساری ہمت اسی میں مصروف رہی کہ جہاں تک ممکن ہو اقوام مفتوحہ کے مال سے فائدہ اٹھائیں برخلاف اس کے عربوں نے قلیل زمانہ میں ایک جدید تمدن کی عمارت کھڑی کر دی اور انہوں نے ایک گروہ اقوام کو اس جدید تمدن کے ساتھ اپنے مذہب اور اپنی زبان سیکھنے پر آمادہ کر دیا عربوں کی صحبت کے ساتھ ہی مصر و ہندوستان کی سی قدیم اقوام نے انکا دین انکا لباس انکی طرز معیشت بلکہ انکا طریقہ تعمیر تک اختیار کر لیا۔ عربوں کے بعد بہت سی اقوام نے انہی خطوں پر حکومت کی مگر پیغمبر اسلام کی تعلیم کا اثر اس وقت تک ان ملکوں میں باقی ہے۔ کل ممالک افریقہ اور ایشیا میں مراکش سے لیکر ہندوستان تک جہاں کہیں عرب پہنچے ہیں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ انکا اثر ان ملکوں میں ہمیشہ کے لیے قائم ہو گیا ہے۔ بہت سے نئے ملک گیروں نے ان ممالک کو عربوں کے بعد فتح کیا ہے لیکن وہ ان سے عربوں کے مذہب اور عربوں کی زبان کو ہرگز ہرگز نہیں مٹا سکے۔

الغرض ایک محقق اور عقلمند آدمی ہمارے تمام سابق بیانات سے اس کو خوب سمجھ سکتا ہے کہ شرعی اور تمدنی دونوں حیثیتوں سے زید کی رائے صحیح اور عمرو کا خیال غلط ہے اور یہ ہرگز مناسب نہیں کہ ہر ایک زبان میں خطبہ اور قرآن پڑھنے کی رائے دیکر مسلمانوں میں تفرق و تشتت کا ایک کریہہ منظر رونما کیا جائے واللہ اعلم بالصواب وعندہ علم الکتاب۔

(۵) ایسے مسلمان جو عربی سے ناواقف ہوں اور قرآن پاک کے معانی کو نہ سمجھتے ہوں وہ برابر احکام شرعیہ کے اسی طرح مکلف ہیں جس طرح انگریزی قانون کو نہ پڑھ سکنے اور نہ سمجھ سکنے والوں پر بھی اس کا اتباع حکومت کی طرف سے ضروری ہے کیونکہ جب قانون عام ہو گیا تو ہر ایک فرد رعایا کا یہ فرض ہے کہ وہ اس کو جس طریق سے ممکن ہو معلوم کرے۔ تبارک الذی نزل الفرقان علی عبدہ لیکون للعالمین نذیرا

ایسے لوگوں کی نماز وغیرہ نہ معتبر ہونے کی کوئی وجہ نہیں۔ واللہ اعلم۔

(۳ و ۴) عام قاعدہ تو جماعت کے متعلق وہی ہے جس کو آپ نے ان الفاظ میں ادا فرمایا ہے کہ من امّ منکم فلیخفف فان فیھم الضعیف والکبیر وذا الحاجۃ اور بالخصوص جمعہ اور عیدین میں آپ سے سبح اسم ربک الاعلیٰ اور ھل اتاک حدیث الغاشیۃ پڑھنا ثابت ہو اور جمعہ میں سورۂ جمعہ اور سورۂ منافقون بھی پڑھنا ثابت ہے۔ باقی ہمارے حنفیہ کے نزدیک مشہور یہ ہے کہ کسی سورت کی توقیت مناسب نہیں اس کی مفید تشریح حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی رضی اللہ عنہ نے مصفی شرح مؤطا میں اس طرح کی ہے کہ "در پیش مالکیہ وشافعیہ مستحب است قرأۃ سورۂ جمعہ ومنافقون ہمچنیں قرأۃ سبح اسم وغاشیہ وحنفیہ توقیت بعض قرآن ببعض صلوٰۃ مکروہ داشتند وتفسیر کلام ایشان چنانچہ محققان نوشتہ اند آنست کہ ایں کراہت در صورتے ست کہ بغیر آں نماز را جائز ندارد یا قرأت بغیر آں مکروہ شمارد واگر بجہت آسانی یا تبرکاً بقرأۃ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم التزام کند ہیچ باک نیست لیکن بباید کہ گاہ گاہ غیر آں نیز خواندہ باشد تا جاہلان ازارکان صلوٰۃ نشمارند"۔ واللہ اعلم۔

(۵) اسباب وعوارض عمومیہ کی وجہ سے جن سے کم کوئی جماعت خالی ہو سکتی ہو تخفیف قرأت اصل ہے اور طول لعذر لیکن اصل حقیقت صلوٰۃ کے اعتبار سے جو کہ محققین نے بیان کی ہے طول اصل ہو اور تخفیف لعذر، وتفصیلہ تطلب من کتب المحققین کالشیخ العلامۃ مولانا محمد قاسم النانوتوی قدس سرہ۔

(۶) جو شخص قرآن پاک کے معانی نہ سمجھے اُس کو بھی قرآن شریف ضرور پڑھنا چاہیے اور بیشک اس کو ثواب ملتا ہے جامع ترمذی میں ہے من قرأ حرفاً من کتاب اللہ فلہ بہ حسنۃ والحسنۃ بعشر امثالھا لا اقول الٓمٓ حرف بل الف حرف ولام حرف ومیم حرف اس کے سوائے اور بھی روایات ہیں جن کو سیاق سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ نفس الفاظ وحروف کا تلفظ کرنے پر بھی ثواب ملتا ہے تطویل کے خیال سے اُنکے ذکر کی ضرورت نہیں سمجھی گئی۔ واللہ اعلم بالصواب۔

شبیر احمد عثمانی عفا اللہ عنہ۔ خادم دار العلوم دیوبند ۸ ذیقعدہ ۱۳۲۵ھ

الجواب صحیح	یشہد الفاضل المجیب احسن الجواب	شہد العلامۃ المجیب [illegible]
بندہ عزیز الرحمن عفی عنہ	حضرت مولانا الاستاذ العلامۃ محمود حسن عفی عنہ	[illegible] مولانا محمد انور شاہ
مفتی مدرسہ عربیہ دیوبند	[illegible] صدر مدرس دار العلوم دیوبند	[illegible] دار العلوم دیوبند

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الاعجوبہ فی عربیۃ خطبۃ العروبہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَكَفٰى وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى وَلَا سِيَّمَا عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدِنِ الْمُجْتَبٰى وَمَنْ يَّهْتَدِ بِهٖ اهْتَدٰى ۔ اَمَّا بَعْدُ

استفتاء

شریعت مطہرہ کا اس بارہ میں کیا حکم ہے کہ خطبہ جمعہ عربی کے سوا دوسری ملکی زبانوں میں پڑھنا جائز ہے یا نہیں اور اگر خطبہ عربی میں پڑھ کر ترجمہ اردو وغیرہ میں کر دیا جائے تو یہ بھی جائز ہے یا نہیں۔ اگر دونوں صورتیں ناجائز ہوں تو اس مسئلہ کا مفصل جواب عنایت فرمایا جائے کہ جب خطبہ کا مقصد وعظ ہے تو عربی زبان سے ناواقف لوگوں کے سامنے عربی میں پڑھنے سے کیا فائدہ؟

الجواب

چونکہ مسئلہ عامۃ الورود اور کثیر الوقوع ہے اس لیے جواب کسی قدر تفصیل سے لکھا جاتا ہے۔ پہلے اس بات پر غور کرنا ضروری ہے کہ خطبہ جو نماز جمعہ کے لیے ایسا لازم کر دیا گیا ہے کہ اس کے بغیر نماز جمعہ ہی ادا نہیں ہوتی اور جس طرح نماز جمعہ ظہر کے وقت سے پہلے درست نہیں اسی طرح خطبہ بھی اگر زوال سے پہلے پڑھ لیا جائے تو شرعاً جائز نہیں اس کا اعادہ ضروری ہے (کما ہو مصرح فی عامۃ کتب الفقہ) اس خطبہ کی شرعی غرض اور اس سے اصلی مقصود کیا ہے تاکہ آگے یہ فیصلہ کرنا سہل ہو جائے کہ وہ کس زبان میں ہونا چاہیے اور اگر عربی میں پڑھیں تو اس کا ترجمہ ملکی زبان میں کرنا چاہیے یا نہیں۔ اس کو سمجھنے کے لیے یہ معلوم کرنا چاہیے کہ خطبہ کے لیے کچھ تو ارکان و فرائض ہیں جن پر خطبہ کی صحت و عدم صحت کا مدار ہے اور کچھ آداب و سنن ہیں جو اس کے مکملات میں سے ہیں۔

خطبہ کے ارکان اور آداب

فرض صرف دو ہیں۔ ایک وقت جمعہ۔ دوسرا مطلق ذکر اللہ خواہ کسی لفظ سے ہو۔ پھر امام صاحبؒ کے مذہب پر طویل ہو یا مختصر اور صاحبین کے مذہب پر ذکر طویل جس کو عرفاً خطبہ کہا جا سکے شرط ہے۔ کذا فی الہدایہ والفتح والبحر۔ اور آداب و سنن پندرہ ہیں ایک طہارت اس لیے بلا وضو خطبہ پڑھنا مکروہ اور ابو یوسفؒ کے نزدیک ناجائز ہے۔ دوسرے کھڑے ہو کر خطبہ پڑھنا، اس کے خلاف مکروہ ہے تیسرے قوم کی طرف متوجہ ہو کر خطبہ پڑھنا چوتھے خطبہ سے پہلے آہستہ اعوذ باللہ پڑھنا (علی قول ابی یوسفؒ) پانچویں خطبہ کا لوگوں کو سنانا اس لیے اگر آہستہ پڑھ لیا تو اگرچہ فرض ادا ہو گیا مگر کراہت رہی چھٹے یہ کہ خطبہ مختصر پڑھنا جو دس چیزوں پر مشتمل ہو۔

(۱) حمد سے شروع کرنا (۲) اللہ تعالیٰ کی ثنا کرنا (۳) کلمہ شہادتین پڑھنا (۴) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا (۵) وعظ و نصیحت کرنا (۶) کوئی آیت قرآن مجید کی پڑھنا (۷) دونوں خطبوں کے درمیان تھوڑا سا بیٹھنا (۸) دوسرے خطبہ میں دوبارہ الحمد و ثنا اور درود پڑھنا (۹) تمام مسلمان مرد و عورت کے لیے دعا مانگنا (۱۰) دونوں خطبوں کو مختصر کرنا جس کی انتہا یہ ہے کہ طوال مفصل کی سورتوں میں سے کسی سورت کے برابر ہو۔ اس طرح پر یہ پندرہ سنتیں خطبہ کے لیے ہو گئیں جن کے خلاف کرنا مکروہ ہے مگر خطبہ ادا ہو جاتا ہے۔ اور نماز جمعہ صحیح ہو جاتی ہے دیکھا اسی کے ساتھ ایک سولہویں سنت اور ہے جو انہی دلائل سے ثابت ہے جن سے مذکور الصدر پندرہ سنتیں ثابت ہیں یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا تعامل اور مواظبت کہ اسی سے اکثر سنن مذکورہ ثابت ہوئی ہیں اور اسی سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ خطبہ صرف عربی زبان میں ہو غیر عربی میں نہ ہو کیونکہ نہ تمام عمر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے خلاف ثابت ہوا اور نہ آپ کے بعد صحابۂ کرام سے کبھی غیر عربی میں خطبہ پڑھنا ثابت ہوا۔ حالانکہ ان میں بہت سے حضرات عجمی زبانوں سے واقف تھے اور بیان مذکورہ پر مندرجہ ذیل عبارات شاہد ہیں۔ امر اول کے دلائل کہ خطبہ جمعہ کی اصل حقیقت اور رکن صرف ذکر اللہ ہے یہ ہیں۔

خطبہ کی اصل حقیقت ذکر ہے وعظ و تذکیر اس کا رکن نہیں

قال اللہ تبارک وتعالیٰ فاسعوا الی ذکر اللہ ترجمہ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب اذان جمعہ کی ہو جائے تم اللہ کے ذکر

قلت وقد صرح عامة المفسرين بان المراد من الذكر الخطبة - ويؤيده ما رواه الشيخان عن ابی هريرةؓ فی حديث طويل فاذا خرج الامام حضرت الملائكة يستمعون الذكر (از تفسیر ابن کثیر صفحہ ۴۵۶ ج ۹)

قال ابن كثير ای تركتم البيع واقبلتم الی ذكر الله والی الصلوة وفی مبسوط السرخسی رحمه الله ولنا ان الخطبة ذكر والمحدث و الجنب لا يمنعان من ذكر الله مبسوط ج ۲ ص ۲۶ ثم قال بعد ذلك ولان المنصوص عليه الذكر قال الله تعالی فاسعوا الی ذكر الله وقد بينا ان الذكر بها ای بالخطبة ثبت بالنص والذكر تحصل بقول الحمد لله مبسوط مصری ج ۲ ص ۳۱ وقال الحلبی فی شرح المنية الكبير وقوله تعالی فاسعوا الی ذكر الله من غير فصل بين كونه ذكرا طويلا او قليلا فالشرط الذكر الاعم بالقطعی غير ان المأثور عنه صلی الله عليه وسلم اختيار احد الفردين عنی الذكر المسمی خطبة والمواظبة عليه فكان ذلك واجبا او سنة (کبیری لاہوری ص ۵۴۸)

کی طرف چلو۔ عامہ مفسرین نے اس آیت کے تحت میں تصریح فرمائی ہے کہ ذکر سے آیت میں خطبہ جمعہ مراد ہے اور بخاری و مسلم کی روایت اسکی تائید کرتی ہے جو حضرت ابوہریرہؓ سے ایک طویل حدیث کے ذیل میں مروی ہے۔ الفاظ اس کے یہ ہیں (پس جبکہ امام خطبہ کے لیے نکلتا ہے تو ملائکہ ذکر سننے کے لیے اندر آجاتے ہیں۔ (تفسیر ابن کثیر ج ۹ ص ۴۵۶) نیز ابن کثیر کہتے ہیں یعنی تم اپنی بیع کو چھوڑ دینا اور ذکر اللہ اور نماز کی طرف متوجہ ہونا۔ اور مبسوط امام سرخسی میں ہے اور ہماری دلیل یہ ہے کہ خطبہ ذکر ہے اور بے وضو اور غسل کی حاجت والا ذکر اللہ سے ممنوع نہیں اس کے بعد فرمایا کہ منصوص علیہ قرآن میں ذکر ہے۔ اور ہم بیان کر چکے ہیں کہ ذکر یا خطبہ نص سے ثابت ہے اور ذکر فقط الحمد للہ کہنے سے ادا ہو جاتا ہے۔ اور حلبی نے شرح منیہ میں فرمایا ہے کہ اللہ تعالی کا ارشاد فاسعوا الی ذکر اللہ عام ہے کہ ذکر طویل ہو یا مختصر پس شرط صلوۃ اتنی ہے کہ جو قرآن سے ثابت ہے۔ ہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر مطلق کی ایک فرد یعنی ایسا ذکر طویل جس کو خطبہ کہہ سکیں اختیار کرنا اور اسی پر دوام فرمانا حدیث میں منقول ہے۔ اس لیے ایسے ذکر طویل کو واجب یا سنت کہیں گے فرض نہیں (بلکہ فرض تو مطلق ذکر سے ادا ہو جاتا ہے)

یہی مضمون بالفاظ مختلفہ ہدایہ اور کنز اور انکی شروح فتح و بحر وغیرہ میں نیز در مختار شامی عالمگیری وغیرہ میں بتصریح موجود ہے تمام عبارتوں کا جمع کرنا فضول ہے۔

خطبہ جمعہ غیر عربی میں جائز نہیں

امر دوم یہ ہیں اور آداب خطبہ کا ثبوت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کے تعامل سے ہی کی بنا پر

فقہا رنے ان آداب کی تصریح فرمائی ہے۔ عالمگیری کتاب الصلوٰۃ باب سادس صفحہ ۱۲۳ ج ۱ مصری اور بحر الرائق صفحہ ۱۵۹ ج ۲ میں ان کو مفصل لکھا ہے عبارت بحر کے بعض الفاظ یہ ہیں۔

اما الخطبة فتشتمل على فرض وسنة فاما الفرض فشيئان الوقت وذكر الله تعالى واما سننها فخمسة عشر ثم شرحها مفصلاً كما ذكرنا۔

خطبہ دو چیزوں پر مشتمل ہے ایک فرض دوسرے سنت فرض تو صرف دو چیزیں ہیں ایک وقت جمعہ دوسرے ذکر اللہ تعالیٰ اور سنتیں پندرہ ۱۵ ہیں اس کے بعد ہی پندرہ سنتیں بیان کیں جو اوپر مذکور ہو چکیں۔

پندرہ سنتوں کی تصریح کتب مذکورہ کی عبارتوں میں ہے اور سولہویں سنت یعنی خاص عربی زبان میں ہونا حضرت امام ابو یوسف رح و محمد رح اور حضرت شاہ ولی اللہ اور امام نووی و رافعی وغیرہم نے اسی دلیل سے ثابت کیا ہے جس سے پندرہ سنتیں ثابت ہیں یعنی عمل اور مواظبت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کی باوجودیکہ جس طرح آج تبلیغ احکام اور ان کی تعمیم و اشاعت کی حاجت ہے اس وقت اس سے زیادہ تھی کیونکہ اب تو کتب و رسائل ہر قوم کی زبان میں ہزارہا موجود ہیں اور اُس وقت سلسلۂ تصنیف بالکل نہ تھا۔

نیز یہ بھی نہ تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مخاطب ہمیشہ اہل عرب ہی ہوں۔ بلکہ تاریخ اسلام شاہد ہے کہ روم و فارس اور مختلف بلاد عجم کے لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بوجہ مادری زبان عربی ہونے کے دوسری زبان میں خطبہ نہ دیتے تھے تو اگر مقصود خطبہ وعظ و تبلیغ ہی تھا اور تبلیغ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہر ہے کہ تمام اقوام عالم عرب و عجم کے لیے عام ہے تو عجمیوں کی رعایت سے ایسا کیا جا سکتا تھا کہ کسی صحابی کو حکم فرما دیتے تو خطبہ کے بعد ہی اُس کا ترجمہ عجم کی زبان میں سنا دیتے جیسا کہ بعض وفود وغیرہ سے مکالمہ کے وقت ترجمان سے کام لیا جاتا تھا لیکن تمام عمر نبوی میں اس قسم کا ایک واقعہ بھی مروی نہیں۔ آپ کے بعد صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ایک سیل رواں کی صورت میں بلاد عجم میں داخل ہوئے اور دنیا کا کوئی گوشہ نہیں چھوڑا جہاں اسلام کا کلمہ نہیں پہنچا دیا اور شعائر اسلام نماز اور جمعہ واعیاد قائم نہیں کر دیے۔ ان حضرات کے خطبے تاریخ کی کتابوں میں آج بھی بالفاظہا مذکور و مدون ہیں ان میں کسی ایک نے کبھی بلاد عجم میں داخل ہونے کے بعد اپنے مخاطبین کی ملکی زبان میں خطبہ نہیں دیا حالانکہ وہ ابتدا فتح اور اسلامی تعلیمات کی اشاعت کا بالکل ابتدائی زمانہ تھا جبکہ تمام لوگ تبلیغ احکام کے لیے آج سے کہیں زیادہ محتاج تھے۔ یہاں یہ شبہ بھی نہیں کیا جا سکتا کہ اُن کو عجمی زبان کی واقفیت نہ

تھی کیونکہ بہت سے صحابہ کرام کے متعلق اُن کے سوانح اور تذکروں میں تصریح ہے کہ وہ فارسی یا رومی یا حبشی وغیرہ زبانیں جانتے اور اُن میں بخوبی تقریر کرتے تھے۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق ثابت ہے کہ وہ بہت سی مختلف زبانیں جانتے تھے۔ اسی طرح حضرت سلمان رضؓ تو خود فارس کے رہنے والے اور حضرت بلال رضؓ حبشہ کے اور حضرت صہیب رضی اللہ روم کے باشندے تھے۔ اسی طرح بہت سے حضرات صحابہ ہیں جن کی مادری زبانیں عربی کے علاوہ دوسری تھیں۔

اس کے علاوہ اگر معانی خطبہ کو عجمیوں کے علم میں لانا بوقت خطبہ ہی ضروری سمجھا جاتا اور خطبہ کا مقصود صرف تبلیغ ہی ہوتی تو جو سوال آج کیا جاتا ہے کہ خطبہ عربی میں پڑھنے کے بعد اس کا ترجمہ اردو یا دوسری ملکی زبانوں میں کردیا جائے یہ کیا اُس وقت ممکن نہ تھا جیسا کہ دوسری ملکی اور سیاسی ضرورتوں کے لیے ہر صوبہ میں عمال حکومت اپنے پاس ترجمان رکھتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے ایک مستقل ترجمان انہی ضرورتوں کے لیے اپنے پاس ملازم رکھا ہوا تھا۔ (رواہ البخاری فی الوفود) لیکن اس کے باوجود کبھی نہ حضرت ابن عباس سے یہ منقول ہے کہ آپ نے عربی خطبہ کا ترجمہ ترجمان کے ذریعہ ملکی زبان میں کرایا ہو اور نہ کسی دوسرے صحابی سے۔ اس تفصیل سے معلوم ہوگیا کہ خطبہ کے لیے سنت یہی ہے کہ صرف عربی زبان میں پڑھا جاوے اور بوقت خطبہ کوئی ترجمہ وغیرہ بھی اس کا نہ کیا جائے۔ عبارات ذیل اس مقصد کی دلیل ہیں۔ محدث الہند حضرت شاہ ولی اللہ قدس سرہ اپنی شرح موطا میں تحریر فرماتے ہیں۔

ولما لاحظنا خطب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وخلفائہ رضی اللہ عنہم وهلم جرا تنقحنا وجود اشیاء منها الحمد والشهادتان والصلوۃ علی النبی والامر بالتقوی وتلاوۃ آیۃ والدعاء للمسلمین والمسلمات وکون الخطبۃ عربیۃ (الی قولہ) واما کونها عربیۃ فلاستمرار عمل المسلمین فی المشارق والمغارب بہ مع ان فی کثیر من الاقالیم کان المخاطبون اعجمیین وقال النووی فی کتاب الاذکار فی کتاب جمعۃ

اور جب ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خطبوں پر نظر ڈالی تو اُن میں چند چیزوں کا ثبوت ملا جن میں سے حمد و ثنا اور کلمۂ شہادت اور درود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر اور تقویٰ کا امر کرنا اور کسی آیت کا پڑھنا، اور تمام مسلمانوں کے لئے دعا کرنا، اور خطبہ کا عربی زبان میں ہونا۔ پھر فرمایا کہ خطبہ خاص عربی زبان میں ہونا اس لیے ہے کہ تمام مسلمانوں کا مشرق و مغرب میں ہمیشہ یہی عمل رہا ہے باوجودیکہ بہت سے ممالک میں مخاطب عجمی لوگ تھے اور امام نووی نے کتاب الاذکار میں تحریر فرمایا ہے کہ خطبہ کی شرائط میں سے یہ بھی ہے کہ وہ

اللہ تعالیٰ ویشترط کونہا (ای خطبۃ الجمعۃ وغیرہا) بالعربیۃ	عربی زبان میں ہو۔

اور درمختار میں شروع فی الصلوٰۃ کے بیان میں لکھتے ہیں۔

وعلی ہذا الخلاف الخطبۃ وجمیع الاذکار	یعنی خطبہ اور تمام اذکار و اوراد میں بھی یہی اختلاف ہے کہ امام صاحب غیر عربی میں جائز فرماتے ہیں اور صاحبین ناجائز (لیکن امام صاحب سے صاحبین کے قول کی طرف رجوع منقول ہے)۔

اور ائمہ شوافع میں سے امام رافعی فرماتے ہیں۔

وھل یشترط کون الخطبۃ کلہا بالعربیۃ وجہان الصحیح اشتراطہ فان لم یکن منہم من یحسن العربیۃ خطب بغیرہا ویجب علیہم التعلم والا عصوا ولا جمعۃ لہم (شرح احیاء العلوم منقول از تحقیق الخطبہ المزبیدی صفحہ ۳۲۶ ج ۳)	اور کیا خطبہ کا عربی میں ہونا شرط ہے۔ اس میں دو وجہ ہیں صحیح یہ ہے کہ عربی میں ہونا شرط ہے پس اگر کوئی ایسا آدمی حاضرین میں نہ ہو جو عربی پڑھ سکے تو عربی کے سوا دوسری زبان میں خطبہ پڑھے۔ اور پھر ان پر واجب ہوگا کہ عربی سیکھیں ورنہ گنہگار ہونگے۔

یہاں تک کل تقریر کا حاصل یہ ہوا کہ خطبہ جمعہ کا اصلی رکن اور مقصد صرف ذکر اللہ ہے تبلیغ یا وعظ و تذکیر اس کے فرائض اور مقاصد میں داخل نہیں اس مضمون کے لیے مندرجہ ذیل مؤیدات مزید شہادت کے طور پر پیش کیے جاتے ہیں۔

(الف) خطبۂ جمعہ کو باتفاق فقہا شرائط جمعہ میں شمار کیا گیا ہے۔

نقل العلامۃ ابن الہمام فی فتح القدیر الاجماع علی اشتراط نفس الخطبۃ (من الجوہرۃ ص ۱۰۱ ج ۲)	علامہ ابن ہمام نے فتح القدیر میں نفس خطبہ کے اشتراط پر اجماع نقل کیا ہے۔

اگر خطبہ کا مقصد وعظ و تبلیغ ہی تھا تو جمعہ کے شرائط میں داخل کرنے کے کوئی معنی نہ تھے کہ ادائے جمعہ اس پر موقوف ہو جائے۔

(ب) خطبۂ جمعہ کے لیے وقت ظہر ہونا شرط ہے۔

کما فی عامۃ الکتب ولفظ البحر (انہ شرط) وقت	ترجمہ بحر الرائق کے الفاظ یہ ہیں کہ وقت ظہر شرط ہے

الظهر) شرط حتی لو خطب قبلہ وصلی فیہ (ای فی وقت الظهر) لم تصح (بحر الرائق صفحہ ۱۵۵ ج ۲)

لیے شرط ہے یہاں تک اگر قبل ظہر خطبہ پڑھ لیا اور نماز جمعہ وقت ظہر کے اندر پڑھی تو یہ خطبہ اور نماز دونوں صحیح نہیں ہے

اگر خطبہ کا مقصد ذکر محض نہ تھا بلکہ وعظ و تبلیغ مقصود تھی تو وقت ظہر کی کیا تخصیص ہے۔ اگر زوال سے پہلے کوئی خطبہ پڑھ لے اور نماز بعد زوال پڑھے تو کیا مقصد وعظ ادا نہ ہوگا کہ فقہا اس صورت میں جمعہ کو بھی ناجائز قرار دیتے ہیں۔

(ج) ادائے خطبہ کے لیے صرف پڑھ دینا کافی ہے کسی کا سننا ضروری نہیں اگرچند بہرے آدمیوں کے سامنے یا سوتے ہوئے لوگوں کے سامنے خطبہ پڑھ دیا گیا اور پھر نماز جمعہ پڑھی تو خطبہ ادا ہو گیا۔ اور نماز جمعہ صحیح ہو گئی۔

کما فی البحر وان کانوا صماً او نیاماً بحر الرائق میں ہے کہ اگرچہ حاضرین خطبہ بہرے ہوں یا سو رہے ہوں۔

اگر مقصود خطبہ وعظ و تذکیر تھا تو صورت مذکورہ کے جواز کی کیا وجہ ہو سکتی ہے۔

(د) اگر خطبہ پڑھنے کے بعد امام کسی کام میں مشغول ہو گیا اور نماز میں کوئی معتد بہ فصل ہو گیا تو قول مختار کے موافق خطبہ کا اعادہ کرنا ضروری ہے اگرچہ سننے والے دوبارہ بھی وہی ہونگے جو پہلے سن چکے ہیں

کذا ذکرہ فی البحر عن الخلاصۃ ثم قال وقد صرح فی السراج الوھاج بلزوم الاستیناف و بطلان الخطبۃ وھذا ھو الظاھر (بحر صفحہ ۱۵۹ ج ۲)

(ترجمہ) بحر میں بحوالہ خلاصہ مذکور ہے کہ سراج وہاج میں اس صورت میں بطلان خطبہ اور اس کی تجدید کے لازم ہونے کی تصریح ہے اور یہی ظاہر ہے۔

اگر وعظ و پند ہی خطبہ کا مقصد ہوتا تو اس اعادہ سے کیا فائدہ متصور ہے۔

(ہ) بہت سے فقہا نے خطبہ جمعہ کو دو رکعتوں کے قائم مقام قرار دیا ہے

ذکرہ فی البحر الرائق ثم قال وفی البدائع انھم ھی وان کانت قائمۃ مقام الرکعتین۔ (صفحہ ۱۱۸ ج ۲)

اس کو بحر میں ذکر کیا اور پھر فرمایا کہ بدائع میں ہے کہ خطبہ (اگرچہ) دو رکعتوں کا قائم مقام ہے ؟

(و) خطبہ جمعہ کے لیے جو پندرہ سنتیں اوپر مذکور ہوئی ہیں وہ بھی یہی بتلاتی ہیں کہ خطبہ کا اصلی مقصد ذکر اللہ ہے وعظ و تبلیغ اس کے مقاصد اصلیہ میں داخل نہیں ورنہ ان آداب و سنن کا وعظ و تذکیر سے کوئی علاقہ معلوم نہیں ہوتا۔ امور مذکورہ سے یہ بات اچھی طرح روشن ہو گئی کہ خطبہ جمعہ کا مقصد اصلی شریعت

کی نظر میں صرف ذکر اللہ ہے وعظ وتذکیر اس کی حقیقت ومقصد کا جزو نہیں۔ البتہ اس کے ساتھ ہی یہ بات بھی ثابت ہوئی کہ خطبہ میں کلمات وعظ وتذکیر کا ہونا سنت ہے۔ لیکن ساتھ ہی یہ بھی ثابت ہوا کہ اُن تمام کلمات کا خاص عربی زبان میں ہونا سنت ہے تو جس طرح وعظ وتذکیر وغیرہ کے کلمات کا خطبہ میں چھوڑ دینا خلاف سنت ہوا اسی طرح غیر عربی زبان میں پڑھنا یا عربی میں پڑھ کر اُس کا ترجمہ سُنانا یہ بھی خلاف سنت اور مکروہ ٹھہرا۔

اِس شبہ کا جواب کہ جب مخاطب سمجھتے نہیں تو پھر خطبہ عربی میں پڑھنے سے کیا فائدہ؟

اور جب یہ بات ثابت ہو گئی کہ خطبہ جمعہ کا مقصود اصلی صرف وعظ وتذکیر نہیں بلکہ ذکر اللہ اور ایک عبادت ہے اور ایک جماعت فقہاء کی اسی وجہ سے اس کو دو رکعتوں کا قائم مقام کہتی ہے تو اب یہ سوال سرے سے منقطع ہو گیا کہ جب مخاطب عربی زبان کو سمجھتے ہی نہیں تو عربی میں خطبہ پڑھنے سے کیا فائدہ۔ کیونکہ اگر یہ سوال خطبہ پر عائد ہوگا تو پھر صرف خطبہ پر نہ رہیگا بلکہ نماز و قراءۃ قرآن اور اذان و اقامت اور تکبیرات نماز وغیرہ سب پر یہی سوال عائد ہو جائیگا بلکہ قرأت قرآن پر بہ نسبت خطبہ کے زیادہ چسپاں ہوتا ہے کیونکہ قرآن مجید کی غرض وغایت تو اوّل سے آخر تک ہدایت ہی ہدایت ہے اور وہ تبلیغ احکام الٰہیہ ہی کے لیے نازل ہوا ہے اور پھر اذان واقامت اور تکبیرات جن کا مقصد محض لوگوں کو جمع کرنا یا کسی خاص عمل کا اعلان کرنا ہے۔ یہاں بھی یہ سوال بہ نسبت خطبہ کے زیادہ وضاحت کے ساتھ عائد ہوگا کہ حی علی الصلوٰۃ، حی علی الصلوٰۃ۔ کو کون جانتا ہے۔ نماز کو چلو، نماز کو چلو کی آواز دینی چاہیے یا کم از کم ترجمہ کر دینا چاہیے۔ اور اگر یہ شبہ کیا جائے کہ اذان تو کلمات مقررہ ہیں ایک اصطلاح سی ہو گئی ہے باوجود معانی نہ سمجھنے کے بھی مقصد اعلان حاصل ہے تو صحیح نہیں کیونکہ نفس اعلان اور اصطلاح کے لیے تو چند کلمات تکبیر وشہادتین بھی کافی تھے اُن سے اعلان کا مقصد حاصل ہو جاتا ہے تو پھر سرے سے باقی الفاظ کا کہنا ہی فضول ہوگا

لیکن غالباً کوئی سمجھدار مسلمان اس کو تجویز نہ کریگا کہ نماز مع قرأت وتکبیرات کے اور اسی طرح تمام شعائر اسلامیہ اذان واقامت وغیرہ کو اُردو یا دوسری ملکی زبانوں میں پڑھا جایا کرے۔ بلکہ سب جانتے ہیں کہ قرآن مجید کی اصلی غرض اگرچہ تبلیغ احکام ہی ہے لیکن نماز میں اُس کے پڑھنے کی غرض اصلی نہیں بلکہ وہاں صرف ادائے عبادت اور ذکر اللہ مقصود ہے اور نماز میں اسی حیثیت سے قرأت قرآن کی جاتی ہے

تبلیغ و وعظ مقصود نہیں ہوتا اور اگر حاصل ہوجائے تو وہ ضمناً ہے۔

ٹھیک اسی طرح خطبہ جمعہ کو سمجھنا چاہیے کہ اُس کا مقصد اصلی ذکر و عبادت ہے اور وعظ و پند جو اس میں ہے تبعاً ہی حاصل ہوجائے تو بہتر ہے ورنہ کوئی حرج نہیں اِس لیے قراءۃ قرآن اور تکبیرات واذان وغیرہ کی طرح خطبہ جمعہ کو بھی خالص عربی میں پڑھنا چاہیے۔ دوسری زبان میں پڑھنا یا عربی میں پڑھ کر ترجمہ کرنا خلاف سنت بلکہ بدعت و ناجائز ہے اور نماز تو اس طرح ادا ہی نہ ہوگی۔

یہاں تک اصل مسئلہ کا جواب تو صاف ہوگیا کہ خطبہ جمعہ عربی کے سوا کسی زبان میں پڑھنا یا عربی میں پڑھ کر دوسری زبان میں اسی وقت ترجمہ کرنا بدعت و ناجائز ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام خلفاء راشدین اور تمام صحابہ کرام کے عمل اور قرون مشہود لہا بالخیر کے تعامل کے خلاف ہے اور اول عربی میں پڑھ کر پھر ملکی زبان میں ترجمہ کرنے میں ایک دوسری قباحت بھی ہے وہ یہ کہ اوپر گذر چکا ہے کہ خطبہ کا مختصر ہونا اور اختصار کے ساتھ دس امور مذکورہ پر مشتمل ہونا سنت ہے اب اگر اس طرح کا خطبہ مسنونہ عربی میں پڑھنے کے بعد ترجمہ کیا جائیگا تو مجموعی مقدار خطبہ کی خطبہ مسنونہ کے دو گنے سے بھی کچھ زیادہ ہوجائیگی اور اگر امور مذکورہ مسنونہ میں سے کسی کو کم کیا تو دوسری طرح خلاف سنت ہوجائیگا۔ بہر حال ترجمہ اُردو پڑھنے میں یا تو تطویل خطبہ لازم آئیگی جو بنص حدیث ممنوع ہے۔ موطأ امام مالک میں حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ قرن صحابہ کے خصوصی فضائل میں اختصار خطبہ کو اور آخر امت کے فتن و مفاسد میں تطویل خطبہ کو شمار فرماتے ہیں۔ موطا مجتبائی صلا اور اگر تطویل نہ ہوگی تو خطبہ کے امور مسنونہ میں سے کوئی چیز ضرور باقی رہیگی اور اس طرح خلاف سنت ہوجائیگا۔

اب ایک سوال باقی رہ جاتا ہے جو اگرچہ شرعی حیثیت سے کوئی قابل التفات سوال نہیں لیکن موجودہ حالات کے لحاظ سے وہ کسیقدر اہم ہوگیا ہے اور وہ یہ ہے کہ جب خطبہ کا مقصد اصلی وعظ و پند نہیں بلکہ ذکر و عبادت ہے تو امام کو چاہیئے تھا کہ نماز کی طرح مستقبل قبلہ ہو کر خطبہ دیتا قوم کی طرف متوجہ ہونے کی کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی بلکہ قوم کی طرف متوجہ ہونا اس امر کی دلیل ہے کہ خطبہ کی اصلی غرض وعظ و نصیحت ہے نیز جب کہ اس ذکر کا خاص عربی میں رکھنا مسنون ہے تو اس میں وعظ و پند کے کلمات اور مخاطبات کا رکھنا اکثر بلاد کے اعتبار سے بے فائدہ ہوگیا کیونکہ خطبہ میں وعظ و تذکیر کے کلمات کا تمام بلاد عجم میں مسنون ہونا کس حکمت پر مبنی ہے ۔

اس کا جواب یہ ہے کہ احکام الٰہیہ اور تشریعات نبویہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کی حکمتوں کو تو حق تعالیٰ ہی خوب جانتے ہیں لیکن سرسری نظر میں جو بات سامنے ہے وہ بھی ایک عظیم الشان حکمت پر مشتمل ہے جس کی تفصیل یہ ہے۔

زبان کا اثر معاشرت اور اخلاق اور عقل و دین پر بہت زیادہ پڑتا ہے

اس کے سمجھنے کے لئے یہ معلوم کرنا چاہئے کہ روزمرہ کے تجربہ اور عقلا کی تصریحات سے ثابت ہے کہ ہر قوم کی زبان اور لغت کو طرز معاشرت اور اخلاق اور عقل و دین میں نہایت قوی دخل ہے اور ہر لغت اور زبان کے کچھ اثرات مخصوصہ ہیں کہ جب کسی قوم اور کسی ملک میں وہ زبان پھیلتی ہے تو وہ اثرات بھی ساتھ ساتھ عالمگیر ہوجاتے ہیں۔ ہندوستان کی موجودہ حالت کو اب سے پچاس برس پہلے کی حالت کے ساتھ اگر موازنہ کیا جائے تو اس کی تصدیق آنکھوں کے سامنے آجائے گی کہ جس وقت تک ہندوستان میں انگریزی زبان کی یہ کثرت نہ تھی اس دہریت و تفریح اور آزادی بے قیدی کی بھی یہ کثرت نہ تھی سرکاری اسکولوں کے ذریعہ ملک میں اس زبان کو عام کیا گیا تو ایسا ہوگیا کہ گویا ہندوستان کے طرز معاشرت اور اخلاق و تدین سب ہی پر ڈاکہ ڈال دیا زبان کی اشاعت و عموم کے ساتھ ہی ساتھ انگریزی معاشرت یورپین خیالات۔ یورپین آزادی و دہریت وبا کی طرح پھیل گئی اور جس وقت مسلمانوں کی قسمت میں ترقی لکھی تھی تو ان کے لئے بھی زبان عربی کی اشاعت نے وہی کام کیا تھا جو آج غیروں کی زبان کر رہی ہے بلکہ اگر تاریخ دیکھی جائے تو بلا شائبہ مبالغہ کہا جاسکتا ہے کہ عربی زبان نے تمام دنیا کو ایسا مفتوح کیا تھا کہ کوئی خطہ زمین اس کے اثر سے خارج نہ رہا تھا اور تقریباً ایک ہزار سال کامل تمام عالم اسلام پر ایسی حکومت کی کہ دنیا کی تاریخ اس کی نظیر پیش کرنے سے یقیناً عاجز ہے۔ شیخ الاسلام حافظ ابن تیمیہ نے اپنی کتاب اقتضاء الصراط المستقیم میں عرب و عجم کی زبان پر مفصل کلام کرتے ہوئے فرمایا ہے:۔

واعلم ان اعتیاد اللغۃ مؤثر فی العقل والخلق والدین تاثیرا قویا بینا	سمجھ لو کہ کسی خاص زبان کی عادت ڈال لینا عقل اور اخلاق اور دین میں بہت بڑی قوی تاثیر رکھتا ہے جو بالکل ظاہر ہے

عہ اس سے یہ غرض نہیں کہ انگریزی زبان سیکھنا مطلقاً ناجائز ہے بلکہ ایک حد تک اس کا بتلانا ہے اور اگر کوئی انگریزی زبان ان مفاسد سے علیحدہ ہو کر سیکھے تو بلاشبہ جائز اور نیت نیک ہو تو ثواب ہے۔

یہی وجہ ہے کہ ہر بادشاہ اپنی قومی زبان کو اپنی مملکت میں رائج کرنے کے لئے طرح طرح کی کوششیں کرتا ہے

ہندوستان میں زبان انگریزی کی ترویج اور اُس کا سیاسی مقصد

یورپین اقوام جو آزادی و حریت کی بہت دعویدار ہیں اور مساوات کا دم بھرتی ہیں جس وقت ہندوستان پر قبضہ کرتی ہیں تو ہزاروں طرح کی کوششیں کرکے اور کروڑوں روپیہ خرچ کرکے اپنی خاص قومی زبان کو ہندوستان کی معاشرت کا جزو اعظم بنا دیتی ہیں۔ ہندوستان میں اب اگرچہ زبان انگریزی کا عموم و شیوع بہت کچھ ہو چکا ہے لیکن اب بھی اگر مجموعی حیثیت سے مردم شماری پر نظر ڈالی جائے تو کل ہندوستانی قلمرو میں شاید پانچ فیصدی اشخاص بھی انگریزی جاننے والے نہ نکلیں گے لیکن اس کے باوجود حکومت کی طرف سے جو پرزہ کاغذ ملتا ہے تو انگریزی زبان کے سکہ کے ساتھ چلتا ہے۔ ڈاک خانہ کے تمام کاغذات ریلوے کے ٹکٹ بلٹیاں اور تمام کاغذات تمام عدالتوں کے عام کاغذات جو خاص طور سے ہندوستانیوں ہی کی اطلاع و کاروبار کے لئے جاری کئے جاتے ہیں وہ سب انگریزی زبان میں لکھے جاتے ہیں خلق اللہ اس غیر زبان کی وجہ سے پریشان ہوتی ہے اور اصحاب معاملہ کو محض اس زبان کی دقت کی وجہ سے دوگنا خرچ ترجمانی وغیرہ میں برداشت کرنا پڑتا ہے مگر حکومت اس کی پروا نہیں کرتی جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ دنیا اس پر مجبور ہوگئی کہ انگریزی زبان حاصل کرے اس کے بغیر زندگی بسر کرنا مشکل ہوگیا۔ کوئی پوچھے کہ اس میں کوئی اہل ملک کی مصلحت تھی۔ ہرگز نہیں محض سیاسی اور وہ یہ کہ اپنے حلقہ اثر کو وسیع کرنا اور طرز معاشرت و تمدن اور اپنی نام نہاد تہذیب کو دنیا میں رواج دینا۔ ہمارے روشن خیال بھائیوں نے جو علماء سے یہ سوال کرتے ہیں کہ عربی زبان میں خطبہ پڑھنے سے کیا فائدہ؟ کبھی اس طرف بھی نظر عنایت متوجہ فرمائی ہے کہ انگریزی زبان میں ڈاک اور ریل کے ٹکٹ اور بلٹی وغیرہ چھاپنے سے کیا فائدہ۔ سفر کرنے والے عموماً انگریزی داں نہیں۔ اگر وہ حکومت کی اس گہری چال پر نظر ڈالتے تو انہیں خطبہ کی عربی ہونے کی حکمت خود بخود معلوم ہو جاتی۔

عربی زبان کی بعض خصوصیات

اس کے بعد اس پر غور کیجئے کہ یہی وہ بات ہے جس کو یورپ سے بہت پہلے مسلمانوں نے سمجھا تھا اور چونکہ یہ ایک فطری اور طبعی طریقہ اسلامی شعائر کی اشاعت کا تھا اس لئے نبی کریم صلی اللہ

علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اپنے طرز عمل سے اس کو اتنا موکد کر دیا کہ تمام عمر اس کے خلاف کی ایک نظیر بھی ظاہر نہیں ہوتی۔ اسی کا یہ نتیجہ ہوا کہ تھوڑے ہی عرصہ میں عربی زبان نے تمام عالم کو فتح کر لیا اور اس طرح فتح کیا کہ دنیا کی تاریخ میں اس کی نظیر نہیں ملتی۔ کیونکہ تاریخ اقوام پر نظر ڈالنے والوں سے پوشیدہ نہیں کہ جس وقت عربی زبان ممالک عجم میں مسلمانوں کی فاتحانہ مداخلت کے ساتھ داخل ہوئی تو بغیر کسی ایسے ناجائز جبر و تشدد کے جو آج ہم پر روا رکھا جاتا ہے عربی زبان کی جاذبہ محبوبیت نے اس طرح لوگوں کے قلوب میں جگہ کر لی کہ تھوڑی ہی مدت میں بہت سے ممالک عجم کی اپنی اصلی زبانیں بالکلیہ متروک ہو کر عربی زبان ہی ملکی زبان ہو گئی۔

مصر اور شام میں اسلام سے پہلے رومی زبان رائج تھی مسلمانوں کے داخل ہوتے ہی عربی زبان نے ملکی زبان کی جگہ لے لی۔ اسی طرح عراق و خراسان کی وطنی زبان فارسی تھی کچھ عرصہ کے بعد متروک ہو کر عربی رائج ہو گئی چنانچہ عراق کا ایک بہت بڑا حصہ آج تک عربی زبان کا پابند ہے جس کو عراقِ عرب ہی کے نام سے موسوم کرتے ہیں البتہ خراسان میں انقلابات و حوادث کی بنا پر پھر فارسی غالب ہو گئی۔ ممالک مغربی یورپ وغیرہ میں بربری زبان رائج تھی وہاں بھی عربی زبان نے اپنا سکہ جمایا۔ اور اگرچہ آج مدت مدیدہ کے بعد اب عربیت وہاں باقی نہیں رہی لیکن عربی لغت کے بہت سے آثار آج بھی انگریزی اور جرمنی اور فرانسیسی زبان میں موجود ہیں جیسا کہ انگریز مورخین اور بعض منصف مصنفین نے اس کا اقرار کیا ہے۔

نماز، اذان اور خطبہ وغیرہ کو خاص عربی زبان میں رکھنا اسلام کا ایک اہم مذہبی و سیاسی نقطۂ نظر ہے

الغرض شعائر اسلامیہ نماز، اذان، تکبیرات اور خطبے جو مشاہد عامہ میں پڑھے جاتے ہیں ان کو عربی زبان میں کرنیکا سیاسی مقصد ہی یہ تھا کہ جب لوگ نہ سمجھیں گے اور ہر وقت اس سے سابقہ پڑیگا تو خواہ مخواہ عربی زبان سیکھنے کی طرف توجہ ہوگی جو کہ قرآن و حدیث اور علوم شرعیہ کی ترجمان زبان ہے اور جس کا سیکھنا مسلمانوں پر فرض کفایہ ہے[۱] (چنانچہ یہی ہوا) اور جیسا کہ پہلے عرض کیا گیا کہ زبان کا اثر اخلاق و عادات اور معاشرت و معاملات پر بہت گہرا ہوتا ہے عربی زبان کے بھی آثار مخصوصہ اس کے ساتھ ساتھ ہی عالمگیر ہو گئے۔ الغرض ان شعائر اسلامیہ کو عربی زبان میں رکھنے کی حکمت ایک

---

[۱] صرح بہ ابن تیمیہ فی اقتضاء الصراط المستقیم ۱۲

سیاسی غرض ہے اور خطبہ جمعہ میں خصوصیت سے سیاست کا بھی مظاہرہ کیا جاتا ہے۔

خطبہ جمعہ میں سیاست کا مظاہرہ

چنانچہ دارالاسلام میں خطبہ جمعہ کے خطیب کے لئے یہ بھی مستحب ہے کہ اُن ممالک میں جو جہاد وجنگ کے ذریعہ فتح ہوئے ہیں خطبہ کے وقت خطیب تلوار باندھ کر خطبہ دے کما صرح بہ فی الدر المختار والشامی صفحہ ۵۴۳ ھ۔ اور سنن ابوداؤد میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے تلوار لے کر خطبہ دینا روایت کیا گیا ہے۔ اور اسی حکمت عملی کا نتیجہ ہے کہ آج بھی باوجودیکہ مسلمان مذہب اور مذہبی علوم سے کوسوں دور جا پڑے ہیں لیکن ہنوز اُن میں قرآنی زبان کے ساتھ ایک خاص تعلق باقی ہے کہ ادنیٰ اشارہ سے مطلب سمجھ لیتے ہیں اور اس طرح عام مسلمان اپنے مرکز کے ساتھ مربوط ہیں۔ تعجب ہے کہ مسلمان اس حکمت کو نہیں سمجھتے بلکہ اعتراضات کرتے ہیں اور دوسری قومیں اس کا احساس کرتی ہیں اور اقرار کرتی ہیں

عربی زبان کے آثار خاصہ اور بعض یورپین مورخوں کا اعتراف

ڈاکٹر گستاولی بان کہتا ہے کہ زبان عربی کی نسبت ہم کو وہی کہنا ہے جو ہم نے عرب کی نسبت کہا ہے یعنی جہاں پہلے ملک گیر اپنی زبان کو مفتوحہ ممالک میں جاری نہ کر سکے تھے عربوں نے اس میں کامیابی حاصل کی اور مفتوحہ اقوام نے ان کی زبان کو بھی اختیار کر لیا۔ یہ زبان ممالک اسلامی میں اس درجہ پھیل گئی کہ اس نے یہاں کی قدیم زبانوں یعنی سریانی، یونانی، قبطی، بربری وغیرہ کی جگہ لے لی۔ ایران میں ایک مدت تک عربی قائم رہی اور اگرچہ اس کے بعد زبان فارسی کی تجدید ہو گئی۔ لیکن اس وقت تک علما کی تحریریں اُسی زبان میں ہوتی ہیں۔ ایران کے کل علوم و مذہب کی کتابیں عربی میں لکھی گئی ہیں۔ ایشیا کے اس خطہ میں زبان عربی کی وہی حالت ہے جو ازمنہ متوسطہ میں زبان لاطینی کی حالت یورپ میں تھی۔

ترکوں نے بھی جنہوں نے عربوں کے ملک فتح کئے انہیں کی طرز تحریر اختیار کر لی اور اس وقت تک ترکوں کے ملک میں کم استعداد لوگ بھی قرآن کو بخوبی سمجھ لیتے ہیں۔

یورپ کی لاطینی اقوام کی البتہ ایک مثال ہے جہاں عربی زبان نے اُن کی قدیم السنہ کی جگہ نہیں لے لی۔ لیکن یہاں بھی انھوں نے اپنے تسلط کے بین آثار چھوڑے ہیں۔ موسیو ڈوزی اور موسیو انگلمن

نے مل کر زبان اندلس اور پرتگال کے اُن الفاظ کی جو عربی سے مشتق ہیں ایک لغت تیار کی ہے فرانس میں بھی عربی زبان نے بڑا اثر چھوڑا ہے۔ موسیو سدی یو نہایت درست لکھتے ہیں کہ اوورن اور سوڑمین کی زبان بھی عربی الفاظ سے زیادہ معمور ہوگئی ہے اور ان کے ناموں کی صورت بھی بالکل عربی ہے" فرانسیسی زبان کی ایک لغت نویس جنہوں نے الفاظ کا اشتقاق دیا ہے لکھتے ہیں کہ جنوبی فرانس میں عربوں کے قیام کا کوئی اثر نہ محاورہ پر رہا ہے اور نہ زبان پر جو فہرست اوپر لکھی جاچکی ہے اس سے معلوم ہوگا کہ اس رائے کی کس قدر وقعت ہے۔

نہایت تعجب کی بات ہے کہ اب بھی ایسے تعلیم یافتہ لوگ موجود ہیں جو اس قسم کے مہمل اقوال کا اعادہ کرتے ہیں"۔ انتہی۔ (منقول از تحقیق الخطبہ لحضرۃ الاستاذ مولٰنا شبیر احمد العثمانی الدیوبندی مدظلہم)

دیکھیے اگر اگلے زمانہ کے مسلمان بھی ہماری طرح یہی رائے رکھتے کہ خطبات وتکبیرات وغیرہ شعائر اسلامیہ کو ملکی زبان میں کردیا جائے تو آج عربی زبان کی وہ امتیازی خصوصیات جن کا سکہ دوسری اقوام کو بھی ماننا پڑ گیا ہے کس طرح محفوظ رہ سکتیں کلام اگرچہ طویل ہوگیا مگر یہ بات عقلاً ونقلاً صحیح اور صاف ہوگئی کہ خطبات کو اور بالخصوص خطبہ جمعہ کو عربی زبان ہی میں رکھنا چاہیئے اس کا ترجمہ کرنا بھی مناسب نہیں۔

خطبہ جمعہ وعیدین میں فرق

خطبہ جمعہ وعیدین ونکاح وغیرہ اس بات میں قول مختار کے موافق سب شریک ہیں کہ جب خطیب خطبہ پڑھے تو کلام وسلام یہاں تک کہ ذکر وتسبیح وغیرہ سب ناجائز ہوجاتے ہیں بلکہ چپ بیٹھنا اور خطبہ سننا ضروری ہوجاتا ہے۔

قال فی الدر المختار وکذا یجب الاستماع لسائر الخطب کخطبۃ نکاح وخطبۃ عید وغیرہا

(ترجمہ) اور ایسے ہی تمام خطبوں کا سننا ضروری ہے مثل خطبہ نکاح وخطبہ عید وغیرہ۔

لیکن چند امور میں خطبہ جمعہ وعیدین میں فرق ہے (۱) خطبہ عیدین جمعہ کی طرح نماز کے لئے شرط نہیں بلکہ بلا خطبہ بھی نماز عیدین صحیح ہوجاتی ہے (۲) خطبہ عیدین فرض و واجب نہیں بلکہ سنت ہے (۳) خطبہ عیدین بعد عید پڑھا جاتا ہے پہلے نہیں۔

قال الشامی بیان للفرق وھو انہا فیہا سنۃ

(ترجمہ) علامہ شامی فرماتے ہیں کہ فرق درمیان خطبہ جمعہ وعیدین

لا شرط وانما بعدها لا قبلها بخلاف الجمعة قال فی البحر حتی لو لم یخطب اصلا صح و اساء لترك السنة ولو قدمها علی الصلوة صحت واساء ولا تعاد الصلوة۔
(شامی باب العیدین صفحہ ۵۵۵ ج ۱)

کے یہ ہے کہ خطبہ عیدین میں سنت ہے شرط نہیں اور یہ کہ عیدین میں بعد نماز ہے بخلاف جمعہ بحرالرائق میں ہے کہ اگر عیدین میں بالکل خطبہ نہ پڑھا جائے تو نماز صحیح ہوجائیگی اگرچہ ترک سنت سے گنہگار ہونگے اسی طرح نماز سے پہلے خطبہ پڑھنے میں خلاف سنت کا گناہ ہوگا مگر نماز درست ہوجائیگی۔

امور مذکورہ پر نظر کرتے ہوئے اگر خطبہ عیدین میں عربی خطبہ پڑھ کر اردو ترجمہ بھی سنا دیا جائے تو مضائقہ نہیں کیونکہ اول تو اس خطبہ کی وہ شان نہیں کہ شرط صلوۃ اور قائم مقام رکعتین ہو۔ ثانیاً چونکہ خطبہ عید نماز کے بعد ہوتا ہے تو جب خطبہ عربی سے فراغت ہوگئی نماز عید اور اس کی سنت ادا ہوگئی اب خالی وقت ہے اس میں بطور تبلیغ احکام کے ترجمہ سنا دیں تو کچھ مضائقہ نہیں اور تطویل خطبہ بھی لازم نہیں آتا کیونکہ ترجمہ کے وقت اگر کوئی شخص جانا چاہے تو کوئی حرج شرعی ان پر عائد نہیں ہوتا۔ بخلاف خطبہ جمعہ کے کہ وہاں ابھی تک نماز نہیں ہوئی۔ نماز کا انتظار لامحالہ ضروری ہے۔

واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

خلاصہ احکام الخطبہ

(۱) خطبہ جمعہ شرط نماز ہے بغیر خطبہ کے نماز جمعہ ادا نہیں ہوتی اور یہ شرط صرف ذکر اللہ سے ادا ہو جاتی ہے (بحر الرائق) (۲) خطبہ جمعہ و عیدین وغیرہ کا عربی میں ہونا سنت اور اس کے خلاف دوسری زبانوں میں پڑھنا بدعت ہے (مصفی شرح مؤطا للشاہ ولی اللہؒ و کتاب الاذکار للنووی و درمختار شروط الصلوٰۃ و شرح الاحیاء للزبیدی) (۳) اسی طرح عربی میں خطبہ جمعہ پڑھ کر اس کا ترجمہ ملکی زبان میں قبل از نماز سنانا بھی بدعت ہے جس سے بچنا ضروری ہے۔ البتہ نماز کے بعد ترجمہ سنا دیں تو مضایقہ نہیں بلکہ بہتر ہے (الماثر) (۴) البتہ خطبہ عیدین وغیرہ میں اگر خطبہ کے بعد ہی ترجمہ سنا دیا جائے تو مضائقہ نہیں۔ اور اس میں بھی بہتر یہ ہے کہ منبر سے علیحدہ ہو کر ترجمہ سنا دیں تاکہ امتیاز ہو جائے (کما صرح بہ فی تقریظ الرسالۃ العجمیہ بناءً علی حدیث مسلم) (۵) سنت ہے کہ خطبہ باوضو پڑھا جائے بلا وضو پڑھ کر نماز کے لئے پھر وضو کرنا مکروہ ہے (بحر) (۶) سنت ہے کہ خطبہ کھڑے ہو کر پڑھا جائے بیٹھ کر مکروہ ہے (عالمگیری و بحر الرائق) (۷) سنت ہے کہ قوم کی طرف متوجہ ہو کر خطبہ پڑھیں رو بقبلہ یا کسی دوسری جانب کھڑے ہو کر پڑھنا مکروہ ہے۔ (عالمگیری و بحر) (۸) سنت ہے کہ خطبہ سے پہلے آہستہ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ پڑھا جائے (علی قول ابی یوسف کذا فی البحر) (۹) سنت ہے کہ خطبہ بلند آواز سے پڑھا جائے تاکہ لوگ سنیں۔ آہستہ پڑھنا مکروہ ہے (بحر و عالمگیری) (۱۰) سنت ہے کہ خطبہ مختصر پڑھا جاوے زیادہ طویل نہ ہو۔ اور مقدار اس کی یہ ہے کہ طوال مفصل کی سورتوں میں سے کسی سورت کے برابر ہو۔ اس سے زیادہ طویل پڑھنا مکروہ ہے (شامی۔ بحر۔ عالمگیری) (۱۱) سنت ہے کہ خطبہ دس چیزوں پر مشتمل ہو۔ (اول) حمد سے شروع کرنا (دوم) اللہ تعالیٰ کی ثنا کرنا۔ (سوم) کلمہ شہادتین پڑھنا (چہارم) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا (پنجم) وعظ و نصیحت کے کلمات کہنا (ششم) کوئی آیت قرآن مجید کی پڑھنا (ہفتم) دونوں خطبوں کے درمیان تھوڑا سا بیٹھنا (ہشتم) تمام مسلمان مرد و عورت کے لئے دعا مانگنا (نہم) دوسرے خطبہ میں دوبارہ الحمد للہ، ثنا اور درود پڑھنا (دہم) دونوں خطبوں کو مختصر کرنا اس طرح کہ طوال مفصل کی سورتوں سے نہ بڑھے (بحر۔ عالمگیری)

(تتمۃ الرسالۃ العجمیہ فی عربیۃ الخطبۃ العربیۃ مع احکام الخطبۃ فی ضمن افادات متفرقۃ [illegible] جمادی الثانیہ [illegible] ہجری نبویہ)

حررہ العبد الضعیف محمد شفیع غفرلہ خادم دار الافتاء دار العلوم دیوبند ضلع سہارنپور

تقریظ از حضرت سراج السالکین امام العارفین مجدد الملۃ حکیم الامۃ سیدی و سندی حضرت مولانا اشرف علی صاحب دامت برکاتہم

بعد الحمد والصلوۃ میں نے یہ رسالہ مؤلفہ جامع الکمالات العلمیہ والعملیہ مولٰنا محمد شفیع صاحب مدرس و مفتی مدرسہ دار العلوم دیوبند دام فیضہ نہایت شوق و رغبت سے دیکھا بیحد پسند کیا۔ بلا تکلف کہہ سکتا ہوں کہ اس موضوع میں بے نظیر ہے۔ اللہ تعالیٰ اسکو نافع اور شبہات کا دافع فرمادے۔ بطور تذنیب میں بھی بعض فواید مناسبہ اسکے ساتھ ملحق کرنا چاہتا ہوں۔

(۱) بڑی بنا عقلی غیر عربی میں خطبہ جائز رکھنے والوں کی یہ ہے کہ یہ تذکیر ہے اور تذکیر مخاطبین کی زبان میں ہونا چاہیئے ورنہ عبث ہے۔ اسکا ایک تحقیقی جواب ہے اور ایک الزامی۔ تحقیقی یہ ہے کہ اس کا تذکیر ہونا مسلم نہیں خود قرآن مجید میں اس کو ذکر فرمایا گیا ہے قال تعالیٰ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ الآیہ۔ بخصوص مذہب حنفی کی اس تصریح پر کہ فقط تسبیحۃ او تحمیدۃ اور تسبیح و تحمید کا تذکیر نہ ہونا ظاہر۔ معلوم ہوا کہ وہ صرف ذکر ہے تذکیر نہیں الا تبعا اور الزامی یہ ہے کہ قرآن مجید منصوص قرآنی تذکیر ہے قال تعالیٰ اِنْ ھُوَ اِلَّا ذِکْرٰی لِلْعٰلَمِیْنَ تو چاہیئے کہ اس کو بھی نماز میں حاضرین کی زبان میں پڑھا کریں پس جس طرح اس کا عربی زبان میں پڑھنا امر تعبدی ہے اسی طرح خطبہ کا عربی زبان میں پڑھنا۔

(۲) اور بڑی بنا نقلی دعوی مذکورہ کی یہ ہے کہ امام صاحبؒ نے نماز میں قرأت کو فارسی میں جائز فرمایا ہے۔ اسکا ایک جواب نقلی ہے ایک عقلی۔ نقلی جواب تو یہ ہے کہ امام صاحبؒ نے اس قول سے رجوع فرمالیا ہے پس اس سے استدلال کرنا ایسا ہے جیسا آیت منسوخہ یا حدیث منسوخ سے استدلال کرنا اور عقلی یہ ہے کہ امام صاحب کے اس قول مرجوع عنہ کی بنا یہ نہ تھی کہ قرآن تذکیر ہے اسلئے غیر عربی میں پڑھنا جائز ہے اگر یہ بنا ہوتی تو تجویز کفایت تسبیح یا تحمید کا اس سے تعارض ہوتا دعوے باطل۔ پس اس سے استدلال کرنا تاویل القول بما لا یرضی بہ القائل سے ہے۔

(۳) رسالہ میں عیدین کے خطبہ عربی کے بعد اس کے ترجمہ وغیرہ کی اجازت دی ہے اس میں بھی ہیئت اوفق بالسنۃ یہ ہے کہ خطبہ سے فارغ ہو کر منبر سے نیچے اتر کر بیان کرے اسکی دلیل اپنے ایک رسالہ سے بلفظہا نقل کرتا ہوں وہو ہذا تقریر المرام

انہ روی مسلم عن جابر فی قصۃ یوم الفطر ثم خطب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلما فرغ نزل فاتی النساء فذکرہن الحدیث وروی البخاری عن ابن عباس بعد وعظ النساء ثم انطلق ہو وبلال الی بیتہ فقولہ فرغ ونزل ثم انطلق الی بیتہ نص فی کون ہذا التذکیر بعد الخطبۃ وانہ لم یکن علی المنبر وانہ بعد النزول عن المنبر وما کان ہذا الکلام غیر الخطبۃ بتخلیہ عن الخطاب العام الذی ہو من خواص الخطبۃ ثبت بہ ان غیر الخطبۃ لا ینبغی ان یکون فی اثناء الخطبۃ ولا علی ہیئۃ الخطبۃ ولا شک ان التذکیر بالہندیۃ لیس من الخطبۃ المسنونۃ فی شیء لان من خواصہا المقصودۃ کونہا بالعربیۃ لعدم نقل خلافہا عن صاحب الوحی واہل السلف فلما لم یکن ہذا التذکیر بالہندیۃ خطبۃ مسنونۃ کان الاوفق بالسنۃ کونہا بعد الفراغ عن الخطبۃ وتحت المنبر وہو المرام۔

کتبہ اشرف علی التھانوی عفی عنہ ذنبہ الجلی والخفی المنتصف شوال المکرم [illegible]ھ

خطب النبي صلى الله تعالى عليه وسلم [1]

الحمد لله نحمده ونستعينه ونعوذ بالله من شرور انفسنا من يهده الله فلا مضل
له ومن يضلله فلا هادي له ونشهد ان لا اله الا الله وان محمدا عبده ورسوله
ارسله بالحق بشيرا ونذيرا بين يدي الساعة من يطع الله ورسوله فقد رشد
ومن يعصه فانه لا يضر الله شيئا ولا يضر الا نفسه [1] (اما بعد) قال الله تعالى [2] يا
عبادي اني حرمت الظلم على نفسي وجعلته محرما بينكم فلا تظالموا ، يا عبادي
كلكم ضال الا من هديته فاستهدوني اهدكم ، يا عبادي كلكم جائع الا من
اطعمته فاستطعموني اطعمكم ، يا عبادي كلكم عار الا من كسوته فاستكسوني
اكسكم ، يا عبادي انكم تخطئون بالليل والنهار وانا اغفر الذنوب جميعا فاستغفروني
اغفر لكم ، يا عبادي انكم لن تبلغوا ضري فتضروني ولن تبلغوا نفعي فتنفعوني
يا عبادي لو ان اولكم واخركم وانسكم وجنكم كانوا على اتقى قلب رجل واحد
منكم ما زاد ذلك في ملكي شيئا ، يا عبادي لو ان اولكم واخركم وانسكم وجنكم
كانوا على افجر قلب رجل واحد منكم ما نقص ذلك من ملكي شيئا ، يا عبادي
لو ان اولكم واخركم وانسكم وجنكم قاموا في صعيد واحد فسألوني فاعطيت
كل انسان مسألته ما نقص ذلك مما عندي كما ينقص المخيط اذا ادخل البحر
يا عبادي انما هي اعمالكم احصيها لكم ثم اوفيكم اياها فمن وجد خيرا فليحمد
الله ومن وجد غير ذلك فلا يلومن الا نفسه [3] ، يا ابن ادم ان ذكرتني ذكرتك
وان نسيتني ذكرتك واذا اطعتني فاذهب حيث شئت من تولى توليني واوليك

---

[1] رواہ ابوداؤد ۱۲ [2] اس خطبہ میں تمام احادیث قدسیہ جمع کی گئی ہیں۔ [3] کنز العمال ج ۸ ص ۱۲۰

تُصَافِيْنِي وَأُصَافِيْكَ وَتُعْرِضُ عَنِّي وَأَنَا مُقْبِلٌ عَلَيْكَ، مَنْ أَوْصَلَ إِلَيْكَ الْغِذَاءَ وَ
أَنْتَ جَنِيْنٌ فِي بَطْنِ أُمِّكَ لَمْ أَزَلْ أُدَبِّرُ فِيْكَ تَدْبِيْرًا حَتّٰى اَنْفَذْتُ إِرَادَتِيْ فِيْكَ فَلَمَّا
أَخْرَجْتُكَ إِلَى دَارِ الدُّنْيَا أَكْثَرْتَ مَعَاصِيَ أَهٰكَذَا جَزَاءُ مَنْ أَحْسَنَ إِلَيْكَ[۱]، يَا ابْنَ
آدَمَ تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِيْ أَمْلَأْ قَلْبَكَ غِنًى وَأَمْلَأْ يَدَيْكَ رِزْقًا، يَا ابْنَ آدَمَ لَا تُبَاعِدْنِيْ
فَأَمْلَأْ قَلْبَكَ فَقْرًا أَوْ أَمْلَأْ يَدَيْكَ شُغْلًا،[۲] يَا ابْنَ آدَمَ أَمَرْتُكَ فَتَوَلَّيْتَ وَنَهَيْتُكَ
فَتَمَارَيْتَ وَسَتَرْتُ عَلَيْكَ فَتَجَرَّأْتَ وَأَعْرَضْتُ عَنْكَ فَمَا بَالَيْتَ يَا مَنْ إِذَا مَرِضَ شَكَى
وَبَكٰى وَإِذَا عُوْفِيَ تَمَرَّدَ وَعَصٰى يَا مَنْ إِذَا دَعَاهُ الْعَبِيْدُ غَدَا وَلَبّٰى وَإِذَا دَعَاهُ الْجَلِيْلُ أَعْرَضَ
وَنَاٰى إِنْ سَأَلْتَنِيْ أَعْطَيْتُكَ وَإِنْ دَعَوْتَنِيْ أَجَبْتُكَ وَإِنْ مَرِضْتَ شَفَيْتُكَ وَإِنْ سَلِمْتَ
رَزَقْتُكَ وَإِنْ أَقْبَلْتَ قَبِلْتُكَ، وَإِنْ تُبْتَ غَفَرْتُ لَكَ وَأَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ[۳]

وصلى الله عليه وسلم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَسْتَعِيْنُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ أَنْفُسِنَا مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا
مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضْلِلِ اللّٰهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا
عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ[۴] أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ أَصْدَقَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ تَعَالٰى وَأَوْثَقَ الْعُرٰى
كَلِمَةُ التَّقْوٰى، وَخَيْرَ الْمِلَلِ مِلَّةُ إِبْرَاهِيْمَ، وَخَيْرَ السُّنَنِ سُنَّةُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَأَشْرَفَ الْحَدِيْثِ ذِكْرُ اللّٰهِ، وَأَحْسَنَ الْقَصَصِ هٰذَا الْقُرْآنُ، وَخَيْرَ الْأُمُوْرِ عَوَازِمُهَا
وَشَرَّ الْأُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا، وَأَحْسَنَ الْهَدْيِ هَدْيُ الْأَنْبِيَاءِ، وَأَشْرَفَ الْمَوْتِ قَتْلُ الشُّهَدَاءِ

ملہ کنز العمال ج۸ ص۱۷۴ ۱۲ ملہ کنز ج۸ ص۱۴۸ ۱۲ ملہ کنز ج۸ ص۱۶۸ ۱۲ ملہ کنز ج۸ ص۱۶۸ ۱۲

وأعمى العمى الضلالة بعد الهدى، وخير العلم ما نفع، وخير الهدى ما اتبع، وشر العمى عمى القلب، واليد العليا خير من اليد السفلى، وما قل وكفى خير مما كثر وألهى، وشر المعذرة حين يحضر الموت، وشر الندامة يوم القيامة، ومن الناس من لا يأتي الصلوٰة إلا دبرا، ومنهم من لا يذكر الله إلا هجرا، وأعظم الخطايا اللسان الكذوب، وخير الغنى غنى النفس، وخير الزاد التقوى، ورأس الحكمة مخافة الله، وخير ما وقر في القلوب اليقين، والارتياب من الكفر، والنياحة من عمل الجاهلية، والغلول من جثاء جهنم، والكنز كي من النار، والشعر من مزامير إبليس، والخمر جماع الإثم، والنساء حبالة الشيطان، والشباب شعبة من الجنون، وشر المكاسب كسب الربا، وشر المأكل مال اليتيم، والسعيد من وعظ بغيره، والشقي من شقي في بطن أمه، وإنما يصير أحدكم إلى موضع أربعة أذرع والأمر إلى الآخرة، وملاك العمل خواتمه، وشر الروايا روايا الكذب، وكل ما هو آت قريب، وسباب المؤمن فسوق، وقتاله كفر، وأكل لحمه من معصية الله، ومن يتأل على الله يكذبه، ومن يغفر يغفر الله له، ومن يعف يعف الله عنه، ومن يكظم الغيظ يأجره الله، ومن يصبر على الرزية يعوضه الله، ومن يتبع السمعة يسمع الله به، ومن يصبر يضعف الله له، ومن يعص الله يعذبه الله، اللهم اغفر لي ولأمتي، اللهم اغفر لي ولأمتي، اللهم اغفر لي ولأمتي، أستغفر الله لي ولكم.

وصلى الله عليه وسلم

الحمد لله نستعينه ونستغفره ونؤمن به ونستهديه ونعوذ بالله من شرور أنفسنا ومن

له كنز العمال ص٢١٦/٨ ١٢

سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ غَوٰى حَتّٰى يَفِيْءَ إِلٰى أَمْرِ اللّٰهِ[1] أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ الدُّنْيَا حُلْوَةٌ خَضِرَةٌ وَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيْهَا فَنَاظِرٌ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ، فَاتَّقُوا الدُّنْيَا وَاتَّقُوا النِّسَاءَ فَإِنَّ أَوَّلَ فِتْنَةِ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ كَانَتْ فِي النِّسَاءِ أَلَا إِنَّ بَنِيْ آدَمَ خُلِقُوْا عَلٰى طَبَقَاتٍ شَتّٰى، مِنْهُمْ مَنْ يُّوْلَدُ مُؤْمِنًا وَيَحْيٰى مُؤْمِنًا وَيَمُوْتُ مُؤْمِنًا، وَمِنْهُمْ مَنْ يُّوْلَدُ كَافِرًا وَيَحْيٰى كَافِرًا وَيَمُوْتُ كَافِرًا، وَمِنْهُمْ مَنْ يُّوْلَدُ مُؤْمِنًا وَيَحْيٰى مُؤْمِنًا وَيَمُوْتُ كَافِرًا، وَمِنْهُمْ مَنْ يُّوْلَدُ كَافِرًا وَيَحْيٰى كَافِرًا وَيَمُوْتُ مُؤْمِنًا، أَلَا إِنَّ الْغَضَبَ جَمْرَةٌ تُوْقَدُ فِيْ جَوْفِ ابْنِ آدَمَ أَلَا تَرَوْنَ إِلٰى حُمْرَةِ عَيْنَيْهِ وَانْتِفَاخِ أَوْدَاجِهٖ فَإِذَا وَجَدَ أَحَدُكُمْ شَيْئًا مِّنْ ذٰلِكَ فَالْأَرْضَ الْأَرْضَ أَلَا إِنَّ خَيْرَ الرِّجَالِ مَنْ كَانَ بَطِيْءَ الْغَضَبِ وَسَرِيْعَ الرِّضَاءِ وَشَرَّ الرِّجَالِ مَنْ كَانَ سَرِيْعَ الْغَضَبِ بَطِيْءَ الرِّضَاءِ فَإِذَا كَانَ الرَّجُلُ بَطِيْءَ الْغَضَبِ بَطِيْءَ الْفَيْءِ وَسَرِيْعَ الْغَضَبِ سَرِيْعَ الْفَيْءِ فَإِنَّهَا بِهَا، أَلَا إِنَّ خَيْرَ التُّجَّارِ مَنْ كَانَ حَسَنَ الْقَضَاءِ حَسَنَ الطَّلَبِ وَشَرَّ التُّجَّارِ مَنْ كَانَ سَيِّئَ الْقَضَاءِ وَسَيِّئَ الطَّلَبِ فَإِذَا كَانَ الرَّجُلُ حَسَنَ الْقَضَاءِ سَيِّئَ الطَّلَبِ أَوْ كَانَ سَيِّئَ الْقَضَاءِ حَسَنَ الطَّلَبِ فَإِنَّهَا بِهَا، أَلَا إِنَّ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ بِقَدْرِ غَدْرَتِهٖ أَلَا وَأَكْبَرُ الْغَدْرِ غَدْرُ أَمِيْرِ عَامَّةٍ أَلَا لَا يَمْنَعَنَّ رَجُلًا مَهَابَةُ النَّاسِ أَنْ يَّتَكَلَّمَ بِالْحَقِّ إِذَا عَلِمَهٗ أَلَا إِنَّ أَفْضَلَ الْجِهَادِ كَلِمَةُ حَقٍّ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ أَلَا إِنَّ مَثَلَ مَا بَقِيَ مِنَ الدُّنْيَا فِيْمَا مَضٰى مِنْهَا مِثْلُ مَا بَقِيَ مِنْ يَّوْمِكُمْ هٰذَا فِيْمَا مَضٰى مِنْهُ[2]، (رواه الترمذي)

[1] كنز العمال صـ ١٦٩/٨٢ ج ١٣ [2] كنز صـ ١٦٢/٨٢

وله صلى الله عليه وسلم

الحمد لله أحمده وأستعينه وأستغفره وأستهديه وأومن به ولا أكفره وأعادي
من يكفر به وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمدا عبده و
رسوله أرسله بالهدى ودين الحق والنور والموعظة والحكمة على فترة من الرسل وقلة
من العلم وضلالة من الناس وانقطاع من الزمان ودنو من الساعة وقرب من
الأجل، من يطع الله ورسوله فقد رشد ومن يعص الله ورسوله فقد غوى وفرط و
ضل ضلالا بعيدا، أوصيكم بتقوى الله فإنه خير ما أوصى به المسلم المسلم أن
يحضه على الآخرة وأن يأمره بتقوى الله واحذروا ما حذركم الله من نفسه فإن
تقوى الله لمن عمل به على وجل ومخافة من ربه عون وصدق على ما تبتغون من
الآخرة ومن يصل الذي بينه وبين الله من أمره في السر والعلانية لا ينوي به
إلا وجه الله يكن له ذكرا في عاجل أمره وذخرا فيما بعد الموت حين يفتقر المرء
إلى ما قدم وما كان مما سوى ذلك يود لو أن بينه وبينه أمدا بعيدا ويحذركم الله
نفسه والله رءوف بالعباد هو الذي صدق قوله وأنجز وعده لا خلاف لذلك و
إنه يقول ما يبدل القول لدي وما أنا بظلام للعبيد، فاتقوا الله في عاجل أمركم
وآجله في السر والعلانية فإنه من يتق الله يكفر عنه سيئاته ويعظم له أجرا و
من يتق الله فقد فاز فوزا عظيما، وإن تقوى الله توقي مقته وتوقي عقوبته وسخطه

وَاِنَّ تَقْوَى اللّٰهِ تُبَيِّضُ الْوَجْهَ وَتُرْضِي الرَّبَّ وَتَرْفَعُ الدَّرَجَةَ فَخُذُوْا بِحَظِّكُمْ وَلَا تُفَرِّطُوْا
فِيْ جَنْبِ اللّٰهِ فَقَدْ عَلَّمَكُمْ بِكِتَابِهٖ وَنَهَجَ لَكُمْ سَبِيْلَهٗ لِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَيَعْلَمَ الْكَاذِبِيْنَ
فَاَحْسِنُوْا كَمَا اَحْسَنَ اللّٰهُ اِلَيْكُمْ وَعَادُوْا اَعْدَاءَهٗ وَجَاهِدُوْا فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ هُوَ
اجْتَبٰكُمْ وَسَمّٰكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ لِيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْ بَيِّنَةٍ وَّيَحْيٰى مَنْ حَيَّ عَنْ بَيِّنَةٍ وَلَا
حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ فَاَكْثِرُوْا ذِكْرَ اللّٰهِ وَاعْمَلُوْا لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ فَاِنَّهٗ مَنْ يُّصْلِحْ مَا بَيْنَهٗ
وَبَيْنَ اللّٰهِ يَكْفِهِ اللّٰهُ مَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ النَّاسِ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ يَقْضِيْ عَلَى النَّاسِ وَيَمْلِكُ مِنَ
النَّاسِ وَلَا يَمْلِكُوْنَ مِنْهُ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ؎

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّهٖ وَسَلَّمَ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَشْهَدُ بِهٖ وَنَسْتَنْصِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ
سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا
اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَّعْصِ
اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ غَوٰى حَتّٰى يَفِيْءَ اِلٰى اَمْرِ اللّٰهِ اَمَّا بَعْدُ اِنَّمَا هُمَا اثْنَتَانِ الْكَلَامُ وَالْهَدْيُ
فَاَحْسَنُ الْكَلَامِ كَلَامُ اللّٰهِ وَاَحْسَنُ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا وَاِيَّاكُمْ وَ
مُحْدَثَاتِ الْاُمُوْرِ فَاِنَّ شَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَّكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ اَلَا
لَا يَطُوْلَنَّ عَلَيْكُمُ الْاَمَدُ فَتَقْسُوَ قُلُوْبُكُمْ اَلَا اِنَّ كُلَّ مَا هُوَ اٰتٍ قَرِيْبٌ وَاِنَّمَا الْبَعِيْدُ مَا لَيْسَ
بِاٰتٍ اَلَا اِنَّمَا الشَّقِيُّ مَنْ شَقِيَ فِيْ بَطْنِ اُمِّهٖ وَالسَّعِيْدُ مَنْ وُّعِظَ بِغَيْرِهٖ اَلَا اِنَّ قِتَالَ

؎ مواہب لدنیہ ١٢ ؎ ٥٢ کنز العمال صفحہ ١٤٩/٨ ١٢

المؤمن كفر وسبابه فسوق، ولا يحل لمسلم أن يهجر أخاه فوق ثلاثة، ألا وإياكم والكذب فإن الكذب لا يصلح لا بالجد ولا بالهزل ولا يعد الرجل صبيه ولا يفي له وإن الكذب يهدي إلى الفجور وإن الفجور يهدي إلى النار وإن الصدق يهدي إلى البر وإن البر يهدي إلى الجنة وإنه يقال للصادق صدق وبر ويقال للكاذب كذب وفجر ألا وإن العبد يكذب حتى يكتب عند الله كذابا، أيها الناس كأن الموت على غيرنا كتب وكأن الحق على غيرنا وجب، وكأن الذي يشيع من الأموات سفر عما قليل إلينا راجعون، نبوئهم أجداثهم ونأكل تراثهم كأنا مخلدون قد نسينا كل موعظة وأمنا كل جائحة، طوبى لمن شغله عيبه عن عيوب الناس، طوبى لمن طاب كسبه وصلحت سريرته وحسنت علانيته واستقامت طريقته، طوبى لمن تواضع لله من غير منقصة وأنفق مالا جمعه من غير معصية، وخالط أهل الفقه والحكمة، ورحم أهل الذل والمسكنة، طوبى لمن أنفق من ماله وأمسك الفضل من قوله ووسعته السنة ولم يعدها إلى بدعة،[٢]

وصلى الله عليه وسلم

الحمد لله نحمده ونستعينه ونستغفره ونعوذ بالله من شرور أنفسنا من يهد الله فلا مضل له ومن يضلل الله فلا هادي له وأشهد أن لا إله إلا الله وأشهد أن محمدا عبده ورسوله أرسله بالحق بشيرا ونذيرا بين يدي الساعة، من يطع الله ورسوله فقد رشد ومن يعصهما فقد غوى، نسأل الله ربنا أن يجعلنا ممن يطيعه ويطيع رسوله ويتبع

[١] كنز العمال ص ١٦٧ ج ٨ ١٢ [٢] كنز ص ٢٠٢ ج ٨ و ص ١٦٦ ج ٨ ١٢

رِضْوَانُهُ وَيُجْتَنَبُ سَخَطُهُ، يَا أَيُّهَا النَّاسُ تُوبُوا إِلَى اللهِ قَبْلَ أَنْ تَمُوتُوا وَبَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ الصَّالِحَةِ قَبْلَ أَنْ تَشْتَغِلُوا عَنْهَا هَرَمًا نَاغِضًا أَوْ مَوْتًا خَالِسًا أَوْ مَرَضًا حَابِسًا أَوْ تَسْوِيفًا مُؤْلِيًا وَصِلُوا الَّذِي بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ رَبِّكُمْ تَسْعَدُوا وَأَكْثِرُوا الصَّدَقَةَ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ تُؤْجَرُوا وَتُحْمَدُوا وَتُرْزَقُوا وَتُنْصَرُوا وَتُجْبَرُوا وَأْمُرُوا بِالْمَعْرُوفِ تُخْصِبُوا وَانْهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ تُنْصَرُوا، أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ أَكْيَسَكُمْ أَكْثَرُكُمْ ذِكْرًا لِلْمَوْتِ وَأَكْرَمَكُمْ أَحْسَنُكُمْ اسْتِعْدَادًا لَهُ، أَلَا وَإِنَّ مِنْ عَلَامَاتِ الْعَقْلِ التَّجَافِي عَنْ دَارِ الْغُرُورِ، وَالْإِنَابَةَ إِلَى دَارِ الْخُلُودِ، وَالتَّزَوُّدَ لِسُكْنَى الْقُبُورِ وَالتَّأَهُّبَ لِيَوْمِ النُّشُورِ[1]، أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ لَكُمْ مَعَالِمَ فَانْتَهُوا إِلَى مَعَالِمِكُمْ، وَإِنَّ لَكُمْ نِهَايَةً فَانْتَهُوا إِلَى نِهَايَتِكُمْ فَإِنَّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ بَيْنَ مَخَافَتَيْنِ، بَيْنَ أَجَلٍ قَدْ مَضَى لَا يَدْرِي مَا اللهُ قَاضٍ بِهِ، وَبَيْنَ أَجَلٍ قَدْ بَقِيَ لَا يَدْرِي مَا اللهُ صَانِعٌ بِهِ، فَلْيَتَزَوَّدِ الْعَبْدُ مِنْ نَفْسِهِ لِنَفْسِهِ، وَمِنْ حَيَاتِهِ لِمَوْتِهِ وَمِنْ شَبَابِهِ لِكِبَرِهِ، وَمِنْ دُنْيَاهُ لِآخِرَتِهِ، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا بَعْدَ الْمَوْتِ مِنْ مُسْتَعْتَبٍ وَلَا بَعْدَ الدُّنْيَا دَارٌ إِلَّا الْجَنَّةُ أَوِ النَّارُ، أَقُولُ قَوْلِي هٰذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللهَ لِي وَلَكُمْ[2]

وَصَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

الْحَمْدُ لِلّٰهِ أَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ نَعُوذُ بِاللهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَسَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا، مَنْ يَهْدِهِ اللهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، إِنَّ أَحْسَنَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللهِ، قَدْ أَفْلَحَ مَنْ زَيَّنَهُ اللهُ فِي قَلْبِهِ وَأَدْخَلَهُ فِي الْإِسْلَامِ بَعْدَ الْكُفْرِ وَاخْتَارَهُ عَلَى مَا سِوَاهُ مِنْ أَحَادِيثِ النَّاسِ إِنَّهُ أَحْسَنُ الْحَدِيثِ وَأَبْلَغُهُ، أَحِبُّوا مَنْ

[1] مواہب و زرقانی ۱۲ [2] رواہ الفقیہ ابو اللیث فی کتاب تنبیہ الغافلین ۱۲

أَحَبَّ اللّٰهُ أَحِبُّوا اللّٰهَ تَعَالٰى مِنْ كُلِّ قُلُوْبِكُمْ وَلَا تَمَلُّوْا كَلَامَ اللّٰهِ وَذِكْرَهُ وَلَا يَقْسُ قُلُوْبُكُمْ
فَقَدْ سَمَّاهُ اللّٰهُ خِيَرَتَهُ مِنَ الْأَعْمَالِ وَالصَّالِحَ مِنَ الْحَدِيْثِ وَمِنْ كُلِّ مَا أُوْتِيَ النَّاسُ مِنَ
الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ، فَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهِ شَيْئًا وَاتَّقُوْهُ حَقَّ تُقَاتِهِ وَاصْدُقُوا اللّٰهَ صَالِحَ
مَا تَقُوْلُوْنَ بِأَفْوَاهِكُمْ وَتَحَابُّوْا بِرَوْحِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ بَيْنَكُمْ إِنَّ اللّٰهَ يَغْضَبُ أَنْ يُنْكَثَ عَهْدُهُ
وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، اَلْأَنْبِيَاءُ قَادَةٌ وَالْفُقَهَاءُ سَادَةٌ، مُجَالَسَتُهُمْ زِيَادَةٌ، وَأَنْتُمْ فِيْ مَمَرِّ
اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ فِيْ آجَالٍ مَنْقُوْصَةٍ وَأَعْمَالٍ مَحْفُوْظَةٍ وَالْمَوْتُ يَأْتِيْكُمْ بَغْتَةً فَمَنْ زَرَعَ خَيْرًا
يَحْصُدُ رَغْبَةً وَمَنْ زَرَعَ شَرًّا يَحْصُدُ نَدَامَةً، اَلنَّادِمُ يَنْتَظِرُ الرَّحْمَةَ وَالْمُعْجِبُ يَنْتَظِرُ الْمَقْتَ وَ
كُلُّ عَامِلٍ سَيُقْدِمُ عَلٰى مَا أَسْلَفَ عِنْدَ مَوْتِهِ فَإِنَّ مِلَاكَ الْأَعْمَالِ خَوَاتِيْمُهَا وَاللَّيْلُ وَالنَّهَارُ
مَطِيَّتَانِ فَارْكَبُوْهُمَا بَلَاغًا إِلَى الْآخِرَةِ إِيَّاكُمْ وَالتَّسْوِيْفَ بِالتَّوْبَةِ وَالْغِرَّةَ بِحِلْمِ اللّٰهِ، وَاعْلَمُوْا
أَنَّ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ أَقْرَبُ إِلٰى أَحَدِكُمْ مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ، فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ،
وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ، أُوْصِيْكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالْقُرْآنِ فَإِنَّهُ نُوْرُ
الظُّلْمَةِ وَهُدَى النَّهَارِ، فَاتْلُوْهُ عَلٰى مَا كَانَ مِنْ جَهْدٍ وَفَاقَةٍ فَإِنْ عَرَضَ لَكَ بَلَاءٌ فَاجْعَلْ
مَالَكَ دُوْنَ دَمِكَ، فَإِنْ تَجَاوَزَكَ الْبَلَاءُ فَاجْعَلْ مَالَكَ وَدَمَكَ دُوْنَ دِيْنِكَ، فَإِنَّ الْمَسْلُوْبَ
مَنْ سُلِبَ دِيْنُهُ وَالْمَحْرُوْبَ مَنْ حُرِبَ دِيْنُهُ، أَلَا إِنَّهُ لَا فَاقَةَ بَعْدَ الْجَنَّةِ وَلَا غِنٰى بَعْدَ النَّارِ
إِنَّ النَّارَ لَا يُسْتَغْنٰى فَقِيْرُهَا وَلَا يُفَكُّ أَسِيْرُهَا[١]

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِيْنُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنُؤْمِنُ بِهِ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ

[١] كنز العمال ص ١٦٧ ج ١٢ ـ ٥٣ ص ١٦٧ ج ١٢ ـ ٥٣ كنز ص ١١٦ ج ٨ ـ ١٢

شرور انفسنا ومن سيئات اعمالنا من يهده الله فلا مضل له ومن يضلله فلا هادي
له ونشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له ونشهد ان محمدا عبده ورسوله اما بعد
يا ايها الناس انه لا نبي بعدي ولا امة بعدكم الا فاعبدوا ربكم وصلوا خمسكم وصوموا
شهركم وصلوا ارحامكم وادوا زكوة اموالكم طيبة بها انفسكم واطيعوا ولاة امركم
تدخلوا جنة ربكم[۱] ايها الناس اما تستحيون تجمعون ما لا تاكلون وتبنون ما لا تسكنون
وتؤملون ما لا تدركون اما تستحيون من ذلك[۲] ايها الناس انكم في دار هدنة وانتم على
ظهر سفر السير بكم سريع فاعدوا الجهاز لبعد المسافة[۳] ان اشد ما اتخوف عليكم خصلتان
اتباع الهوى وطول الامل فاما اتباع الهوى فانه يعدل عن الحق واما طول الامل
فالحب للدنيا الا ان للدين ابناء وان للدنيا ابناء فكونوا من ابناء الدين ولا تكونوا من
ابناء الدنيا الا ان الدنيا قد ارتحلت مولية والاخرة قد ارتحلت مقبلة الا وانكم في يوم
عمل ليس فيه حساب الا وانكم توشكون في يوم حساب وليس فيه عمل[۴] احفظ الله يحفظك
احفظ الله تجده امامك تعرف الى الله في الرخاء يعرفك في الشدة واذا سالت فاسئل الله
واذا استعنت فاستعن بالله جف القلم بما هو كائن الى يوم القيامة فلو جهد الخلائق ان
ينفعوك بشيء لم يكتبه الله لك لم يقدروا عليه ولو اجتمعوا ان يضروك بشيء لم يكتبه الله
عليك لم يقدروا فان استطعت ان تعمل لله بالرضاء باليقين فاعمل وان لم
تستطع فان في الصبر على ما تكره خيرا كثيرا واعلم ان النصر مع الصبر وان الفرج مع
الكرب وان مع العسر يسرا[۵] يا ابن ادم اوصيك بتقوى الله فانه راس الامر كله عليك

۱؎ كنز العمال ص ۸/۱۰۰ ۱۲ ۲؎ كنز ص ۸/۳۱۴ ۱۲ ۳؎ كنز ص ۸/۲۰۳ ۱۲ ۴؎ ص ۸/۲۰۳ ۱۲ ۵؎ كنز ص ۸/۲۰ ۱۲

بِتِلَاوَةِ الْقُرْآنِ وَذِكْرِ اللّٰهِ فَإِنَّهُ ذِكْرٌ لَكَ فِي السَّمَاءِ وَنُورٌ لَكَ فِي الْأَرْضِ، عَلَيْكَ بِطُولِ الصَّمْتِ إِلَّا مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّهُ مَطْرَدَةٌ لِلشَّيْطَانِ عَنْكَ وَعَوْنٌ لَكَ عَلٰى أَمْرِ دِينِكَ، إِيَّاكَ وَكَثْرَةَ الضَّحِكِ فَإِنَّهُ يُمِيتُ الْقَلْبَ وَيَذْهَبُ بِنُورِ الْوَجْهِ، عَلَيْكَ بِالْجِهَادِ فَإِنَّهُ رَهْبَانِيَّةُ أُمَّتِي، أَحِبَّ الْمَسَاكِينَ وَجَالِسْهُمْ، انْظُرْ إِلٰى مَنْ تَحْتَكَ وَلَا تَنْظُرْ إِلٰى مَنْ فَوْقَكَ فَإِنَّهُ أَجْدَرُ أَنْ لَا تَزْدَرِيَ نِعْمَةَ اللّٰهِ عِنْدَكَ، صِلْ قَرَابَتَكَ وَإِنْ قَطَعُوكَ، قُلِ الْحَقَّ وَإِنْ كَانَ مُرًّا، لَا تَخَفْ فِي اللّٰهِ تَعَالٰى لَوْمَةَ لَائِمٍ، لِيَحْجُزْكَ عَنِ النَّاسِ مَا تَعْلَمُ مِنْ نَفْسِكَ وَلَا تَجِدْ عَلَيْهِمْ فِيمَا تَأْتِي، وَكَفٰى بِالْمَرْءِ عَيْبًا أَنْ يَكُونَ فِيهِ ثَلَاثُ خِصَالٍ، أَنْ يَعْرِفَ مِنَ النَّاسِ مَا يَجْهَلُ عَنْ نَفْسِهِ، وَيَسْتَحْيِي لَهُمْ مِمَّا هُوَ فِيهِ وَيُؤْذِي جَلِيسَهُ، يَا ابْنَ آدَمَ لَا عَقْلَ كَالتَّدْبِيرِ، وَلَا وَرَعَ كَالْكَفِّ وَلَا حَسَبَ كَحُسْنِ الْخُلُقِ[1]

صلى الله عليه وسلم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، أَرْسَلَهُ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ، مَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَعْصِهِمَا فَإِنَّهُ لَا يَضُرُّ إِلَّا نَفْسَهُ وَلَا يَضُرُّ اللّٰهَ شَيْئًا[2] أَمَّا بَعْدُ، يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ أَظَلَّكُمْ شَهْرٌ عَظِيمٌ شَهْرٌ مُبَارَكٌ، شَهْرٌ فِيهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ، جَعَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى صِيَامَهُ فَرِيضَةً وَقِيَامَ لَيْلِهِ تَطَوُّعًا، مَنْ تَقَرَّبَ فِيهِ بِخَصْلَةٍ مِنَ الْخَيْرِ كَانَ

---

[1] كنز العمال ج ٨ ص ١٦٥ ١٢ [2] سنن أبو داؤد ١٢

كَمَنْ أَدّٰى فَرِيْضَةً فِيْمَا سِوَاهُ وَمَنْ أَدّٰى فَرِيْضَةً فِيْهِ كَانَ كَمَنْ أَدّٰى سَبْعِيْنَ فَرِيْضَةً فِيْمَا سِوَاهُ وَهُوَ شَهْرُ الصَّبْرِ وَالصَّبْرُ ثَوَابُهُ الْجَنَّةُ، وَشَهْرُ الْمُوَاسَاةِ وَشَهْرٌ يُزَادُ فِيْهِ رِزْقُ الْمُؤْمِنِ مَنْ فَطَّرَ فِيْهِ صَائِمًا كَانَ لَهُ مَغْفِرَةً لِذُنُوْبِهِ وَعِتْقَ رَقَبَتِهِ مِنَ النَّارِ وَكَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أَجْرِهِ شَيْءٌ، يُعْطِي اللّٰهُ هٰذَا الثَّوَابَ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا عَلٰى مَذْقَةِ لَبَنٍ أَوْ شَرْبَةٍ مِّنْ مَّاءٍ، وَمَنْ أَشْبَعَ صَائِمًا سَقَاهُ اللّٰهُ مِنْ حَوْضِيْ شَرْبَةً لَا يَظْمَأُ حَتّٰى يَدْخُلَ الْجَنَّةَ وَهُوَ شَهْرٌ أَوَّلُهُ رَحْمَةٌ وَأَوْسَطُهُ مَغْفِرَةٌ وَآخِرُهُ عِتْقٌ مِّنَ النَّارِ، فَاسْتَكْثِرُوْا فِيْهِ مِنْ أَرْبَعِ خِصَالٍ خَصْلَتَانِ تُرْضُوْنَ بِهِمَا رَبَّكُمْ وَخَصْلَتَانِ لَا غِنٰى لَكُمْ عَنْهُمَا، فَأَمَّا الْخَصْلَتَانِ اللَّتَانِ تُرْضُوْنَ بِهِمَا رَبَّكُمْ فَشَهَادَةُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَتَسْتَغْفِرُوْنَهُ، وَأَمَّا اللَّتَانِ لَا غِنٰى لَكُمْ عَنْهُمَا فَتَسْأَلُوْنَ اللّٰهَ الْجَنَّةَ وَتَعُوْذُوْنَ بِهِ مِنَ النَّارِ[١]



اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ أَنْفُسِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ، أَرْسَلَهُ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ، مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَّعْصِهِمَا فَقَدْ غَوٰى نَسْأَلُ اللّٰهَ رَبَّنَا أَنْ يَّجْعَلَنَا مِمَّنْ يُّطِيْعُهُ وَيُطِيْعُ رَسُوْلَهُ وَيَتَّبِعُ رِضْوَانَهُ وَيَجْتَنِبُ سَخَطَهُ، أَلَا وَإِنَّ الدُّنْيَا عَرَضٌ حَاضِرٌ، يَأْكُلُ مِنْهَا الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ، أَلَا وَإِنَّ الْآخِرَةَ أَجَلٌ صَادِقٌ يَقْضِيْ فِيْهَا مَلِكٌ قَادِرٌ، أَلَا وَإِنَّ الْخَيْرَ كُلَّهُ بِحَذَافِيْرِهِ فِي الْجَنَّةِ، أَلَا وَإِنَّ الشَّرَّ كُلَّهُ

[١] رواه البيهقي في شعب الإيمان ١٢

بِحَدِّ اِبْرَةٍ فِي النَّارِ، اَلَا فَاعْلَمُوْا وَاَنْتُمْ مِنَ اللّٰهِ عَلٰى حَذَرٍ، وَاعْلَمُوْا اَنَّكُمْ مَعْرُوْضُوْنَ عَلٰى اَعْمَالِكُمْ

فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ، وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ،[۵۱] (عِبَادَ اللّٰهِ) مَنْ نَفَّسَ عَنْ

مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِّنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ يَسَّرَ عَلٰى مُعْسِرٍ

يَسَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ، وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ، وَاللّٰهُ

فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ اَخِيْهِ، وَمَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَّلْتَمِسُ فِيْهِ عِلْمًا سَهَّلَ

اللّٰهُ لَهٗ طَرِيْقًا اِلَى الْجَنَّةِ، وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِيْ بَيْتٍ مِّنْ بُيُوْتِ اللّٰهِ يَتْلُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ وَ

يَتَدَارَسُوْنَهٗ بَيْنَهُمْ اِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَذَكَرَهُمُ

اللّٰهُ فِيْمَنْ عِنْدَهٗ وَمَنْ اَبْطَأَ بِهٖ عَمَلُهٗ لَمْ يُسْرِعْ بِهٖ نَسَبُهٗ،[۵۲] ذِكْرُ الْاَنْبِيَاءِ مِنَ الْعِبَادَةِ وَذِكْرُ

الصَّالِحِيْنَ كَفَّارَةٌ لِّلذُّنُوْبِ، وَذِكْرُ الْمَوْتِ صَدَقَةٌ، وَذِكْرُ النَّارِ مِنَ الْجِهَادِ، وَذِكْرُ الْقَبْرِ

يُقَرِّبُكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ وَذِكْرُ الْقِيَامَةِ تُبَاعِدُكُمْ عَنِ النَّارِ، وَاَفْضَلُ الْعِبَادَةِ تَرْكُ الْجَهْلِ، وَ

رَأْسُ مَالِ الْعَالِمِ تَرْكُ الْكِبْرِ، وَثَمَنُ الْجَنَّةِ تَرْكُ الْحَسَدِ، وَالنَّدَامَةُ مِنَ الذُّنُوْبِ التَّوْبَةُ

الصَّادِقَةُ، سُبْحَانَ اللّٰهِ نِصْفُ الْمِيْزَانِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَأُ الْمِيْزَانَ، وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

تَمْلَأُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ نِصْفُ الْاِيْمَانِ، وَالصَّلٰوةُ نُوْرٌ وَّالزَّكٰوةُ

بُرْهَانٌ وَّالصَّبْرُ ضِيَاءٌ، وَالْقُرْاٰنُ حُجَّةٌ لَّكَ اَوْ عَلَيْكَ، كُلُّ النَّاسِ يَغْدُوْ فَمُبْتَاعٌ نَفْسَهٗ

فَمُعْتِقُهَا اَوْ بَائِعُهَا فَمُوْبِقُهَا،[۵۳] وَمَنْ رَاٰى نِعْمَةَ اللّٰهِ فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ، وَمَنِ اسْتَبْطَأَ الرِّزْقَ

فَلْيَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ، وَمَنْ حَزَنَهٗ اَمْرٌ فَلْيَقُلْ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ،

---

[۵۱] کنز العمال ص ۱۷۶ ج ۸ ۱۲ [۵۲] کنز ص ۱۶۳ ج ۸ ۱۲ [۵۳] کنز ص ۱۶۳ ج ۸ ۱۲

خطبة سيدنا يحيى على نبينا وعليه الصلوة والسلام

(الحمد لله واثني عليه وبعد) فان الله تعالى امرني بخمس كلمات ان اعمل بهن وامركم ان تعملوا بهن واولهن ان تعبدوا الله ولا تشركوا به شيئا، فان مثل من اشرك بالله كمثل رجل اشترى عبدا من خالص ماله بذهب او ورق ثم اسكنه دارا فقال اعمل وارفع الي فجعل العبد يعمل ويرفع الى غير سيده فايكم يرضى، ثم اسكنه دارا فقال اعمل وارفع الي فجعل العبد يعمل ويرفع الى غير سيده فايكم يرضى ان يكون عبده كذلك و ان الله تعالى خلقكم ورزقكم فاعبدوه ولا تشركوا به شيئا وامركم بالصلوة اذا قمتم الى الصلوة فلا تلتفتوا فان الله عز وجل يقبل بوجهه الى عبده ما لم يلتفت، وامركم بالصيام ومثل ذلك كمثل رجل معه صرة مسك في عصابة كلهم يجد ريح المسك وان خلوف فم الصائم اطيب عند الله من ريح المسك، وامركم بالصدقة ومثل ذلك كمثل رجل اسره العدو فشدوا يديه الى عنقه وقدموه ليضربوا عنقه فقال لهم هل لك ان افتدي نفسي منكم فجعل يفتدي نفسه منهم بالقليل والكثير حتى فك نفسه وامركم بذكر الله كثيرا ومثل ذلك كمثل رجل طلبه العدو سراعا في اثره فاتى حصنا حصينا فاحرز نفسه فيه وان العبد احصن ما يكون من الشيطان اذا كان في ذكر الله تعالى، وانا امركم بخمس امرني الله بهن الجماعة والسمع والطاعة والهجرة والجهاد في سبيل الله فانه من فارق الجماعة قيد شبر فقد خلع ربقة الاسلام

مِنْ عُنُقِهِ إِلَّا أَنْ يُرَاجِعَ وَمَنْ دَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ فَهُوَ مِنْ جُثَاءِ جَهَنَّمَ وَإِنْ صَامَ وَصَلّٰى وَزَعَمَ أَنَّهُ مُسْلِمٌ فَادْعُوا بِدَعْوَى اللّٰهِ الَّذِي سَمَّاكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ عِبَادَ اللّٰهِ[1]

خُطْبَةُ سَيِّدِنَا أَبِي بَكْرِ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ أَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِيْنُهُ وَنَسْأَلُهُ الْكَرَامَةَ فِيْمَا بَعْدَ الْمَوْتِ فَإِنَّهُ قَدْ دَنَا أَجَلِيْ وَأَجَلُكُمْ وَأَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ، أَرْسَلَهُ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّسِرَاجًا مُّنِيْرًا لِّيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا وَّيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَّعْصِهِمَا فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا مُّبِيْنًا، أُوْصِيْكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالْاِعْتِصَامِ بِأَمْرِ اللّٰهِ الَّذِيْ شَرَعَ لَكُمْ وَهَدَاكُمْ بِهِ فَإِنَّ جَوَامِعَ هُدَى الْإِسْلَامِ بَعْدَ كَلِمَةِ الْإِخْلَاصِ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ لِمَنْ وَّلَاهُ اللّٰهُ أَمْرَكُمْ فَإِنَّهُ مَنْ يُّطِعْ وَالِيَ الْأَمْرِ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ فَقَدْ أَفْلَحَ وَأَدَّى الَّذِيْ عَلَيْهِ مِنَ الْحَقِّ، وَإِيَّاكُمْ وَاتِّبَاعَ الْهَوٰى فَقَدْ أَفْلَحَ مَنْ حُفِظَ مِنَ الْهَوٰى وَالطَّمَعِ وَالْغَضَبِ، وَإِيَّاكُمْ وَالْفَخْرَ وَمَا فَخْرُ مَنْ خُلِقَ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ إِلَى التُّرَابِ يَعُوْدُ ثُمَّ يَأْكُلُهُ الدُّوْدُ ثُمَّ هُوَ الْيَوْمَ حَيٌّ وَّغَدًا مَيِّتٌ فَاعْمَلُوْا يَوْمًا بِيَوْمٍ وَّسَاعَةً بِسَاعَةٍ، وَتَوَقَّوْا دُعَاءَ الْمَظْلُوْمِ وَعُدُّوْا أَنْفُسَكُمْ فِي الْمَوْتٰى، وَاصْبِرُوْا فَإِنَّ الْعَمَلَ كُلَّهُ

---

[1] اللہ تعالیٰ نے حضرت یحییٰ بن زکریا علیہما وعلیٰ نبینا الصلوٰۃ والسلام کو پانچ باتوں کا حکم فرمایا کہ وہ ان پر عمل کریں اور بنی اسرائیل کو اُن پر عمل کرنے کی ہدایت فرمادیں۔ شاید اُن سے اس بارہ میں کچھ تاخیر ہوگئی تو اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو حکم فرمایا کہ یا تو وہ (یعنی حضرت یحییٰ) ان باتوں کی بنی اسرائیل کو ہدایت کریں یا تم اُن کو ہدایت کرو۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضرت یحییٰ کے پاس تشریف لائے اور یہ سب واقعہ بیان کیا۔ حضرت یحییٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ یا روح اللہ مجھے خوف ہے کہ اگر آپ اس معاملہ میں مجھ پر سبقت کی تو میں عتابِ الٰہی میں گرفتار ہوجاؤں، یا زمین میں سما جاؤں۔ اسکے بعد حضرت یحییٰ علیہ السلام نے تمام بنی اسرائیل (مسجد اقصیٰ میں) جمع کیا۔ یہاں تک کہ مسجد بھر گئی اور بلند مقام پر کھڑے ہوکر یہ خطبہ پڑھا (کذا فی کنز العمال بروایت حارث بن حارث الاشعری)

بالصبر، واحذروا والحذر ينفع، واعملوا والعمل يقبل، واحذروا ما حذركم الله من عذابه، وسارعوا فيما وعدكم الله من رحمته، وافهموا وتفهموا واتقوا وتوقوا فإن الله تعالى قد بين لكم ما أهلك به من كان قبلكم وما أنجا به من أنجا قبلكم قد بين لكم في كتابه حلاله وحرامه وما يحب من الأعمال وما يكره فإني لا آلوكم ونفسي والله المستعان ولا حول ولا قوة إلا بالله واعلموا أنكم ما أخلصتم لله من أعمالكم فربكم أطعتم وحظكم حفظتم واغتبطتم وما تطوعتم به لدينكم فاجعلوه نوافل بين أيديكم تستوفوا لسلفكم وتعطوا جزاءكم حين فقركم وحاجتكم إليها ثم تفكروا عباد الله في إخوانكم وصحابتكم الذين مضوا قد وردوا على ما قدموا فأقاموا عليه وحلوا في الشقاء والسعادة فيما بعد الموت إن الله ليس له شريك وليس بينه وبين أحد من خلقه نسب يعطيه به خيرا ولا يصرف عنه سوءا إلا بطاعته واتباع أمره فإنه لا خير في خير بعده النار ولا شر في شر بعده الجنة أقول قولي هذا وأستغفر الله لي ولكم وصلوا على نبيكم صلى الله عليه وسلم والسلام عليه ورحمة الله وبركاته.[١]

وله رضي الله تعالى عنه

الحمد لله رب العالمين أحمده وأستعينه ونسأله الكرامة فيما بعد الموت فإنه قد دنا أجلي وأجلكم، وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأن محمدا عبده ورسوله

[١] كنز العمال صـ ٢٠٦ ج ٨ عن ابن أبي الدنيا ورواه ابن عساكر عن موسى بن عقبة وأوردها أيضا في تاريخ الخلفا ١٣٦

أرسله بالحق بشيرا ونذيرا وسراجا منيرا لينذر من كان حيا ويحق القول على الكافرين، و
من يطع الله ورسوله فقد رشد ومن يعصهما فقد ضل ضلالا مبينا، أوصيكم بالله
لفقركم وفاقتكم أن تتقوه وأن تثنوا عليه بما هو أهله وأن تستغفروه إنه كان غفارا،
واعلموا أنكم ما أخلصتم لله فربكم أطعتم وحقه حفظتم فأعطوا ضرائبكم في
أيام سلفكم، اجعلوها نوافل بين أيديكم حتى تستوفوا سلفكم وضرائبكم حين فقركم
وحاجتكم ثم تفكروا عباد الله فيمن كان قبلكم أين كانوا أمس، وأين هم اليوم، أين
الملوك الذين كانوا أثاروا الأرض وعمروها قد نسوا ونسي ذكرهم فهم اليوم كلا شيء،
فتلك بيوتهم خاوية وهم في ظلمات القبور هل تحس منهم من أحد أو تسمع لهم
ركزا، وأين من تعرفون من أصحابكم وإخوانكم قد وردوا على ما قدموا فحلوا الشقاوة
والسعادة إن الله عز وجل ليس بينه وبين أحد من خلقه نسب يعطيه به خيرا
ولا يصرف عنه سوءا إلا بطاعته واتباع أمره، وإنه لا خير في خير بعده النار ولا
شر في شر بعده الجنة، أما تعلمون أنكم تغدون وتروحون لأجل معلوم فمن استطاع
أن ينقضي الأجل وهو في عمل الله فليفعل ولن تنالوا ذلك إلا بالله، إن أقواما جعلوا
آجالهم لغيرهم فنهاكم الله أن تكونوا أمثالهم ولا تكونوا كالذين نسوا الله فأنساهم
أنفسهم، أين من تعرفون من إخوانكم قدموا على ما قدموا في أيام سلفهم وحلوا فيه
بالشقوة والسعادة، أين الجبارون الذين بنوا المدائن وحففوها بالحوائط قد صاروا
تحت الصخر والآثار، هذا كتاب الله لا تفنى عجائبه فاستضيئوا منه ليوم الظلمة

سلے كنز العمال ص ٢٠٥ ج ٨ ۱۲

وانتصحوا بشفائه وبيانه أن الله عز وجل أثنى على زكريا وأهل بيته، فقال كانوا يسارعون في الخيرات ويدعوننا رغبا ورهبا وكانوا لنا خاشعين، لا خير في قول لا يراد به وجه الله ولا خير في مال لا ينفق في سبيل الله ولا خير فيمن يغلب جهله حلمه ولا خير فيمن يخاف في الله لومة لائم، أقول قولي هذا وأستغفر الله لي ولكم. له

وله رضي الله تعالى عنه

الحمد لله رب العالمين أحمده وأستعينه ونسأله الكرامة فيما بعد الموت فإنه قد دنا أجلي وأجلكم وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأن محمدا عبده ورسوله أرسله بالحق بشيرا ونذيرا وسراجا منيرا لينذر من كان حيا ويحق القول على الكافرين، ومن يطع الله ورسوله فقد رشد ومن يعصهما فقد ضل ضلالا مبينا، أما بعد أوصيكم بتقوى الله عز وجل وأن تثنوا عليه بما هو أهله وأن تخلطوا الرغبة بالرهبة، و تجمعوا الإلحاف بالمسألة، فإن الله عز وجل أثنى على زكريا وعلى أهل بيته فقال إنهم كانوا يسارعون في الخيرات ويدعوننا رغبا ورهبا وكانوا لنا خاشعين، ثم اعلموا عباد الله إن الله عز وجل قد ارتهن بحقه أنفسكم وأخذ على ذلك مواثيقكم واشترى منكم القليل الفاني بالكثير الباقي وهذا كتاب الله فيكم لا تفنى عجائبه ولا يطفأ نوره فصدقوا قوله وانتصحوا كتابه واستبصروا فيه ليوم الظلمة فإنما خلقكم للعبادة ووكل بكم الكرام الكاتبين يعلمون ما تفعلون ثم اعلموا عباد الله أنكم تغدون وتروحون

له كنز العمال ص ج ۸ ۲ ۱۲

فِي أَجَلٍ قَدْ غُيِّبَ عَنْكُمْ عِلْمُهُ فَإِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ تَنْقَضِيَ الْآجَالُ وَأَنْتُمْ فِي عَمَلِ اللهِ فَافْعَلُوا وَلَنْ تَسْتَطِيعُوا ذٰلِكَ إِلَّا بِاللهِ فَسَابِقُوا فِي مَهَلِ آجَالِكُمْ قَبْلَ أَنْ تَنْقَضِيَ فَتَرُدَّكُمْ إِلَى سُوْءِ أَعْمَالِكُمْ فَإِنَّ قَوْمًا جَعَلُوا آجَالَهُمْ لِغَيْرِهِمْ فَنَسُوا أَنْفُسَهُمْ فَأَنْهَاكُمْ أَنْ تَكُونُوا أَمْثَالَهُمْ، اَلْوَحَا اَلْوَحَا اَلنَّجَا اَلنَّجَا[١] إِنَّ وَرَاءَكُمْ طَالِبًا حَثِيثًا أَمْرُهُ سَرِيعٌ أَيْنَ الْوُضَاةُ الْحَسَنَةُ وُجُوهُهُمُ الْمُعْجَبُونَ بِشَبَابِهِمْ أَيْنَ الْمُلُوكُ الَّذِينَ بَنَوُا الْمَدَائِنَ وَحَصَّنُوهَا أَيْنَ الَّذِينَ كَانُوا يُعْطَوْنَ الْغَلَبَةَ فِي مَوَاطِنِ الْحَرْبِ قَدْ تَضَعْضَعَ أَرْكَانُهُمْ حِينَ أَخْنَى بِهِمُ الدَّهْرُ وَأَصْبَحُوا فِي ظُلُمَاتِ الْقُبُورِ اَلْوَحَا اَلْوَحَا ثُمَّ النَّجَا النَّجَا[٢]

خطبة سيدنا عمر الفاروق رضي الله عنه

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ أَحْمَدُهُ وَأَسْتَعِينُهُ وَنَسْأَلُهُ الْكَرَامَةَ فِيمَا بَعْدَ الْمَوْتِ فَإِنَّهُ قَدْ دَنَا أَجَلِي وَأَجَلُكُمْ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ أَرْسَلَهُ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا وَسِرَاجًا مُنِيرًا لِيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا وَيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكٰفِرِينَ وَمَنْ يُطِعِ اللهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَعْصِهِمَا فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا مُبِينًا، أَيُّهَا النَّاسُ أَلَا إِنَّ أَصْحٰبَ الرَّأْيِ أَعْدَاءُ السُّنَّةِ وَأَعْيَتْهُمُ الْأَحَادِيثُ أَنْ يَحْفَظُوهَا وَتَفَلَّتَتْ مِنْهُمْ أَنْ يَعُوهَا وَاسْتَحْيَوْا إِذَا سَأَلَهُمُ النَّاسُ أَنْ يَقُولُوا لَا نَدْرِي فَعَانَدُوا السُّنَنَ بِرَأْيِهِمْ فَضَلُّوا وَأَضَلُّوا وَالَّذِي نَفْسُ عُمَرَ بِيَدِهِ مَا قَبَضَ اللهُ نَبِيَّهُ وَلَا رَفَعَ الْوَحْيَ عَنْهُمْ حَتّٰى أَغْنَاهُمْ عَنِ الرَّأْيِ وَلَوْ كَانَ الدِّينُ يُؤْخَذُ بِالرَّأْيِ لَكَانَ أَسْفَلُ الْخُفِّ أَحَقَّ بِالْمَسْحِ

[١] كنز العمال ص ٢٠٧/٨ ١٢ [٢] اخرجه ابن ابى الدنيا [٣] من خطبة ابى بكر رضى الله عنه ١٢

مِنْ ظُهُوْرِهَا فَإِيَّاكَ وَإِيَّاهُمْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَإِنَّمَا لِكُلِّ امْرِءٍ مَا نَوٰى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلٰى دُنْيَا يُصِيْبُهَا أَوِ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلٰى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ[۱]، أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ الطَّمَعَ فَقْرٌ وَإِنَّ بَعْضَ الْيَأْسِ غِنًى وَإِنَّكُمْ تَجْمَعُوْنَ مَا لَا تَأْكُلُوْنَ وَتَأْمُلُوْنَ مَا لَا تُدْرِكُوْنَ وَأَنْتُمْ مُؤَجَّلُوْنَ فِيْ دَارِ غُرُوْرٍ، وَاعْلَمُوْا أَنَّ بَعْضَ الشُّحِّ شُعْبَةٌ مِّنَ النِّفَاقِ فَأَنْفِقُوْا خَيْرًا لِأَنْفُسِكُمْ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ، أَيُّهَا النَّاسُ أَطِيْبُوْا مَثْوَاكُمْ وَأَصْلِحُوْا أُمُوْرَكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ وَلَا تُلْبِسُوْا نِسَاءَكُمُ الْقَبَاطِيَّ فَإِنَّهُ إِنْ لَّمْ يَشِفَّ فَإِنَّهُ يَصِفُ[۲]، وَإِنَّ اللّٰهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ فَكَانَ مِمَّا أَنْزَلَ اللّٰهُ آيَةُ الرَّجْمِ فَقَرَأْنَاهَا وَعَقَلْنَاهَا وَوَعَيْنَاهَا رَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَمْنَا بَعْدَهُ فَأَخْشٰى أَنْ طَالَ بِالنَّاسِ زَمَانٌ أَنْ يَّقُوْلَ قَائِلٌ وَاللّٰهِ مَا نَجِدُ آيَةَ الرَّجْمِ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ حَقٌّ عَلٰى مَنْ زَنٰى إِذَا أَحْصَنَ مِنَ الرِّجَالِ أَوِ النِّسَاءِ إِذَا قَامَتِ الْبَيِّنَةُ أَوْ كَانَ الْحَبَلُ أَوِ الْاِعْتِرَافُ ثُمَّ إِنَّا كُنَّا نَقْرَأُ فِيْمَا نَقْرَأُ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ أَنْ لَّا تَرْغَبُوْا عَنْ آبَائِكُمْ فَإِنَّهُ كُفْرٌ بِكُمْ أَنْ تَرْغَبُوْا عَنْ آبَائِكُمْ أَلَا ثُمَّ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُطْرُوْنِيْ كَمَا أُطْرِيَ عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ وَقُوْلُوْا عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهُ[۳]

وَقَالَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ أَحْمَدُهُ وَأَسْتَعِيْنُهُ وَنَسْأَلُهُ الْكَرَامَةَ فِيْمَا بَعْدَ الْمَوْتِ فَإِنَّهُ

۱؎ ازالۃ الخفاء۔ ۲؎ ازالۃ الخفاء ۵۳ ازالۃ الخفاء ۳؎ رواہ البخاری عن ابن عباس رضی اللہ عنہ ۱۲

قَدْ دَنَا أَجَلِيْ وَأَجَلُكُمْ وَأَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ
وَرَسُوْلُهٗ، أَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّسِرَاجًا مُّنِيْرًا لِّيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا وَّيَحِقَّ الْقَوْلُ
عَلَى الْكٰفِرِيْنَ، وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَّعْصِهِمَا فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا
مُّبِيْنًا، إِنَّ اللّٰهَ سُبْحَانَهٗ وَبِحَمْدِهٖ قَدِ اسْتَوْجَبَ عَلَيْكُمُ الشُّكْرَ وَاتَّخَذَ عَلَيْكُمُ الْحُجَجَ فِيْمَا آتَاكُمْ
مِّنْ كَرَامَةِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ مِنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ مِّنْكُمْ وَلَا رَغْبَةٍ مِّنْكُمْ فِيْهِ فَخَلَقَكُمْ تَبَارَكَ
وَتَعَالٰى وَلَمْ تَكُوْنُوْا شَيْئًا لِنَفْسِهٖ وَعِبَادَتِهٖ قَدْ كَانَ قَادِرًا عَلٰى أَنْ يَّجْعَلَكُمْ لِأَهْوَنِ خَلْقِهٖ
عَلَيْهِ فَجَعَلَ لَكُمْ عَامَّةَ خَلْقِهٖ وَلَمْ يَجْعَلْكُمْ لِشَيْءٍ غَيْرِهٖ وَسَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي
الْأَرْضِ وَأَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهٗ ظَاهِرَةً وَّبَاطِنَةً وَّحَمَلَكُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ
لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ثُمَّ جَعَلَ لَكُمْ سَمْعًا وَّبَصَرًا، وَمِنْ نِّعَمِ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ نِعَمٌ عَمَّ بِهَا بَنِيْ آدَمَ
وَمِنْهَا نِعَمٌ اخْتَصَّ بِهَا أَهْلَ دِيْنِكُمْ ثُمَّ صَارَتْ تِلْكَ النِّعَمُ خَوَاصُّهَا فِيْ دَوْلَتِكُمْ وَطَبَقَتِكُمْ
وَلَيْسَ مِنْ تِلْكَ النِّعَمِ نِعْمَةٌ وَّصَلَتْ إِلٰى امْرِئٍ خَاصَّةً إِلَّا لَوْ قَسَمْتُمُوْهَا وَصَلَ إِلَيْهِ
مِنْهَا بَيْنَ النَّاسِ كُلِّهِمْ أَتْعَبَهُمْ شُكْرُهَا وَقَدْ حَمَّلَهُمْ حَقَّهَا إِلَّا بِعَوْنِ اللّٰهِ مَعَ الْإِيْمَانِ بِاللّٰهِ
وَرَسُوْلِهٖ فَأَنْتُمْ مُّسْتَخْلَفُوْنَ فِي الْأَرْضِ قَاهِرُوْنَ لِأَهْلِهَا قَدْ نَصَرَ اللّٰهُ دِيْنَكُمْ فَلَمْ تُصْبِحْ
أُمَّةٌ مُّخَالِفَةٌ لِّدِيْنِكُمْ إِلَّا أُمَّتَانِ أُمَّةٌ مُّسْتَعْبَدَةٌ لِّلْإِسْلَامِ وَأَهْلِهٖ يَجْزُوْنَ لَكُمْ يَسْتَصْفُوْنَ
مَعَايِشَهُمْ وَكَدَائِحَهُمْ وَرَشْحَ جِبَاهِهِمْ عَلَيْهِمُ الْمُؤْنَةُ وَلَكُمُ الْمَنْفَعَةُ وَأُمَّةٌ يَّنْتَظِرُوْنَ
وَقَائِعَ اللّٰهِ وَسَطَوَاتِهٖ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ قَدْ مَلَأَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ رُعْبًا فَلَيْسَ لَهُمْ مَّعْقِلٌ
يَلْجَئُوْنَ إِلَيْهِ وَلَا مَهْرَبٌ يَتَّقُوْنَ بِهٖ وَهَمَّتْهُمْ جُنُوْدُ اللّٰهِ وَنَزَلَ بِسَاحَتِهِمْ مَعَ رَفَاهَةِ الْعَيْشِ

وَاسْتِفَاضَةِ الْمَالِ وَتَتَابُعِ الْبُعُوثِ وَسَدِّ الثُّغُورِ بِإِذْنِ اللهِ فِي الْعَافِيَةِ الْجَلِيلَةِ الْعَامَّةِ
الَّتِي لَمْ تَكُنِ الْأُمَّةُ عَلَى أَحْسَنَ مِنْهَا مُنْذُ كَانَ الْإِسْلَامُ وَاللهُ الْمَحْمُودُ مَعَ الْفُتُوحِ
الْعِظَامِ فِي كُلِّ بَلَدٍ فَمَا عَسٰى أَنْ يَبْلُغَ شُكْرُ الشَّاكِرِينَ وَذِكْرُ الذَّاكِرِينَ وَاجْتِهَادُ الْمُجْتَهِدِينَ
مَعَ هٰذِهِ النِّعَمِ الَّتِي لَا تُعَدُّ وَلَا تُحْصٰى عَدَدُهَا وَلَا يُقْدَرُ قَدْرُهَا وَلَا يُسْتَطَاعُ أَدَاءُ
حَقِّهَا إِلَّا بِعَوْنِ اللهِ وَرَحْمَتِهِ وَلُطْفِهِ فَنَسْأَلُ اللهَ الَّذِي أَبْلَانَا هٰذَا أَنْ يَرْزُقَنَا الْعَمَلَ
لِطَاعَتِهِ وَالْمُسَارَعَةَ إِلَى مَرْضَاتِهِ وَاذْكُرُوا عِبَادَ اللهِ بَلَاءَ اللهِ عِنْدَكُمْ وَاسْتَتِمُّوا نِعَمَ
اللهِ عَلَيْكُمْ وَفِي مَجَالِسِكُمْ مَثْنٰى وَفُرَادٰى فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ لِمُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ
أَخْرِجْ قَوْمَكَ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ وَذَكِّرْهُمْ بِأَيَّامِ اللهِ وَقَالَ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَاذْكُرُوا إِذْ أَنْتُمْ قَلِيلٌ مُسْتَضْعَفُونَ فِي الْأَرْضِ فَلَوْ كُنْتُمْ إِذْ أَنْتُمْ مُسْتَضْعَفِينَ مَحْرُومِينَ
خَيْرَ الدُّنْيَا عَلٰى شُعْبَةٍ مِنَ الْحَقِّ تُؤْمِنُونَ بِهَا وَتَسْتَرِيحُونَ إِلَيْهَا مَعَ الْمَعْرِفَةِ بِاللهِ وَبِدِينِهِ
وَتَرْجُونَ الْخَيْرَ فِيمَا بَعْدَ الْمَوْتِ ذٰلِكَ وَلٰكِنَّكُمْ كُنْتُمْ أَشَدَّ النَّاسِ عِيشَةً وَأَعْظَمَ النَّاسِ بِاللهِ
جَهَالَةً فَلَوْ كَانَ هٰذَا الَّذِي اسْتَشْلَاكُمْ بِهِ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ حَظٌّ فِي دُنْيَاكُمْ غَيْرَ أَنَّهُ ثِقَةٌ لَكُمْ فِي آخِرَتِكُمُ
الَّتِي إِلَيْهَا الْمَعَادُ وَالْمُنْقَلَبُ وَأَنْتُمْ مِنْ جَهْدِ الْمَعِيشَةِ عَلٰى مَا كُنْتُمْ عَلَيْهِ أَحْرِيَاءَ وَأَنْ تَشِحُّوا عَلٰى
اللهِ نَصِيبَكُمْ مِنْهُ غَرْبَلَةً فَإِنَّهُ قَدْ جَمَعَ لَكُمْ فَضِيلَةَ الدُّنْيَا وَكَرَامَةَ الْآخِرَةِ أَوْ لِمَنْ شَاءَ أَنْ يَجْمَعَ لَهُ ذٰلِكَ
مِنْكُمْ فَأُذَكِّرُكُمُ اللهَ الْحَائِلَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ قُلُوبِكُمْ إِلَّا مَا عَرَفْتُمْ حَقَّ اللهِ فَعَمِلْتُمْ لَهُ وَقَسَرْتُمْ أَنْفُسَكُمْ عَلٰى طَاعَتِهِ
وَجَمَعْتُمْ مَعَ السُّرُورِ بِالنِّعَمِ خَوْفًا لِزَوَالِهَا وَانْتِقَالِهَا وَوَجَلًا مِنْ تَحْوِيلِهَا فَإِنَّهُ لَا شَيْءَ أَسْلَبُ لِنِعْمَةٍ مِنْ
كُفْرَانِهَا وَإِنَّ الشُّكْرَ أَمْنٌ لِلْغِيَرِ وَنَمَاءٌ لِلنِّعْمَةِ وَاسْتِيجَابٌ لِلزِّيَادَةِ وَهٰذَا عَلَيَّ فِي أَمْرِكُمْ وَنَهْيِكُمْ وَاجِبٌ إِنْ شَاءَ اللهُ تعالیٰ[ـه]

ـه ازالة الخفاء ١٢

وله رضي الله تعالیٰ عنه

الحمد لله رب العلمين احمده واستعينه ونسأله الكرامة فيما بعد الموت فانه قد دنا اجلي واجلكم واشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له وان محمدا عبده ورسوله ارسله بالحق بشيرا ونذيرا وسراجا منيرا لينذر من كان حيا ويحق القول على الكفرين، و من يطع الله ورسوله فقد رشد ومن يعصهما فقد ضل ضلالا مبينا، تعلموا القران تعرفوا به واعملوا به تكونوا من اهله فانه لم يبلغ منزلة ذي حق ان يطاع في معصية الله واعلموا انه لا يقرب من اجل ولا يبعد من رزق الله قول بحق وتذكير عظيم، واعلموا ان بين العبد وبين رزقه حجابا فان صبر اتاه رزقه وان اقتحم هتك الحجاب و لم يدرك فوق رزقه وادبوا الخيل وانتضلوا وانتعلوا وتسوكوا وتمعددوا واياكم و اخلاق العجم ومجاورة الجبارين وان يرفع بين ظهرانيكم صليب وان تجلسوا على مائدة يشرب عليها الخمر وتدخلوا الحمام بغير ازار وتدعوا نساءكم يدخلن الحمامات فان ذلك لا يحل لكم واياكم وان تكسبوا من عقد الاعاجم بعد نزولكم في بلادهم ما يحبسكم في ارضهم فانكم توشكون الى ان ترجعوا الى بلادكم واياكم والصغار ان تجعلوه في رقابكم وعليكم باموال العرب الماشية تنزلون بها حيث نزلتم واعلموا ان الاشربة تصنع من ثلاثة من الزبيب والعسل والتمر فما عتق منها فهو خمر لا يحل واعلموا ان الله لا يزكي ثلاثة نفر ولا ينظر اليهم ولا يقربهم يوم القيمة ولهم عذاب اليم رجل اعطى امامه

صَفْقَةً يُرِيْدُ بِهَا الدُّنْيَا فَإِنْ أَصَابَهَا وَفَى لَهُ وَإِنْ لَمْ يُصِبْهَا لَمْ يَفِ لَهُ وَرَجُلٌ خَرَجَ بِسِلْعَتِهِ
بَعْدَ الْعَصْرِ يَحْلِفُ بِاللهِ لَقَدْ أُعْطِيَ بِهَا كَذَا وَكَذَا فَاشْتَرَيْتَ لِقَوْلِهِ وَسِبَابُ الْمُؤْمِنِ فُسُوْقٌ
وَقِتَالُهُ كُفْرٌ وَلَا يَحِلُّ لَكَ أَنْ تَهْجُرَ أَخَاكَ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ وَمَنْ أَتَى سَاحِرًا أَوْ كَاهِنًا أَوْ عَرَّافًا
فَصَدَّقَهُ بِمَا يَقُوْلُ فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أُنْزِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ
فَإِنَّ الشَّيْطَانَ ثَالِثُهُمَا وَمَنْ سَاءَتْهُ سَيِّئَتُهُ وَسَرَّتْهُ حَسَنَتُهُ فَهُوَ أَمَارَةُ الْمُسْلِمِ الْمُؤْمِنِ[١] وَشَرُّ
الْأُمُوْرِ مُبْتَدَعَاتُهَا وَإِنَّ الْاِقْتِصَادَ فِيْ سُنَّةٍ خَيْرٌ مِنَ الْاِجْتِهَادِ فِيْ بِدْعَةٍ وَحَاسِبُوْا أَنْفُسَكُمْ
قَبْلَ أَنْ تُحَاسَبُوْا فَإِنَّهُ أَهْوَنُ لِحِسَابِكُمْ وَزِنُوْا أَنْفُسَكُمْ قَبْلَ أَنْ تُوْزَنُوْا وَتَزَيَّنُوْا لِلْعَرْضِ
الْأَكْبَرِ يَوْمَ تُعْرَضُوْنَ لَا تَخْفَى مِنْكُمْ خَافِيَةٌ[٢] عَلَيْكُمْ بِهٰذَا الْقُرْاٰنِ فَإِنَّ فِيْهِ نُوْرًا وَشِفَاءً وَ
غَيْرُهُ الشَّقَاءُ وَقَدْ قَضَيْتُ الَّذِيْ عَلَيَّ فِيْمَا وَلَّانِيَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ أُمُوْرِكُمْ وَوَعَظْتُكُمْ نُصْحًا لَكُمْ
أَيُّهَا النَّاسُ أَلَا إِنَّمَا كُنَّا نَعْرِفُكُمْ إِذْ بَيْنَ ظَهْرَانَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِذْ يَنْزِلُ
الْوَحْيُ وَإِذْ يُنَبِّئُنَا اللهُ مِنْ أَخْبَارِكُمْ أَلَا وَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِ انْطَلَقَ وَ
انْقَطَعَ الْوَحْيُ وَإِنَّمَا نَعْرِفُكُمْ بِمَا نَقُوْلُ لَكُمْ مَنْ أَظْهَرَ لَكُمْ خَيْرًا ظَنَنَّا بِهِ خَيْرًا وَأَحْبَبْنَاهُ
عَلَيْهِ وَمَنْ أَظْهَرَ لَنَا شَرًّا ظَنَنَّا بِهِ شَرًّا وَأَبْغَضْنَاهُ عَلَيْهِ، سَرَائِرُكُمْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ رَبِّكُمْ
أَلَا إِنَّهُ قَدْ أَتَى عَلَيَّ حِيْنٌ وَأَنَا أَحْسَبُ أَنَّ مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ يُرِيْدُ اللهَ وَمَا عِنْدَهُ فَقَدْ خُيِّلَ
لِيْ بِأَخَرَةٍ أَنَّ رِجَالًا قَدْ قَرَءُوْهُ يُرِيْدُوْنَ بِهِ مَا عِنْدَ النَّاسِ فَأَرِيْدُوْا اللهَ بِقِرَاءَتِهِ وَأَرِيْدُوْهُ
بِأَعْمَالِكُمْ أَلَا وَإِنِّيْ وَاللهِ مَا أُرْسِلُ عُمَّالِيْ إِلَيْكُمْ لِيَضْرِبُوْا أَبْشَارَكُمْ وَلَا لِيَأْخُذُوْا أَمْوَالَكُمْ
وَلٰكِنْ أُرْسِلُهُمْ إِلَيْكُمْ لِيُعَلِّمُوْكُمْ دِيْنَكُمْ وَسُنَّتَكُمْ فَمَنْ فُعِلَ بِهِ سِوٰى ذٰلِكَ فَلْيَرْفَعْهُ إِلَيَّ

[١] كنز العمال صفحہ ٢٠٦ ج ١٢ [٢] كنز صفحہ ٢٠٨ ج ١٢ [٣] كنز صفحہ ٢١١ ج ١٢

فوالذي نفسي بيده إذاً لأقصّنّه منه ألا لا تضربوا المسلمين فتذلّوهم ولا تجمّروهم فتفتنوهم ولا تمنعوهم حقوقهم فتكفّروهم ولا تنزلوهم الغياض فتضيّعوهم أقول قولي هذا وأستغفر الله لي ولكم [1]

وله رضي الله تعالى عنه

الحمد لله رب العالمين أحمده وأستعينه ونسأله الكرامة فيما بعد الموت فإنه قد دنا أجلي وأجلكم وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأن محمداً عبده ورسوله أرسله بالحق بشيراً ونذيراً وسراجاً منيراً لينذر من كان حياً ويحق القول على الكافرين ومن يطع الله ورسوله فقد رشد ومن يعصهما فقد ضل ضلالاً مبيناً، أما بعد فإني أوصيكم بتقوى الله الذي يبقى ويفنى ما سواه الذي بطاعته يكرم أولياءه وبمعصيته يضل أعداءه فليس لهالك هلك معذرة في فعل ضلالة حسبها هدى ولا في ترك حق حسبه ضلالة وإن أحق ما تعاهد الراعي من رعيته أن يتعاهدهم بما لله عليهم من وظائف دينهم الذي هداهم الله له وإنما علينا أن نأمركم بما أمركم الله به من طاعته وأن ننهاكم عما نهاكم الله عنه من معصيته وأن نقيم فيكم أمر الله عز وجل في قريب الناس وبعيدهم ولا نبالي على من قال الحق وقد علمت أن أقواماً يتمنّون في دينهم فيقولون نحن نصلي مع المصلين ونجاهد مع المجاهدين وننتحل الهجرة وكل ذلك يفعله أقوام لا يحملونه بحقه وإن الإيمان ليس بالتحلي وإن للصلاة وقتاً اشترطه الله

[1] كنز العمال ص ١٤٣

فَلَا تُصَلُّوْا إِلَّا بِهٖ فَوَقْتُ صَلٰوةِ الْفَجْرِ حِيْنَ يُزَايِلُ الْمَرْءُ لَيْلَهٗ وَيَحْرُمُ عَلَى الصَّائِمِ طَعَامُهٗ وَ
شَرَابُهٗ فَاتْلُوْا مَا حَفِظْتُمْ مِنَ الْقُرْاٰنِ وَوَقْتُ صَلٰوةِ الظُّهْرِ إِذَا كَانَ الْقَيْظُ فَحِيْنَ تَزِيْغُ عَنِ الْفَلَكِ
حَتّٰى يَكُوْنَ ظِلُّكَ مِثْلَكَ وَذٰلِكَ حِيْنَ يُهَجِّرُ الْمُهَجِّرُ فَإِذَا كَانَ الشِّتَاءُ فَحِيْنَ تَزِيْغُ عَنِ الْفَلَكِ
حَتّٰى تَكُوْنَ عَلٰى حَاجِبِكَ الْأَيْمَنِ مَعَ شُرُوْطِ اللهِ فِي الْوُضُوْءِ وَالرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ وَذٰلِكَ لِأَنْ
لَا يُنَامَ عَنِ الصَّلٰوةِ وَوَقْتُ صَلٰوةِ الْعَصْرِ وَالشَّمْسُ بَيْضَاءُ نَقِيَّةٌ قَبْلَ أَنْ تَصْفَارَّ قَدْرَ مَا
يَسِيْرُ الرَّاكِبُ عَلَى الْجَمَلِ الثَّقَالِ فَرْسَخَيْنِ قَبْلَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ وَصَلٰوةُ الْمَغْرِبِ حِيْنَ
تَغْرُبُ الشَّمْسُ وَيُفْطِرُ الصَّائِمُ وَصَلٰوةُ الْعِشَاءِ حِيْنَ يَعْسَعِسُ اللَّيْلُ وَتَذْهَبُ حُمْرَةُ
الْأُفُقِ إِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ فَمَنْ رَقَدَ قَبْلَ ذٰلِكَ فَلَا أَرْقَدَ اللهُ عَيْنَيْهِ هٰذِهٖ مَوَاقِيْتُ الصَّلٰوةِ
إِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا وَيَقُوْلُ الرَّجُلُ قَدْ هَاجَرْتُ وَلَمْ يُهَاجِرْ وَإِنَّ
الْمُهَاجِرِيْنَ الَّذِيْنَ هَجَرُوا السَّيِّئَاتِ وَيَقُوْلُ أَقْوَامٌ جَاهَدْنَا وَإِنَّ الْجِهَادَ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ
مُجَاهَدَةُ الْعَدُوِّ وَاجْتِنَابُ الْحَرَامِ وَقَدْ يُقَاتِلُ أَقْوَامٌ يُحْسِنُوْنَ الْقِتَالَ لَا يُرِيْدُوْنَ بِذٰلِكَ
الْأَجْرَ وَلَا الذِّكْرَ وَإِنَّمَا الْقَتْلُ حَتْفٌ مِّنَ الْحُتُوْفِ وَكُلُّ امْرِئٍ عَلٰى مَا قَاتَلَ عَلَيْهِ وَإِنَّ الرَّجُلَ
لَيُقَاتِلُ بِطَبِيْعَتِهٖ مِنَ الشَّجَاعَةِ فَيَحْمِيْ مَنْ يَعْرِفُ وَمَنْ لَا يَعْرِفُ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَجْبُنُ بِطَبِيْعَتِهٖ
فَيُسْلِمُ أَبَاهُ وَأُمَّهٗ وَإِنَّ الْكَلْبَ لَيَهِرُّ مِنْ وَّرَاءِ أَهْلِهٖ وَاعْلَمُوْا أَنَّ الصَّوْمَ حَرَامٌ يَجْتَنِبُ فِيْهِ
أَذَى الْمُسْلِمِيْنَ كَمَا يَمْنَعُ الرَّجُلُ مِنْ لَذَّتِهٖ مِنَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ وَالنِّسَاءِ فَذٰلِكَ الصِّيَامُ
التَّامُّ وَإِيْتَاءُ الزَّكٰوةِ الَّتِيْ فَرَضَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَيِّبَةً بِهَا أَنْفُسُهُمْ فَلَا يَرَوْنَ
عَلَيْهَا بِرًّا فَافْهَمُوْا مَا تُوْعَظُوْنَ بِهٖ فَإِنَّ الْحَرِيْبَ مَنْ حُرِبَ دِيْنَهٗ وَإِنَّ السَّعِيْدَ مَنْ وُعِظَ بِغَيْرِهٖ

وَإِنَّ الشَّقِيَّ مَنْ شَقِيَ فِي بَطْنِ أُمِّهِ وَإِنَّ شَرَّ الْأُمُورِ مُبْتَدَعَاتُهَا وَإِنَّ الْاِقْتِصَادَ فِي سُنَّةٍ
خَيْرٌ مِّنَ الْاِجْتِهَادِ فِي بِدْعَةٍ وَإِنَّ النَّاسَ نَفْرَةٌ عَنْ سُلْطَانِهِمْ فَعَائِذٌ بِاللّٰهِ أَنْ يُدْرِكَنِي وَ
إِيَّاكُمْ ضَغَائِنُ مَجْبُولَةٌ وَأَهْوَاءٌ مُتَّبَعَةٌ وَدُنْيَا مُؤْثَرَةٌ وَقَدْ قَضَيْتُ الَّذِي عَلَيَّ فِيمَا وَكَّلَنِي
اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ أُمُورِكُمْ وَوَعَظْنَاكُمْ نُصْحًا لَكُمْ وَقَدْ أَمَرْنَا لَكُمْ بِأَرْزَاقِكُمْ وَقَدْ جَنَّدْنَا
لَكُمْ جُنُودَكُمْ وَهَيَّأْنَا لَكُمْ مَغَازِيَكُمْ وَأَثْبَتْنَا لَكُمْ مَنَازِلَكُمْ وَوَسَّعْنَا لَكُمْ مَا بَلَغَ فَيْئُكُمْ وَمَا قَاتَلْتُمْ
عَلَيْهِ بِأَسْيَافِكُمْ فَلَا حُجَّةَ لَكُمْ عَلَى اللّٰهِ بَلْ لِلّٰهِ الْحُجَّةُ عَلَيْكُمْ أَقُولُ قَوْلِي هٰذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لِي وَلَكُمْ[1]

خطبة سيدنا عثمان بن عفان رضي الله تعالى عنه

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ أَحْمَدُهُ وَأَسْتَعِينُهُ وَنَسْأَلُهُ الْكَرَامَةَ فِيمَا بَعْدَ الْمَوْتِ فَإِنَّهُ قَدْ دَنَا
أَجَلِي وَأَجَلُكُمْ وَأَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ
أَرْسَلَهُ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَّنَذِيرًا وَّسِرَاجًا مُّنِيرًا لِّيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا وَّيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكٰفِرِينَ
وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَّعْصِهِمَا فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا مُّبِينًا ۔ إِذَا قَامَ
الْإِمَامُ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا فَإِنَّ لِلْمُنْصِتِ الَّذِي لَا يَسْمَعُ مِنَ الْحَظِّ
مِثْلَ مَا لِلْمُنْصِتِ السَّامِعِ فَإِذَا قَامَتِ الصَّلٰوةُ فَاعْدِلُوا الصُّفُوفَ وَحَاذُوا بِالْمَنَاكِبِ فَإِنَّ
اِعْتِدَالَ الصُّفُوفِ مِنْ تَمَامِ الصَّلٰوةِ ، أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللّٰهَ فَإِنَّ تَقْوَى اللّٰهِ غُنْمٌ وَإِنَّ
أَكْيَسَ الْكَيْسِ مَنْ دَانَ نَفْسَهُ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ وَاكْتَسَبَ مِنْ نُّورِ اللّٰهِ نُورًا
لِظُلْمَةِ الْقَبْرِ وَلْيَخْشَ عَبْدٌ أَنْ يَّحْشُرَهُ اللّٰهُ أَعْمٰى وَقَدْ كَانَ بَصِيرًا وَقَدْ يَكْفِي الْحَكِيمَ

[1] كنز العمال صفحہ ۱۴۱ ج ۸ ۱۴ حکم من خطبة ابی بکر رض

مِنْ جَوَامِعِ الْكَلِمِ وَالْأَصَمُّ يُنَادَىٰ مِنْ مَكَانٍ بَعِيدٍ وَاعْلَمُوا أَنَّ مَنْ كَانَ اللّٰهُ مَعَهُ لَمْ يَخَفْ
شَيْئًا وَمَنْ كَانَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَمَنْ يَرْجُو بَعْدَهُ؟[1]

خطبة سيدنا علي بن أبي طالب رضي الله عنه

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ أَحْمَدُهُ وَأَسْتَعِينُهُ وَنَسْأَلُهُ الْكَرَامَةَ فِيمَا بَعْدَ الْمَوْتِ فَإِنَّهُ قَدْ دَنَا أَجَلِي وَأَجَلُكُمْ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، أَرْسَلَهُ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا وَسِرَاجًا مُنِيرًا لِيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا وَيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكَافِرِينَ وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَعْصِهِمَا فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا مُبِينًا. يَا أَيُّهَا النَّاسُ لَا تَكُونُوا مِمَّنْ يَرْجُو الْآخِرَةَ بِغَيْرِ عَمَلٍ وَيُؤَخِّرُ التَّوْبَةَ بِطُولِ الْأَمَلِ يَقُولُ فِي الدُّنْيَا قَوْلَ الزَّاهِدِينَ وَيَعْمَلُ فِيهَا عَمَلَ الرَّاغِبِينَ إِنْ أُعْطِيَ مِنْهَا لَمْ يَشْبَعْ وَإِنْ مُنِعَ مِنْهَا لَمْ يَقْنَعْ يَعْجِزُ عَنْ شُكْرِ مَا أُوتِيَ وَيَبْتَغِي الزِّيَادَةَ فِيمَا بَقِيَ وَيَأْمُرُ وَلَا يَأْتِي وَيَنْهَىٰ وَلَا يَنْتَهِي يُحِبُّ الصَّالِحِينَ وَلَا يَعْمَلُ بِأَعْمَالِهِمْ وَيُبْغِضُ الظَّالِمِينَ وَهُوَ مِنْهُمْ تَغْلِبُهُ نَفْسُهُ عَلَىٰ مَا يَظُنُّ وَلَا يَغْلِبُهَا عَلَىٰ مَا يَسْتَيْقِنُ إِنِ اسْتَغْنَىٰ فُتِنَ وَإِنْ مَرِضَ حَزِنَ وَإِنِ افْتَقَرَ قَنِطَ وَوَهَنَ فَهُوَ بَيْنَ الذَّنْبِ وَالنِّعْمَةِ يَرْتَعُ يُعَافَىٰ فَلَا يَشْكُرُ وَيُبْتَلَىٰ فَلَا يَصْبِرُ كَأَنَّ الْمُحَذَّرَ مِنَ الْمَوْتِ سِوَاهُ وَكَأَنَّ مَنْ وُعِدَ وَزُجِرَ غَيْرُهُ يَا أَغْرَاضَ الْمَنَايَا وَيَا رَهَائِنَ الْمَوْتِ وَيَا وِعَاءَ الْأَسْقَامِ وَيَا نُهْبَةَ الْأَيَّامِ وَيَا ثِقَلَ الدَّهْرِ وَيَا فَاكِهَةَ الزَّمَانِ وَيَا نُورَ الْحَدَثَانِ وَيَا خُرْسُ عِنْدَ الْحُجَجِ وَيَا مَنْ غَمَرَتْهُ الْفِتَنُ وَحِيلَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ مَعْرِفَةِ الْعِبَرِ بِحَقٍّ أَقُولُ مَا نَجَا مَنْ نَجَا إِلَّا بِمَعْرِفَةِ نَفْسِهِ وَمَا هَلَكَ مَنْ هَلَكَ إِلَّا مِنْ تَحْتِ

[1] رواه مالك والبيهقي سنن من خطبة أبي بكر رض ١٢

يديه قال الله تعالى يا أيها الذين آمنوا قوا أنفسكم وأهليكم نارا جعلنا الله وإياكم ممن
سمع الوعظ فقبل ودعي إلى العمل فعمل [١]

وله كرم الله تعالى وجهه

الحمد لله رب العالمين أحمده وأستعينه ونسأله الكرامة فيما بعد الموت فإنه قد دنا أجلي
وأجلكم وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأن محمداً عبده ورسوله أرسله بالحق
بشيراً ونذيراً وسراجاً منيراً لينذر من كان حياً ويحق القول على الكافرين ومن يطع
الله ورسوله فقد رشد ومن يعصهما فقد ضل ضلالاً مبيناً أيها الناس إنما هلك
من كان قبلكم بركوبهم المعاصي ولم ينههم الربانيون والأحبار أنزل الله بهم العقوبات
ألا فأمروا بالمعروف وانهوا عن المنكر قبل أن ينزل بكم الذي نزل بهم واعلموا أن
الأمر بالمعروف والنهي عن المنكر لا يقطع رزقاً ولا يقرب أجلاً إن الأمر ينزل من السماء
كقطر المطر إلى كل نفس بما قدر الله لها من زيادة أو نقصان في أهل أو مال أو نفس
ورأى لغيره غيرة فلا يكونن ذلك له فتنة فإن المرء المسلم ما لم يغش دناءة يظهر
تخشعاً لها إذا ذكرت وتغري به لئام الناس كالياسر الفالج الذي ينتظر أول فوزة
من قداحه توجب له المغنم وتدفع عنه المغرم فكذلك المرء المسلم البريء من
الخيانة إنما ينتظر إحدى الحسنيين إذا ما دعا الله فما عند الله هو خير له وإما
أن يرزقه الله مالاً فإذا هو ذو أهل ومال الحرث حرثان المال والبنون حرث
الدنيا والعمل الصالح حرث الآخرة وقد يجمعهما الله لأقوام [٢]

---

[١] كنز العمال ج ٨ ص ٢١٢ ١٢ [٢] كنز ص ٢١ ١٢

قول علي كرم الله تعالى وجهه

الحمد لله رب العالمين أحمده وأستعينه ونسأله الكرامة فيما بعد الموت فإنه قد
دنا أجلي وأجلكم وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأن محمدا عبده ورسوله
أرسله بالحق بشيرا ونذيرا وسراجا منيرا لينذر من كان حيا ويحق القول على الكافرين
ومن يطع الله ورسوله فقد رشد ومن يعصهما فقد ضل ضلالا مبينا، عباد الله لا
تغرنكم الحياة الدنيا فإنها دار بالبلاء محفوفة وبالفناء معروفة وبالغدر موصوفة و
كل ما فيها إلى زوال، وهي ما بين أهلها دول وسجال، لن يسلم من شرها نزالها،
بينا أهلها في رخاء وسرور، إذا هم منها في بلاء وغرور، العيش فيها مذموم والرخاء
فيها لا يدوم، وإنما أهلها فيها أغراض مستهدفة ترميهم بسهامها وتقصمهم بحمامها،
عباد الله إنكم وما أنتم من هذه الدنيا عن سبيل من قد مضى ممن كان أطول منكم أعمارا
وأشد منكم بطشا وأعمر ديارا وأبعد آثارا فأصبحت أصواتهم هامدة خامدة من
بعد طول تقلبها وأجسادهم بالية وديارهم خالية وآثارهم عافية واستبدلوا بالقصور
المشيدة والسرر والنمارق الممهدة الصخور والأحجار المسندة في القبور الملاطئة
الملحدة التي قد بين الخراب فناؤها وشيد بالتراب بناؤها فمحلها مقترب وساكنها
مغترب بين أهل عمارة موحشين وأهل محلة متشاغلين لا يستأنسون بالعمران و
لا يتواصلون تواصل الجيران على ما بينهم من قرب الجوار ودنو الدار وكيف يكون

بينهم تواصل وقد طحنهم بكلكله البلى وأكلتهم الجنادل والثرى، فأصبحوا بعد الحياة أمواتا وبعد غضارة العيش رفاتا، فجع بهم الأحباب وسكنوا التراب فظعنوا فليس لهم إياب هيهات هيهات، كلا إنها كلمة هو قائلها ومن ورائهم برزخ إلى يوم يبعثون، فكأن قد صرتم إلى ما صاروا إليه من الوحدة والبلى في دار الموتى، وارتهنتم في ذلك المضجع وضمكم ذلك المستودع، فكيف بكم لو قد تناهت الأمور وبعثرت القبور وحصل ما في الصدور، وأوقفتم للتحصيل بين يدي ملك جليل فطارت القلوب، لإشفاقها من سالف الذنوب، وهتكت عنكم الحجب والأستار، فظهرت منكم العيوب والأسرار هنالك تجزى كل نفس بما كسبت ليجزي الذين أساؤوا بما عملوا ويجزي الذين أحسنوا بالحسنى ووضع الكتاب فترى المجرمين مشفقين مما فيه ويقولون يا ويلتنا ما لهذا الكتاب لا يغادر صغيرة ولا كبيرة إلا أحصاها ووجدوا ما عملوا حاضرا ولا يظلم ربك أحدا جعلنا الله وإياكم عاملين بكتابه متبعين لأوليائه حتى يحلنا وإياكم دار المقامة من فضله إنه حميد مجيد [1]

خطبة عمر بن عبد العزيز رضي الله تعالى عنه

الحمد لله نحمده ونستعينه ونستغفره ونعوذ بالله من شرور أنفسنا ومن سيئات أعمالنا من يهد الله فلا مضل له ومن يضلله فلا هادي له، وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمدا عبده ورسوله، من يطع الله ورسوله

[1] كنز العمال ص ٢١٩ ج ٨ ١٢

فقد رشد ومن يعص الله ورسوله فقد غوى، أيها الناس أصلحوا أسراركم تصلح علانيتكم
واعملوا لآخرتكم تكفوا دنياكم، واعلموا أن رجلا ليس بينه وبين آدم أب حي لمعرق
له في الموت والسلام عليكم، اتقوا الله أيها الناس وأجملوا في الطلب فإنه إن كان لكم
رزق في رأس جبل أو حضيض أرض يأتيه، ألا إن ما سن رسول الله صلى الله عليه
وسلم وصاحباه فهو دين ونتهي إليه، وما سن سواهما فإنا نرجئه، يا عبادي الذين
أسرفوا على أنفسهم لا تقنطوا من رحمة الله إن الله يغفر الذنوب جميعا إنه هو الغفور
الرحيم ۝ وأنيبوا إلى ربكم وأسلموا له من قبل أن يأتيكم العذاب بغتة وأنتم لا
تشعرون ۝ أن تقول نفس يا حسرتى على ما فرطت في جنب الله وإن كنت لمن
الساخرين ۝ أو تقول لو أن الله هداني لكنت من المتقين ۝ أو تقول حين ترى العذاب
لو أن لي كرة فأكون من المحسنين ۝ بلى قد جاءتك آياتي فكذبت بها واستكبرت وكنت
من الكافرين ۝ ويوم القيامة ترى الذين كذبوا على الله وجوههم مسودة ۝ أليس في
جهنم مثوى للمتكبرين ۝ وينجي الله الذين اتقوا بمفازتهم لا يمسهم السوء ولا هم
يحزنون ۝ الله خالق كل شيء وهو على كل شيء وكيل ۝ [له]

الخطبة المأثورة للإمام الفقيه رحمه الله تعالى من إمام الليث رحمه الله

الحمد لله الذي لم يزل ولا يزال حيا قيوما عالما قديرا أمدا سميعا بصيرا، أشهد أن لا
إله إلا الله وحده لا شريك له، له الملك وله الحمد وكبره تكبيرا، وأشهد أن سيدنا و

له تاريخ الخلفاء ۱۲

مولانا محمدًا عبده ورسوله الذي أرسل إلى الناس كافة بشيرًا ونذيرًا، صلى الله عليه وعلى آله وأصحابه وأزواجه وذرياته وسلم تسليمًا كثيرًا كثيرًا، أما بعد فيا أيها الناس إن لكم معالم فانتهوا إلى معالمكم وإن لكم نهاية فانتهوا إلى نهايتكم فإن العبد المؤمن بين مخافتين، بين أجل قد مضى لا يدري ما الله صانع به، وبين أجل قد بقي لا يدري ما الله قاض فيه، فليتزود العبد من نفسه لنفسه، ومن حياته لموته، ومن شبابه لكبره، ومن دنياه لآخرته، فإن الدنيا خلقت لكم وإنكم خلقتم للآخرة، فوالذي نفسي بيده ما بعد الموت من مستعتب ولا بعد الدنيا دار إلا الجنة أو النار، أعوذ بالله من الشيطان الرجيم ﴿وإذا سألك عبادي عني فإني قريب، أجيب دعوة الداع إذا دعان فليستجيبوا لي وليؤمنوا بي لعلهم يرشدون﴾، أقول قولي هذا وأستغفر الله لي ولكم أجمعين.

الخطبة للشاه ولي الله رحمه الله تعالى

الحمد لله الذي خلق الإنسان وقد أتى عليه حين من الدهر لم يكن شيئًا مذكورًا، فسواه وعدله وعلى كثير ممن خلق فضله وجعله سميعًا بصيرًا، ثم هداه السبيل ونصب له الدليل إما شاكرًا وإما كفورًا، أما الكافرون فأعتد لهم سلاسل وأغلالًا وسعيرًا، يعذبون بأصناف العذاب ينادون ويدعون ثبورًا، وأما الشاكرون فنعمهم وكرمهم ولقاهم نضرة وسرورًا، إن هذا كان لكم جزاء وكان سعيكم مشكورًا، فسبحان من بيده ملكوت كل شيء لم يزل ولا يزال عليمًا قديرًا،

وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده ورسوله، بعثه بين
يدي الساعة ليكون للعالمين نذيراً وآتاه جوامع الكلم ومنّا بالحكم ووعده مقاماً
محموداً وجعله سراجاً منيراً، أما بعد فإني أوصيكم ونفسي أولاً بتقوى الله واحذركم
يوماً عبوساً قمطريراً يوم تبلى كل نفس ولا يقبل منها شفاعة ولا يؤخذ منها عدل و
لا تجد نصيراً، يومئذ يندم الإنسان ولا ينفعه الندم ويطلب العود إلى الدنيا و
هيهات أن يعود ويخرج له كتاب يلقاه منشوراً، يا ابن آدم من أصبح على الدنيا حزيناً
لم يزدد من الله إلا بعداً وفي الدنيا إلا كداً وفي الآخرة إلا جهداً ولم يزل ممقوتاً مهجوراً
يا ابن آدم ترزق الرزق فإن الرزق مقسوم والحريص محروم والاستقصاء مشؤوم
والأجل محتوم وقد فاز من لم يحمل من الظلم نقيراً، يا ابن آدم خير الحكمة خشية الله و
وخير الغنى غنى القلب وخير الزاد التقوى وخير ما أعطيتم العافية وكان ربك قديراً
وخير الكلام كلام الله وأحسن الهدي هدي محمد صلى الله عليه وسلم وشر الأمور
محدثاتها لا إيمان لمن لا أمانة له ولا دين لمن لا عهد له وكفى بربك بذنوب عباده
خبيراً بصيراً، أعوذ بالله من الشيطان الرجيم من كان يريد العاجلة عجلنا له فيها ما
نشاء لمن نريد ثم جعلنا له جهنم يصلاها مذموماً مدحوراً، ومن أراد الآخرة وسعى لها
سعيها وهو مؤمن فأولئك كان سعيهم مشكوراً، اللهم اغفر ذنوبنا واستر عيوبنا و
استر عوراتنا وكن لنا معيناً وظهيراً، واقض حاجاتنا واشف عاهاتنا وأذهب ذنوبنا و
كفى بك حسيباً قريباً علينا خبيراً،

الخطبة الثانية من الشاه ولي الله رحمه الله تعالى

الحمد لله نحمده ونستعينه ونستغفره ونعوذ بالله من شرور انفسنا ومن سيئات
اعمالنا من يهده الله فلا مضل له ومن يضلله فلا هادي له واشهد ان لا اله الا
الله وحده لا شريك له واشهد ان سيدنا محمدا عبده ورسوله ارسله بالحق بشيرا و
نذيرا صلى الله عليه وعلى اله واصحابه وبارك وسلم تسليما كثيرا، اما بعد فاني
اوصيكم بتقوى الله والمواظبة على ذكر الله الا خير الكلام كلام الله واحسن الهدى هدى
محمد عليه الصلوة والسلام وشر الامور محدثاتها وكل بدعة ضلالة وكل ضلالة
في النار، من اطاع الله ورسوله فقد رشد ومن يعص الله ورسوله فقد غوى، ربنا
اغفر لنا ولاخواننا الذين سبقونا بالايمان ولا تجعل في قلوبنا غلا للذين امنوا ربنا
انك رءوف رحيم اللهم امطر شابيب رضوانك على السابقين الاولين من المهاجرين
والانصار والذين اتبعوهم باحسان خصوصا على الخلفاء الراشدين المهديين ابي بكر
الصديق صاحب رسول الله في الغار رضي الله تعالى عنه وعمر الفاروق قامع اساس
الكفار رضي الله تعالى عنه وعثمان ذي النورين كامل الحياء والوقار رضي الله تعالى عنه
وعلي المرتضى اسد الله الجبار رضي الله تعالى عنه وعلى سيدي شباب اهل الجنة
الامامين الهمامين ابي محمد الحسن وابي عبد الله الحسين رضي الله تعالى عنهما و
على امهما سيدة النساء فاطمة الزهراء رضي الله تعالى عنها وعلى عمية المكرمين

بين الناس ابي عمارة حمزة وابي الفضل العباس، اولئك حزب الله الا ان حزب الله هم المفلحون، اللهم ايد الاسلام بنصرة السلطان العادل، اللهم وفقه ووفقنا لما تحب وترضى واجعل اخرته واخرتنا خيرا من الاولى، اللهم انصر من نصر دين محمد صلى الله عليه وسلم واجعلنا منهم واخذل من خذل دين محمد صلى الله عليه وسلم ولا تجعلنا منهم عباد الله رحمكم الله، ان الله يامر بالعدل والاحسان وايتاء ذي القربى وينهى عن الفحشاء والمنكر والبغي، يعظكم لعلكم تذكرون اذكروا الله العلي العظيم يذكركم وادعوه يستجب لكم ولذكر الله تعالى اعلى واولى واعز واجل واتم واهم واكبر

الخطبة الاولى للشاه محمد اسمٰعيل الشهيد رحمه الله تعالى

الحمد لله علي الذات عظيم الصفات سمي السمات كبير الشأن، جليل القدر رفيع الذكر مطاع الامر جلي البرهان، فخيم الاسم عزيز العلم وسيع الحلم كثير الغفران، جميل الثناء جزيل العطاء مجيب الدعاء عميم الاحسان، سريع الحساب شديد العقاب اليم العذاب عزيز السلطان ونشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له في الخلق والامر ونشهد ان سيدنا ومولانا محمدا عبده ورسوله المبعوث الى الاسود والاحمر، المنعوت بشرح الصدر ورفع الذكر، وصلى الله عليه وعلى اله واصحابه الذين هم خلاصة العرب العرباء، وخير الخلائق بعد الانبياء،

اما بعد فيا ايها الناس وحدوا الله فان التوحيد راس الطاعات، واتقوا الله

فَإِنَّ التَّقْوٰى مِلَاكُ الْحَسَنَاتِ، وَعَلَيْكُمْ بِالسُّنَّةِ فَإِنَّ السُّنَّةَ تَهْدِيْ إِلَى الطَّاعَةِ وَمَنْ أَطَاعَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ وَاهْتَدٰى، وَإِيَّاكُمْ وَالْبِدْعَةَ فَإِنَّ الْبِدْعَةَ تَهْدِيْ إِلَى الْمَعْصِيَةِ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ وَغَوٰى، وَعَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ فَإِنَّ الصِّدْقَ يُنْجِيْ وَالْكِذْبَ يُهْلِكُ، وَعَلَيْكُمْ بِالْإِحْسَانِ، فَإِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ، وَلَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ فَإِنَّهٗ أَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ، وَلَا تُحِبُّوا الدُّنْيَا فَتَكُوْنُوْا مِنَ الْخَاسِرِيْنَ، أَلَا وَإِنَّ نَفْسًا لَّنْ تَمُوْتَ حَتّٰى تَسْتَكْمِلَ رِزْقَهَا فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَأَجْمِلُوْا فِي الطَّلَبِ وَتَوَكَّلُوْا عَلَيْهِ فَإِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ، وَادْعُوْهُ فَإِنَّ رَبَّكُمْ مُجِيْبُ الدَّاعِيْنَ، وَاسْتَغْفِرُوْهُ يُمْدِدْكُمْ بِأَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ، أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْ أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ، بَارَكَ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ فِي الْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ، وَنَفَعَنَا وَإِيَّاكُمْ بِالْاٰيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيْمِ، أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لِيْ وَلَكُمْ وَلِسَائِرِ الْمُسْلِمِيْنَ، فَاسْتَغْفِرُوْهُ إِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ،

الخطبة الثانية منه رحمه الله تعالىٰ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَنَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا ۝ أَمَّا بَعْدُ

فَإِنَّ أَصْدَقَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ ٥ وَأَوْثَقَ الْعُرٰى كَلِمَةُ التَّقْوٰى ٥ وَخَيْرُ الْمِلَلِ مِلَّةُ إِبْرَاهِيْمَ ٥ وَخَيْرُ السُّنَنِ سُنَّةُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ٥ وَأَشْرَفُ الْحَدِيْثِ ذِكْرُ اللّٰهِ ٥ وَأَحْسَنُ الْقَصَصِ هٰذَا الْقُرْاٰنُ ٥ وَخَيْرُ الْأُمُوْرِ عَوَازِمُهَا وَشَرُّ الْأُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَأَشْرَفُ الْمَوْتِ قَتْلُ الشُّهَدَاءِ ٥ وَأَعْمَى الْعَمٰى الضَّلَالَةُ بَعْدَ الْهُدٰى ٥ وَخَيْرُ الْعِلْمِ مَا نَفَعَ ٥ وَخَيْرُ الْهُدٰى مَا اتُّبِعَ ٥ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ لَّا يَأْتِي الصَّلٰوةَ إِلَّا دُبُرًا ٥ وَمِنْهُمْ مَنْ لَّا يَذْكُرُ اللّٰهَ إِلَّا هُجْرًا ٥ وَأَعْظَمُ الْخَطَايَا اللِّسَانُ الْكَذُوْبُ ٥ وَخَيْرُ الْغِنٰى غِنَى النَّفْسِ ٥ وَخَيْرُ الزَّادِ التَّقْوٰى ٥ وَخَيْرُ مَا أُلْقِيَ فِي الْقُلُوْبِ الْيَقِيْنُ ٥ وَالْاِرْتِيَابُ مِنَ الْكُفْرِ ٥ وَالنِّيَاحَةُ مِنْ عَمَلِ الْجَاهِلِيَّةِ ٥ وَالْغُلُوْلُ مِنْ جُثَاءِ جَهَنَّمَ ٥ وَالْكَنْزُ كَيٌّ مِّنَ النَّارِ ٥ وَالشِّعْرُ مِنْ مَّزَامِيْرِ إِبْلِيْسَ ٥ وَالْخَمْرُ جِمَاعُ الْإِثْمِ ٥ وَالنِّسَاءُ حِبَالَةُ الشَّيْطَانِ ٥ وَالشَّبَابُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْجُنُوْنِ ٥ وَشَرُّ الْمَكَاسِبِ كَسْبُ الرِّبٰوا ٥ وَشَرُّ الْمَاٰكِلِ مَالُ الْيَتِيْمِ ٥ وَالسَّعِيْدُ مَنْ وُّعِظَ بِغَيْرِهِ ٥ وَالشَّقِيُّ مَنْ شَقِيَ فِيْ بَطْنِ أُمِّهِ ٥ وَإِنَّمَا يَصِيْرُ أَحَدُكُمْ إِلٰى مَوْضِعِ أَرْبَعَةِ أَذْرُعٍ ٥ وَمِلَاكُ الْعَمَلِ خَوَاتِمُهُ ٥ وَسِبَابُ الْمُؤْمِنِ فُسُوْقٌ وَّقِتَالُهُ كُفْرٌ ٥ وَأَكْلُ لَحْمِهِ مِنْ مَّعْصِيَةِ اللّٰهِ ٥ وَحُرْمَةُ مَالِهِ كَحُرْمَةِ دَمِهِ ٥ وَمَنْ يَّتَأَلَّ عَلَى اللّٰهِ يُكَذِّبْهُ ٥ وَشَرُّ الرِّوَايَا رِوَايَا الْكَذِبِ ٥ وَمَنْ يَّكْظِمِ الْغَيْظَ يَأْجُرْهُ اللّٰهُ ٥ وَمَنْ يَّصْبِرْ عَلَى الرَّزِيَّةِ يُعَوِّضْهُ اللّٰهُ ٥ وَمَنْ يَّسْتَمِعْ يُبْغِضْهُ اللّٰهُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ أَرْحَمُ أُمَّتِيْ بِأُمَّتِيْ أَبُوْبَكْرٍ ٥ وَأَشَدُّهُمْ فِيْ أَمْرِ اللّٰهِ عُمَرُ ٥ وَأَحْيَاهُمْ عُثْمَانُ ٥ وَأَقْضَاهُمْ عَلِيٌّ ٥ وَسَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ ٥ وَسَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَاطِمَةُ ٥

وَسَيِّدُ الشُّهَدَاءِ حَمْزَةُ ۝ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْعَبَّاسِ وَوَلَدِهٖ مَغْفِرَةً ظَاهِرَةً وَّبَاطِنَةً لَّا تُغَادِرُ ذَنْبًا ۝ اَللّٰهَ اللّٰهَ فِيْ اَصْحَابِيْ لَا تَتَّخِذُوْهُمْ مِّنْ بَعْدِيْ غَرَضًا ۝ مَنْ اَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّيْ اَحَبَّهُمْ وَمَنْ اَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِيْ اَبْغَضَهُمْ وَخَيْرُ الْقُرُوْنِ قَرْنِيْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ وَالسُّلْطَانُ ظِلُّ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ مَنْ اَكْرَمَهٗ اَكْرَمَهُ اللّٰهُ وَمَنْ اَهَانَهٗ اَهَانَهُ اللّٰهُ ۝ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَا اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝ اَللّٰهُمَّ انْصُرْ مَنْ نَصَرَ دِيْنَ مُحَمَّدٍ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَ دِيْنَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۝ عِبَادَ اللّٰهِ رَحِمَكُمُ اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآءِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝ اُذْكُرُوا اللّٰهَ يَذْكُرْكُمْ وَادْعُوْهُ يَسْتَجِبْ لَكُمْ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ تَعَالٰى اَعْلٰى وَاَوْلٰى وَاَعَزُّ وَاَجَلُّ وَاَهَمُّ وَاَتَمُّ وَاَكْبَرُ

خطبة ثانية للعيد

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا كَمَا اَمَرَ ۝ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ اِرْغَامًا لِّمَنْ جَحَدَ بِهٖ وَكَفَرَ ۝ وَاَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ سَيِّدُ الْخَلْقِ وَالْبَشَرِ ۝ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ مَا اتَّصَلَتْ عَيْنٌ بِنَظَرٍ وَّاُذُنٌ بِخَبَرٍ ۝ اَمَّا بَعْدُ فَيَاۤ اَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللّٰهَ فِي السِّرِّ وَالْعَلَنِ ۝ وَذَرُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ۝ وَحَافِظُوْا عَلَى الطَّاعَةِ ۝ وَحُضُوْرِ الْجُمَعِ وَالْجَمَاعَةِ ۝ وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى اَمَرَكُمْ بِاَمْرٍ بَدَاَ فِيْهِ بِنَفْسِهٖ ۝ وَثَنّٰى بِالْمَلٰٓئِكَةِ الْمُسَبِّحَةِ بِقُدْسِهٖ ۝ وَثَلَّثَ ع ۲

بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ جِنِّ الْعَالَمِ وَإِنْسِهِ ○ فَقَالَ تَعَالَى وَلَمْ يَزَلْ قَائِلًا عَلِيمًا ○ تَنْبِيهًا لَنَا وَ
تَعْلِيمًا ○ وَتَشْرِيفًا لِقَدْرِ نَبِيِّنَا سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَعْظِيمًا ○
بِقَوْلِهِ إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰئِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا
تَسْلِيمًا ○ فَأَكْثِرُوا مِنَ الصَّلٰوةِ عَلَيْهِ يُعْظِمْ لَكُمْ رَبُّكُمْ أَجْرًا ○ فَقَدْ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ مَرَّةً وَاحِدَةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا ○ وَعَنْهُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَ
السَّلَامُ أَنَّهُ قَالَ وَهُوَ سَيِّدُ التَّقِيِّ ○ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ فَقَدْ شَقِيَ ○ اَللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى سَيِّدِنَا إِبْرَاهِيمَ وَ
عَلَى اٰلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ ○ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
كَمَا بَارَكْتَ عَلَى سَيِّدِنَا إِبْرَاهِيمَ فِي الْعَالَمِينَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ بَرٌّ رَّءُوفٌ رَّحِيمٌ ○ اَللّٰهُمَّ
وَارْضَ عَنْ صِدِّيقِ نَبِيِّكَ وَصَدِيقِهِ ○ وَصَاحِبِهِ فِي الْغَارِ وَرَفِيقِهِ ○ اَلسَّابِقِ إِلَى
شَرَفِ التَّصْدِيقِ ○ اَلْمُسَمّٰى بِعَبْدِ اللّٰهِ وَالْمُلَقَّبِ بِعَتِيقٍ ○ اَلْإِمَامِ الْجَلِيلِ سَيِّدِنَا
أَبِي بَكْرِنِ الصِّدِّيقِ ○ وَارْضَ اللّٰهُمَّ عَنِ الْإِمَامِ الْأَوَّابِ ○ اَلنَّاطِقِ بِالصِّدْقِ وَالصَّوَابِ ○
اَلْإِمَامِ الْجَلِيلِ سَيِّدِنَا عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ○ وَارْضَ اللّٰهُمَّ عَمَّنْ جَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ وَ
أَعَانَ ○ وَبَايَعَ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ ○ مَنِ اسْتَحْيَتْ مِنْهُ
مَلٰئِكَةُ الرَّحْمٰنِ ○ اَلْإِمَامِ الْجَلِيلِ سَيِّدِنَا عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ ○ وَارْضَ اللّٰهُمَّ عَنْ
رَابِعِ الْخُلَفَاءِ وَصِهْرِ نَبِيِّكَ الْمُصْطَفٰى ○ لَيْثِ بَنِي غَالِبٍ ○ إِمَامِ الْمَشَارِقِ وَالْمَغَارِبِ ○
اَلْإِمَامِ الْجَلِيلِ سَيِّدِنَا عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ○ وَارْضَ اللّٰهُمَّ عَنِ السِّتَّةِ الْبَاقِينَ مِنَ

العشرة الكرام ٥ المقطوع لهم بالجنة دار السلام ٥ طلحة الخير وسيف الله الزبير و
سعد وسعيد وعبد الرحمن بن عوف وابي عبيدة بن الجراح الهمام ٥ وارض اللهم
عن السيدين الشهيدين ٥ والقمرين المنيرين ٥ ريحانتي سيد الكونين ٥ ابي محمد
سيدنا الحسن وابي عبد الله سيدنا الحسين ٥ وارض اللهم عن امهما الزهراء
البتول ٥ سيدتنا فاطمة بنت سيدنا الرسول ٥ وارض اللهم عن المطهرين من
الادناس والارجاس ٥ عمي نبيك سيدنا حمزة وسيدنا العباس ٥ وارض اللهم
عن ابن عم نبيك يا رحمن ٥ سيدنا عبد الله بن عباس ترجمان القرآن ٥ وارض
اللهم عن ازواج نبيك الطاهرات امهات المؤمنين ٥ وعن بقية الصحابة والتابعين
وتابع التابعين ٥ وتابعيهم باحسان الى يوم الدين ٥ اللهم لا تجعل لاحد منهم في عنقنا
ظلامة ٥ ونجنا بحبهم من اهوال يوم القيامة ٥ واجعلهم شفعاء لنا عندك يوم
المحشر ٥ اللهم اغفر للمؤمنين والمؤمنات والمسلمين والمسلمات ٥ الاحياء منهم
والاموات ٥ ربنا انك سميع قريب مجيب الدعوات يا رب العالمين ٥ اللهم يا من
لا يرد سائله ٥ ولا يخيب لمحتاج وسائله ٥ يا من امره بين الكاف والنون ٥ ومن
اذا اراد شيئا قال له كن فيكون ٥ نتوسل اليك بجاه نبيك الامين المأمون ٥ ان
تنصر الاسلام والمسلمين ٥ وتنجز وعدك حقا علينا نصر المؤمنين ٥ اللهم اعز
الاسلام والمسلمين ٥ واذل الكفرة والمبتدعة والمشركين ٥ اللهم شتت شملهم
اللهم مزق جمعهم ٥ اللهم دمر ديارهم ٥ اللهم انصر سلاطين الاسلام والمسلمين ٥

وانصر جيوش الموحدين ه ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفر لنا وترحمنا لنكونن من الخاسرين ه ربنا آتنا في الدنيا حسنة وفي الآخرة حسنة وقنا عذاب النار ه عباد الله رحمكم الله ه ان الله يأمر بالعدل والاحسان وايتاء ذي القربى وينهى عن الفحشاء والمنكر والبغي يعظكم لعلكم تذكرون ه اذكروا الله العظيم يذكركم ه واشكروه على نعمه يزدكم ه واسئلوه من فضله يعطكم ه ولذكر الله تعالى اعلى واولى واعز واجل واتم واهم واكبر ه والله يعلم ما تصنعون ه

الثانية الخطبة للاستاذ احمد عم فيضه
خطبة جميع من بليغ حجة موشبير العثماني

الحمد لله نحمده ونستعينه ونستغفره ونؤمن به ونتوكل عليه ونعوذ بالله من شرور انفسنا ومن سيئات اعمالنا من يهده الله فلا مضل له ومن يضلله فلا هادي له ونشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له ونشهد ان محمدا عبده ورسوله ارسله بالحق كافة للناس بشيرا ونذيرا وداعيا اليه باذنه وسراجا منيرا ه صلى الله عليه وعلى اله واصحابه وسلم تسليما كثيرا كثيرا ه اما بعد فان اصدق الحديث كتاب الله ه واحسن الهدي هدي محمد صلى الله عليه وعلى اله وصحبه وسلم ه وخير الامور عوازمها وشر الامور محدثاتها ه وراس الامر الاسلام وعموده الصلوة وذروة سنامه الجهاد ه وافضل الجهاد من قال كلمة حق عند سلطان جائر ه وان الاسلام يهدم ما كان قبله وان الحج يهدم ما كان قبله وان الهجرة تهدم ما

كَانَ قَبْلَهَا وَالْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةُ ٥
وَإِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَإِنَّمَا لِامْرِءٍ مَّا نَوٰى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهُ
إِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ٥ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلٰى دُنْيَا يُصِيْبُهَا أَوِ امْرَأَةٍ يَّتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلٰى مَا
هَاجَرَ إِلَيْهِ ٥ وَالطُّهُوْرُ شَطْرُ الْإِيْمَانِ ٥ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَأُ الْمِيْزَانَ ٥ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ
وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَآنِ مَا فِي السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ ٥ وَالصَّلٰوةُ نُوْرٌ وَّالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ وَّ
الصَّبْرُ ضِيَاءٌ ٥ وَالْقُرْاٰنُ حُجَّةٌ لَّكَ أَوْ عَلَيْكَ ٥ كُلُّ النَّاسِ يَغْدُوْ فَبَائِعٌ نَّفْسَهٗ فَمُعْتِقُهَا
أَوْ مُوْبِقُهَا ٥ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ أَرْحَمُ أُمَّتِيْ بِأُمَّتِيْ
أَبُوْ بَكْرٍ ٥ وَأَشَدُّهُمْ فِيْ أَمْرِ اللّٰهِ عُمَرُ ٥ وَأَصْدَقُهُمْ حَيَاءً عُثْمَانُ ٥ وَأَقْضٰهُمْ عَلِيٌّ ٥ وَ
أَقْرَأُهُمْ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَّأَفْرَضُهُمْ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ ٥ وَأَعْلَمُهُمْ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ مُعَاذُ
ابْنُ جَبَلٍ ٥ وَلِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِيْنٌ ٥ وَأَمِيْنُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ أَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ ٥ وَإِنَّ لِكُلِّ
نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَّحَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ ٥ وَخَالِدٌ سَيْفٌ مِّنْ سُيُوْفِ اللّٰهِ ٥ وَمَا أَظَلَّتِ الْخَضْرَاءُ
وَلَا أَقَلَّتِ الْغَبْرَاءُ أَصْدَقَ لَهْجَةً مِّنْ أَبِيْ ذَرٍّ ٥ وَسَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ الْحَسَنُ
وَالْحُسَيْنُ ٥ وَسَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَاطِمَةُ ٥ وَسَيِّدُ الشُّهَدَاءِ حَمْزَةُ رَضِيَ اللّٰهُ
تَعَالٰى عَنْهُمْ وَعَنْ كُلِّ الصَّحَابَةِ أَجْمَعِيْنَ ٥ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْعَبَّاسِ وَوَلَدِهٖ مَغْفِرَةً ظَاهِرَةً
وَّبَاطِنَةً لَّا تُغَادِرُ ذَنْبًا ٥ اَللّٰهَ اَللّٰهَ فِيْ أَصْحَابِيْ لَا تَتَّخِذُوْهُمْ مِنْ بَعْدِيْ غَرَضًا ٥ مَنْ
أَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّيْ أَحَبَّهُمْ وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِيْ أَبْغَضَهُمْ ٥ وَخَيْرُ الْقُرُوْنِ قَرْنِيْ
ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ٥ وَالسُّلْطَانُ ظِلُّ اللّٰهِ فِي الْأَرْضِ مَنْ أَكْرَمَهٗ

أكرمه الله ومن أهانه أهانه الله. اللهم اغفر لنا ولإخواننا الذين سبقونا بالإيمان
ولا تجعل في قلوبنا غلا للذين آمنوا ربنا إنك رؤف رحيم. اللهم أيد الإسلام
والمسلمين بالإمام العادل والخير والطاعات واتباع سنن سيد الموجودات.
اللهم انصر من نصر دين سيدنا محمد صلى الله عليه وعلى آله وصحبه وسلم واجعلنا
منهم واخذل من خذل دين سيدنا محمد صلى الله عليه وعلى آله وصحبه وسلم
ولا تجعلنا معهم. عباد الله رحمكم الله. إن الله يأمر بالعدل والإحسان وإيتاء
ذي القربى وينهى عن الفحشاء والمنكر والبغي يعظكم لعلكم تذكرون. اذكروا
الله يذكركم وادعوه يستجب لكم ولذكر الله أكبر والله يعلم ما تصنعون.

خطبة عيد الفطر

الحمد لله نستعينه ونستغفره ونعوذ بالله من شرور أنفسنا من يهده الله فلا
مضل له ومن يضلل فلا هادي له وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له و
أشهد أن محمدا عبده ورسوله أرسله بالحق بشيرا ونذيرا بين يدي الساعة من
يطع الله ورسوله فقد رشد ومن يعصهما فإنه لا يضر إلا نفسه ولا يضر الله شيئا
الله أكبر الله أكبر لا إله إلا الله والله أكبر الله أكبر ولله الحمد عن ابن عباس
أن النبي صلى الله عليه وسلم صلى يوم الفطر ركعتين لم يصل قبلهما ولا بعدهما
الله أكبر الله أكبر لا إله إلا الله والله أكبر الله أكبر ولله الحمد وعن أنس قال

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغْدُو يَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰى يَأْكُلَ تَمَرَاتٍ وَّيَأْكُلُهُنَّ وِتْرًا

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰى اِلَى الْمُصَلّٰى فَاَوَّلُ شَيْءٍ يَبْدَاُ بِهِ الصَّلٰوةُ ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَيَقُوْمُ مُقَابِلَ النَّاسِ وَالنَّاسُ جُلُوْسٌ عَلٰى صُفُوْفِهِمْ فَيَعِظُهُمْ وَيُوْصِيْهِمْ وَيَاْمُرُهُمْ وَاِنْ كَانَ يُرِيْدُ اَنْ يَقْطَعَ بَعْثًا قَطَعَهُ اَوْ يَاْمُرَ بِشَيْءٍ اَمَرَ بِهِ ثُمَّ يَنْصَرِفُ

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ يُصَلُّوْنَ الْعِيْدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ شَهِدْتُّ الصَّلٰوةَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ يَوْمِ عِيْدٍ فَبَدَاَ بِالصَّلٰوةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ بِغَيْرِ اَذَانٍ وَّلَا اِقَامَةٍ فَلَمَّا قَضَى الصَّلٰوةَ قَامَ مُتَّكِئًا عَلٰى بِلَالٍ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَوَعَظَ النَّاسَ وَذَكَّرَهُمْ وَحَثَّهُمْ عَلٰى طَاعَتِهٖ وَمَضٰى اِلَى النِّسَاءِ وَمَعَهٗ بِلَالٌ فَاَمَرَهُنَّ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَوَعَظَهُنَّ وَذَكَّرَهُنَّ

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَضْحٰى اَوْ فِطْرٍ اِلَى الْمُصَلّٰى فَمَرَّ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ فَاِنِّيْ اُرِيْتُكُنَّ اَكْثَرَ اَهْلِ النَّارِ فَقُلْنَ وَبِمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ مَا رَاَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَّدِيْنٍ اَذْهَبَ لِلُبِّ الرَّجُلِ الْحَازِمِ مِنْ اِحْدٰكُنَّ قُلْنَ وَمَا نُقْصَانُ دِيْنِنَا وَعَقْلِنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ

أَلَيْسَ شَهَادَةُ الْمَرْأَةِ نِصْفَ شَهَادَةِ الرَّجُلِ قُلْنَ بَلٰى قَالَ فَذٰلِكَ مِنْ نُقْصَانِ عَقْلِهَا قَالَ
أَلَيْسَ إِذَا حَاضَتْ لَمْ تُصَلِّ وَلَمْ تَصُمْ قُلْنَ بَلٰى قَالَ فَذٰلِكَ مِنْ نُقْصَانِ دِيْنِهَا ؏
اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَدِمَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَلَهُمْ يَوْمَانِ يَلْعَبُوْنَ فِيْهِمَا فَقَالَ مَا هٰذَانِ
الْيَوْمَانِ قَالُوْا كُنَّا نَلْعَبُ فِيْهِمَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَدْ أَبْدَلَكُمُ اللّٰهُ بِهِمَا خَيْرًا مِنْهُمَا يَوْمَ الْأَضْحٰى وَيَوْمَ الْفِطْرِ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ
إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَخْرُجُ إِلَى الْعِيْدِ مَاشِيًا وَيَرْجِعُ مَاشِيًا اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ
اَللّٰهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ يَوْمَ
الْعِيْدِ رَجَعَ فِيْ غَيْرِهِ وَعَنْهُ أَنَّهُ أَصَابَهُمْ مَطَرٌ فَصَلّٰى بِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
صَلٰوةَ الْعِيْدِ فِي الْمَسْجِدِ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ وَ
لِلّٰهِ الْحَمْدُ عَنْ عَطَاءٍ مُرْسَلًا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَطَبَ يَعْتَمِدُ
عَلٰى عَنَزَتِهِ إِعْتِمَادًا اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ
عَنِ الْبَرَاءِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُوْوِلَ يَوْمَ الْعِيْدِ قَوْسًا فَخَطَبَ عَلَيْهِ
اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ عَنْ أَبِي الْحُوَيْرِثِ
أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ إِلٰى عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ وَهُوَ بِنَجْرَانَ عَجِّلِ الْأَضْحٰى
وَأَخِّرِ الْفِطْرَ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ سُئِلَ

ابن عباس اشهدت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم العيد قال نعم خرج
رسول الله صلى الله عليه وسلم فصلى ثم خطب ولم يذكر اذانا ولا اقامة ثم اتى
النساء فوعظهن وذكرهن وامرهن بالصدقة فرأيتهن يهوين الى اذانهن و
حلوقهن يدفعن الى بلال ثم ارتفع هو وبلال الى بيته الله اكبر الله اكبر لا اله
الا الله والله اكبر الله اكبر ولله الحمد ۰ قال عطاء اخبرني جابر بن عبد الله ان لا اذان
للصلوة يوم الفطر حين يخرج الامام ولا بعد ما يخرج ولا اقامة ولا نداء ولا شيء لا
نداء يومئذ ولا اقامة الله اكبر الله اكبر لا اله الا الله والله اكبر الله اكبر ولله الحمد ۰
عن ابن عمر قال فرض رسول الله صلى الله عليه وسلم زكوة الفطر صاعا من شعير
على العبد والحر والذكر والانثى والصغير والكبير من المسلمين وامر بها ان
تؤدى قبل خروج الناس الى الصلوة الله اكبر الله اكبر لا اله الا الله والله
اكبر الله اكبر ولله الحمد ۰ عن ابن عباس قال فرض رسول الله صلى الله عليه وسلم
زكوة الفطر طهرا للصيام من اللغو والرفث وطعمة للمساكين وعن عمرو بن شعيب
عن ابيه عن جده ان النبي صلى الله عليه وسلم بعث مناديا في فجاج مكة
الا ان صدقة الفطر واجبة على كل مسلم ذكر او انثى حر او عبد صغير
او كبير مدان من قمح او سواه او صاع من طعام الله اكبر الله اكبر لا اله
الا الله والله اكبر الله اكبر ولله الحمد ۰

سله كذا عن المشكوة الا ما روى عن ابن عمر كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يخرج الى العيد ماشيا فهو عن ابن ماجه ۱۲

خطبة عيد الاضحى

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَّعْصِهِمَا فَاِنَّهٗ لَا يَضُرُّ اِلَّا نَفْسَهٗ وَلَا يَضُرُّ اللّٰهَ شَيْئًا اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ٥ عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰى يَطْعَمَ وَلَا يَطْعَمُ يَوْمَ الْاَضْحٰى حَتّٰى يُصَلِّيَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ٥ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا جَارِيَتَانِ فِيْ اَيَّامِ مِنًى تُدَفِّفَانِ وَفِيْ رِوَايَةٍ تُغَنِّيَانِ بِمَا تَقَاوَلَتِ الْاَنْصَارُ يَوْمَ بُعَاثٍ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَغَشٍّ فَانْتَهَرَهُمَا اَبُوْبَكْرٍ فَكَشَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَّجْهِهٖ فَقَالَ دَعْهُمَا يَا اَبَا بَكْرٍ فَاِنَّهَا اَيَّامُ عِيْدٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ يَا اَبَا بَكْرٍ اِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيْدًا وَهٰذَا عِيْدُنَا اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ٥ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰى اِلَى الْمُصَلّٰى فَاَوَّلُ شَيْءٍ يَّبْدَأُ بِهِ الصَّلٰوةُ ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَيَقُوْمُ مُقَابِلَ النَّاسِ وَالنَّاسُ جُلُوْسٌ عَلٰى صُفُوْفِهِمْ فَيَعِظُهُمْ وَيُوْصِيْهِمْ وَيَاْمُرُهُمْ وَاِنْ كَانَ يُرِيْدُ اَنْ يَّقْطَعَ بَعْثًا قَطَعَهٗ اَوْ يَاْمُرُ بِشَيْءٍ اَمَرَ بِهٖ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ

إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِيْدَيْنِ غَيْرَ مَرَّةٍ وَّلَا مَرَّتَيْنِ بِغَيْرِ اَذَانٍ وَّلَا اِقَامَةٍ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ يُصَلُّوْنَ الْعِيْدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَضْحٰى اَوْ فِطْرٍ اِلَى الْمُصَلّٰى فَمَرَّ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ فَاِنِّيْ اُرِيْتُكُنَّ اَكْثَرَ اَهْلِ النَّارِ فَقُلْنَ وَبِمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ مَا رَاَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَّدِيْنٍ اَذْهَبَ لِلُبِّ الرَّجُلِ الْحَازِمِ مِنْ اِحْدٰكُنَّ قُلْنَ وَمَا نُقْصَانُ دِيْنِنَا وَعَقْلِنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَلَيْسَ شَهَادَةُ الْمَرْاَةِ نِصْفَ شَهَادَةِ الرَّجُلِ قُلْنَ بَلٰى قَالَ فَذٰلِكِ مِنْ نُقْصَانِ عَقْلِهَا قَالَ اَلَيْسَ اِذَا حَاضَتْ لَمْ تُصَلِّ وَلَمْ تَصُمْ قُلْنَ بَلٰى قَالَ فَذٰلِكِ مِنْ نُقْصَانِ دِيْنِهَا

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَلَهُمْ يَوْمَانِ يَلْعَبُوْنَ فِيْهِمَا فَقَالَ مَا هٰذَانِ الْيَوْمَانِ قَالُوْا كُنَّا نَلْعَبُ فِيْهِمَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَبْدَلَكُمُ اللّٰهُ بِهِمَا خَيْرًا مِّنْهُمَا يَوْمَ الْاَضْحٰى وَيَوْمَ الْفِطْرِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ عَنِ الْبَرَاءِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُوْوِلَ يَوْمَ الْعِيْدِ قَوْسًا فَخَطَبَ عَلَيْهِ وَعَنْ عَطَاءٍ مُّرْسَلًا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

كَانَ إِذَا خَطَبَ يَعْتَمِدُ عَلَى عَنَزَتِهِ اِعْتِمَادًا اَللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ
اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَانَ يَوْمُ
عِيْدٍ خَالَفَ الطَّرِيْقَ وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ خَطَبَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ
النَّحْرِ فَقَالَ اِنَّ اَوَّلَ مَا نَبْدَأُ بِهٖ فِيْ يَوْمِنَا هٰذَا اَنْ نُصَلِّيَ ثُمَّ نَرْجِعَ فَنَنْحَرَ فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ
فَقَدْ اَصَابَ سُنَّتَنَا وَمَنْ ذَبَحَ قَبْلَ اَنْ نُصَلِّيَ فَاِنَّمَا هُوَ شَاةُ لَحْمٍ عَجَّلَهٗ لِاَهْلِهٖ لَيْسَ
مِنَ النُّسُكِ فِيْ شَيْءٍ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ
وَعَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ
ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَلْيَذْبَحْ مَكَانَهَا اُخْرٰى وَمَنْ لَمْ يَذْبَحْ حَتّٰى صَلَّيْنَا فَلْيَذْبَحْ عَلٰى
اسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَعَنِ
ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْبَحُ وَيَنْحَرُ بِالْمُصَلّٰى وَعَنْ
اَبِي الْحُوَيْرِثِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ اِلٰى عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ وَهُوَ
بِنَجْرَانَ عَجِّلِ الْاَضْحٰى وَاَخِّرِ الْفِطْرَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ
وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَذْبَحُوْا اِلَّا مُسِنَّةً
اِلَّا اَنْ يَّعْسُرَ عَلَيْكُمْ فَتَذْبَحُوْا جَذَعَةً مِنَ الضَّاْنِ وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ الْبَقَرَةُ عَنْ سَبْعَةٍ وَالْجَزُوْرُ عَنْ سَبْعَةٍ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ وَاَرَادَ بَعْضُكُمْ اَنْ يُّضَحِّيَ فَلَا يَمَسَّ مِنْ شَعْرِهٖ وَبَشَرِهٖ شَيْئًا

وَفِيْ رِوَايَةٍ إِذَا رَأَى هِلَالَ ذِي الْحِجَّةِ وَأَرَادَ أَنْ يُّضَحِّيَ فَلَا يَأْخُذْ مِنْ شَعْرِهٖ وَلَا مِنْ أَظْفَارِهٖ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ۝ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ ذَبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الذَّبْحِ كَبْشَيْنِ أَقْرَنَيْنِ أَمْلَحَيْنِ مَوْجُوْئَيْنِ فَلَمَّا وَجَّهَهُمَا قَالَ إِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ عَلٰى مِلَّةِ إِبْرَاهِيْمَ حَنِيْفًا وَّمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ إِنَّ صَلٰوتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَّأُمَّتِهٖ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ ثُمَّ ذَبَحَ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ ضَحّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَنَيْنِ ذَبَحَهُمَا بِيَدِهٖ وَسَمّٰى وَكَبَّرَ قَالَ رَأَيْتُهٗ وَاضِعًا قَدَمَهٗ عَلٰى صِفَاحِهِمَا وَيَقُوْلُ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ ۝ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُّضَحِّيَ بِأَعْضَبِ الْقَرْنِ وَالْأُذُنِ وَعَنْهُ قَالَ أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَّسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ وَالْأُذُنَ وَأَنْ لَّا نُضَحِّيَ بِمُقَابَلَةٍ وَّلَا مُدَابَرَةٍ وَّلَا شَرْقَاءَ وَلَا خَرْقَاءَ ۝ وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ مَاذَا يُتَّقٰى مِنَ الضَّحَايَا فَأَشَارَ بِيَدِهٖ فَقَالَ أَرْبَعًا الْعَرْجَاءُ الْبَيِّنُ ظَلْعُهَا وَالْعَوْرَاءُ الْبَيِّنُ عَوَرُهَا وَالْمَرِيْضَةُ الْبَيِّنُ مَرَضُهَا وَالْعَجْفَاءُ الَّتِيْ لَا تُنْقِيْ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ۝

سلہ کلہا عن المشکوٰۃ ۱۲

خطبة الاستسقاء

الحمد لله نستعينه ونستغفره ونعوذ بالله من شرور أنفسنا من يهده الله فلا
مضل له ومن يضلل فلا هادي له وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له و
أشهد أن محمدا عبده ورسوله أرسله بالحق بشيرا ونذيرا بين يدي الساعة من
يطع الله ورسوله فقد رشد ومن يعصهما فإنه لا يضر إلا نفسه ولا يضر الله
شيئا إنكم شكوتم جدب دياركم واستئخار المطر عن إبان زمانه عنكم وقد أمركم الله
أن تدعوه ووعدكم أن يستجيب لكم الحمد لله رب العالمين الرحمن الرحيم مالك
يوم الدين لا إله إلا الله يفعل ما يريد اللهم أنت الله لا إله إلا أنت تفعل ما
تريد اللهم لا إله إلا أنت أنت الغني ونحن الفقراء أنزل علينا الغيث واجعل ما
أنزلته علينا قوة وبلاغا إلى حين ۝ اللهم اسقنا غيثا مريعا طبقا عاجلا غير رائث نافعا
غير ضار ۝ اللهم اسق عبادك وبهائمك وانشر رحمتك وأحي بلدك الميت ۝
اللهم اسقنا غيثا مغيثا مريئا مريعا نافعا غير ضار عاجلا غير آجل ۝ اللهم صيبا نافعا ۝
اللهم اسقنا غيثا مغيثا مريئا مريعا غدقا مجللا عاما طبقا سحا دائما ۝ اللهم اسقنا الغيث
ولا تجعلنا من القانطين ۝ اللهم إن بالبلاد والعباد والبهائم والخلق من اللأواء
والجهد والضنك ما لا نشكوه إلا إليك ۝ اللهم أنبت لنا الزرع وأدر لنا الضرع و
اسقنا من بركات السماء لنا من بركات الأرض ۝ اللهم ارفع عنا الجهد والجوع و
العري واكشف عنا من البلاء ما لا يكشفه غيرك ۝ اللهم إنا نستغفرك إنك

كُنْتَ غَفَّارًا فَأَرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْنَا مِدْرَارًا ه اللّٰهُمَّ أَنْزِلْ عَلٰى أَرْضِنَا زِيْنَتَهَا وَسَكَنَهَا ه اللّٰهُمَّ
ضَاحَتْ جِبَالُنَا وَاغْبَرَّتْ أَرْضُنَا وَهَامَتْ دَوَابُّنَا مُعْطِيَ الْخَيْرَاتِ مِنْ أَمَاكِنِهَا وَمُنْزِلَ
الرَّحْمَةِ مِنْ مَعَادِنِهَا وَمُجْرِيَ الْبَرَكَاتِ عَلٰى أَهْلِهَا بِالْغَيْثِ الْمُغِيْثِ أَنْتَ الْمُسْتَغْفَرُ
الْغَفَّارُ فَنَسْتَغْفِرُكَ لِلْجَامَّاتِ مِنْ ذُنُوْبِنَا وَنَتُوْبُ إِلَيْكَ مِنْ عَوَامِّ خَطَايَانَا ه اللّٰهُمَّ
فَأَرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْنَا مِدْرَارًا وَاوْصِلْ بِالْغَيْثِ وَاكِفًا مِنْ تَحْتِ عَرْشِكَ حَيْثُ يَنْفَعُنَا
وَيَعُوْدُ عَلَيْنَا غَيْثًا عَامًّا طَبَقًا غَبَقًا مُجَلِّلًا غَدَقًا خِصْبًا رَائِعًا مُمْرِعَ النَّبَاتِ ه

خطبة النكاح عن النبي صلى الله عليه وسلم

الْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِيْنُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ
سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ
أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ
يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا
وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَاءً وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَاءَلُوْنَ بِهٖ وَالْأَرْحَامَ
إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا ه يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ
إِلَّا وَأَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ه يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا يُّصْلِحْ
لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا

[illegible]

له حصن حصين ١٢ ... حصن حصين ١٢

خطبہ آخری عنہ صلی اللہ علیہ وسلم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْمَحْمُوْدِ بِنِعْمَتِهٖ ۝ الْمَعْبُوْدِ بِقُدْرَتِهٖ ۝ الْمُطَاعِ بِسُلْطَانِهٖ ۝ الْمَرْهُوْبِ مِنْ عَذَابِهٖ وَسَطْوَتِهٖ ۝ النَّافِذِ اَمْرُهٗ فِيْ سَمَائِهٖ وَاَرْضِهٖ ۝ الَّذِيْ خَلَقَ الْخَلْقَ بِقُدْرَتِهٖ ۝ وَاَمَرَهُمْ بِاَحْكَامِهٖ ۝ وَاَعَزَّهُمْ بِدِيْنِهٖ ۝ وَاَكْرَمَهُمْ بِنَبِيِّهٖ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى تَبَارَكَ اسْمُهٗ وَتَعَالَتْ عَظَمَتُهٗ جَعَلَ الْمُصَاهَرَةَ سَبَبًا لَاحِقًا وَاَمْرًا مُفْتَرَضًا اَوْشَجَ بِهِ الْاَرْحَامَ وَاَلْزَمَ الْاَنَامَ ۝ فَقَالَ عَزَّ مِنْ قَائِلٍ وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ بَشَرًا فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّصِهْرًا وَّكَانَ رَبُّكَ قَدِيْرًا ۝ فَاَمْرُ اللّٰهِ يَجْرِيْ اِلٰى قَضَائِهٖ ۝ وَقَضَاؤُهٗ يَجْرِيْ اِلٰى قَدَرِهٖ ۝ وَلِكُلِّ قَضَاءٍ قَدَرٌ ۝ وَّلِكُلِّ قَدَرٍ اَجَلٌ وَّلِكُلِّ اَجَلٍ كِتَابٌ ۝ يَمْحُو اللّٰهُ مَا يَشَاءُ وَيُثْبِتُ ۝ وَعِنْدَهٗ اُمُّ الْكِتَابِ ۝[1]

(ہدایت متعلق نکاح) یہ دونوں خطبے جو اوپر درج کئے گئے ہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں، اسلئے ان میں سے کسی ایک کو پڑھنا مسنون ہے۔ نیز مسنون یہ ہے کہ لڑکی کے اولیاء میں سے کوئی عالم و متقی شخص ہو تو وہی نکاح پڑھائے، کیونکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی حضرت سیدۃ النساء فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح خود پڑھایا تھا وہ نہ ہو تو جو عالم یا شہر میں متقی پرہیزگار عالم ہو وہ بہتر ہے۔

طریقہ یہ ہے کہ خطبۂ نکاح پڑھ کر طرفین سے ایجاب و قبول باوازِ بلند کرائیے، اگر عربی سمجھتے ہوں تو عربی میں مستحب ہے، ورنہ ایک بار عربی میں اور دو بار طرفین کی زبان میں کرلیجئے، پھر طبق یا چھوہارے کا لوگوں میں تقسیم کیا جائے پھر سب حاضرین دولہا کو مبارکباد دیں۔ اور مبارکباد دینے کے لئے یہ الفاظ مسنون ہیں:۔

"بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ وَبَارَكَ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِيْ خَيْرٍ۔"

[1] ریاض النضرۃ ج۲ حصین حصین وانما تزوج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنتہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا الخطب بہذا ۱۲

احکام عید الفطر و صدقۂ فطر

عید الفطر کے دن تیرہ[۱۳] چیزیں مسنون ہیں:- شرع[۱] کے موافق اپنی آرائش کرنا۔ غسل[۲] کرنا۔ مسواک[۳] کرنا۔ عمدہ[۴] سے عمدہ کپڑے جو پاس موجود ہوں پہننا۔ خوشبو[۵] لگانا۔ صبح[۶] کو بہت سویرے[۷] اٹھنا۔ عیدگاہ[۸] میں بہت سویرے جانا۔ عیدگاہ جانے سے پہلے[۹] کوئی شیریں چیز کھانا۔ عیدگاہ[۱۰] جانے سے پہلے صدقۂ فطر دیدینا۔ عید[۱۱] کی نماز عیدگاہ میں جاکر پڑھنا (یعنی بغیر کسی عذر کے شہر کی مسجد میں نہ پڑھے) جس راستہ[۱۲] سے عیدگاہ جائے اُسکے سوا کسی دوسرے راستہ سے واپس آنا۔ پیادہ[۱۳] پا جانا۔ راستہ میں "اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ" آہستہ آواز سے پڑھتے ہوئے جانا۔

ہر مرد و عورت مسلمان جس کے پاس ساڑھے باون تولہ چاندی یا ساڑھے سات تولہ سونا یا اسی قدر مالیت کا اسباب ضروری حاجت سے زائد ہو، اُس پر صدقۂ فطر واجب ہے۔ اگرچہ وہ اسباب تجارت کا نہو اور خواہ روزے بھی کسی وجہ سے نہ رکھے ہوں۔

اگر گیہوں یا اُسکا آٹا دے تو نصف صاع واجب ہے۔ جو انگریزی تول سے دو سیر سے کچھ کم ہوتا ہے مگر احتیاطاً دو سیر دیدینا چاہیئے۔ اگر جَو دینا چاہے تو اُسکا دوچند دیدے۔

اور اگر علاوہ اسکے کچھ اور دینا چاہے مثلاً جوار، چنا، باجرہ، چاول وغیرہ۔ تو اسقدر دے کہ اسکی قیمت دو سیر گیہوں یا چار سیر جَو کے برابر ہو جائے۔

نابالغ اولاد کیطرف سے بھی فطرہ دینا واجب ہے، جبکہ وہ خود مالک نصاب نہو، ورنہ خود اسی کے مال میں سے ادا کرے۔ بالغ اولاد اگر مجنون ہو اور مالک نصاب نہو تو اُسکی جانب سے بھی صدقۂ فطر دینا واجب ہے۔ اور مالدار ہو تو اُسی کے مال میں سے دیا جائیگا۔

جو بچہ عید الفطر کی صبح صادق کے بعد پیدا ہوا اور جو شخص صبح صادق سے پہلے مرجائے، دونوں کا فطرہ واجب نہوگا اور مستحب یہ ہے کہ عید کے دن عیدگاہ جانے سے پہلے ادا کردے اور یہ بھی جائز ہے کہ صدقۂ فطر عید الفطر سے پہلے یا کچھ دنوں بعد دیدے۔ "واللّٰہ اعلم و علمہ اتم"

احکامِ عیدالاضحیٰ و قربانی

عیدالاضحیٰ میں بھی وہ سب چیزیں مسنون ہیں جو عیدالفطر میں ہیں، فرق اسقدر ہے کہ عیدالفطر میں عیدگاہ جانےسے پہلے کوئی چیز کھانا مسنون ہے، اور عیدالاضحیٰ میں یہ نہیں ہے! اور عیدالفطر میں راستہ میں چلتے وقت تکبیر آہستہ مسنون ہے اور عیدالاضحیٰ میں بلند آواز سے؛ اور عیدالفطر کی نماز کسیقدر دیر کرکے پڑھنا مسنون ہے اور عیدالاضحیٰ میں سویرے پڑھنا؛ نیز یہاں بجائے صدقۃ الفطر کے قربانی ہے اور اسکا وقت بعد نماز ہے!!

ہر مرد و عورت مسلمان مقیم جس کے پاس ساڑھے باون تولہ چاندی یا ساڑھے سات تولہ سونا یا اتنی ہی مالیت کا اسباب ضروری و روزمرہ کی حاجت سے زائد ہو، اُس پر واجب ہے کہ اپنی طرف سے قربانی کرے۔

اونٹ، بکرا، دنبہ، بھیڑ، گائے بھینس نر ہو یا مادہ سب درست ہے۔ گائے بھینس دو برس سے کم اور بکری ایک سال سے کم اور اونٹ پانچ برس سے کم کی قربانی درست نہیں ہے۔ اور دنبہ چھ ماہ کا بھی درست ہے جبکہ خوب فربہ ہو اور سال بھر کا معلوم ہوتا ہو۔ اونٹ، گائے، بھینس میں سات آدمی تک شریک ہو سکتے ہیں مگر کسی کا حصہ ساتویں حصہ سے کم نہ ہونا چاہئے۔

قربانی کا جانور بے عیب ہونا چاہئے، لنگڑا، اندھا، کانا اور بہت لاغر اور جسکا کوئی عضو تہائی سے زیادہ کٹا ہوا ہو درست نہیں ہے۔ خصی یعنی بدھیا اور جس جانور کے سینگ نہ نکلے ہوں قربانی درست ہے۔

پوپلی یعنی جس کے دانت نہ رہے ہوں اور بوچی یعنی جسکے پیدائشی کان نہ ہوں جائز نہیں۔

دسویں تاریخ بعد نماز عید سے بارہویں تاریخ کی غروب آفتاب تک قربانی کا وقت ہے۔ اور گاؤں والوں کو یہ بھی جائز ہے کہ نماز عید سے پہلے ہی صبح کو قربانی کرلیں اور اسکے بعد نماز کیلئے کسی قریب کے قصبہ میں جائیں۔

اگر قربانی شرکت میں کریں تو محض اندازہ سے گوشت نہ تقسیم کیا جائے، بلکہ تول کر پورے پورے حصے کئے جائیں، البتہ جس حصہ میں سری پائے یا کھال کو شریک کرلیا جائے اُسمیں گوشت کم بھی ہو تو جائز ہے۔

بہتر یہ ہے کہ کم سے کم ایک تہائی گوشت خیرات کردیا جائے۔ اور قربانی کا گوشت کافر کو بھی دینا جائز ہے بشرطیکہ اُجرت میں نہ دیا جائے۔

قربانی کی کوئی چیز قصاب کو بھی اجرت میں دینا جائز نہیں ہے، اور قربانی کے جانور کی رسی، جھول وغیرہ کو بھی صدقہ کردینا افضل ہے۔ اور اسکی کھال کو فروخت کرکے قیمت کو بھی صدقہ کردینا ضروری ہے البتہ اگر کھال کو اپنے کام میں لائے مثلاً ڈول، مشک یا جانماز وغیرہ بنالے تو وہ بھی درست ہے۔ قربانی کے جانور کو ذبح کرتے وقت دعا پڑھنا شرط نہیں ہے کہ بغیر اسکے قربانی نہ ہو، بلکہ جسکو دعا یاد نہ ہو وہ "بسم اللہ اللہ اکبر" کہہ کر ذبح کرلے۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم

(نوٹ) عیدالفطر و عیدالاضحیٰ کے چند ضروری احکام یہاں ذکر کردئے گئے ہیں مفصل احکام کیلئے کتب فقہ یا علماء کی طرف رجوع کیا جائے

منقہ الاحقر۔ سید محمد احمد رضا عفا اللہ عنہ بجنوری۔ ناظم مجلس علمی ڈابھیل سملک (سورت)